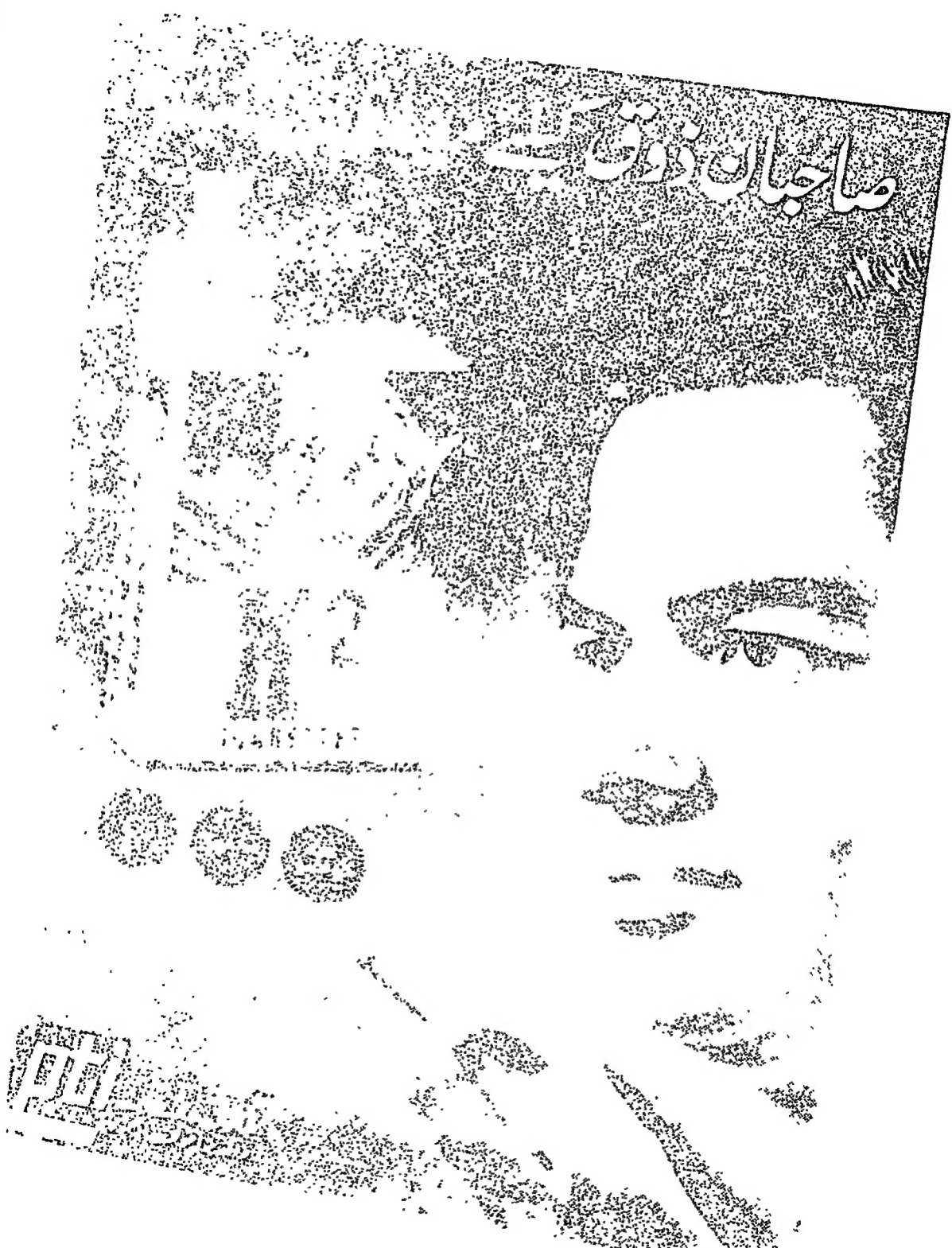


# ساجد الذوق

۱۱۹۱



گلیکسوز۔ ڈی آپ کی توانائی کی تعمیر کرتا ہے

# گلیکسوز۔ ڈی

میں نشین خاص اجزاء شامل ہیں

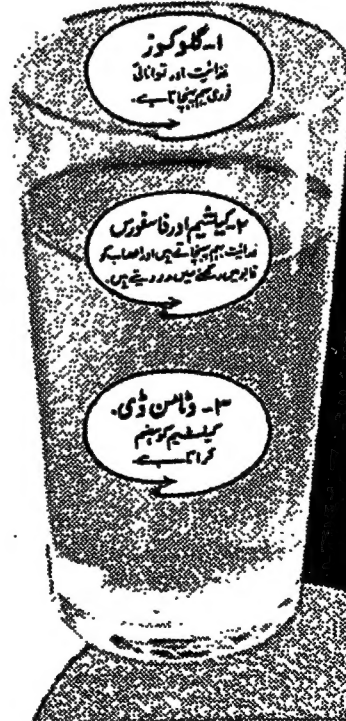
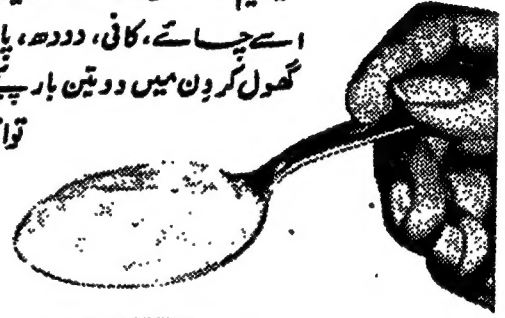
گلیکسوز۔ ڈی۔ بیماری میں، اور بیماری کے بعد  
توانائی بخشتا ہے۔ عام حالات میں بھی، دن بھر کے کام کاج  
سے کمزوری ہوتی توانائی گلیکسوز۔ ڈی کے استعمال  
سے دوبارہ حاصل کیجئے۔ گلیکسوز۔ ڈی میں گلوکوز،  
کیٹیم اور وٹامن ڈی شامل ہیں۔  
اسے چائے، کافی، دودھ، پانی یا پھلوں کے رس میں  
گھول کر دن میں دو تین بار پیجئے۔

توانائی بخش گلیکسوز۔ ڈی آپ کو

تندرست اور تازہ دم رکھتا ہے

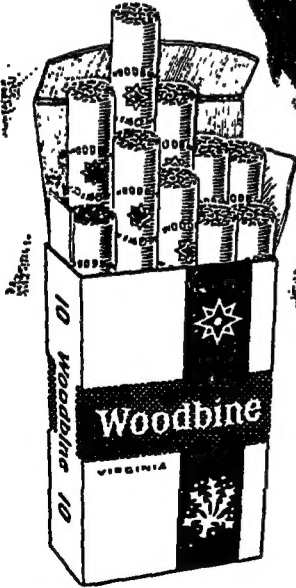
گلیکسوز۔ ڈی نام لیکر خریدیے

م اوش اور ۱۴ اوش کے پیکٹوں میں دستیاب  
گلیکسولیب اریٹرویز پاکستان لمیٹڈ



گلیکسوز۔ ڈی سے توانائی کی تعمیر کیجئے

# منرے کی کیا بات ہے میرے سگریٹ میں!



خوردہ قیمت: ۳۸ روپے ۱۰ سگریٹ

## یہ نہ زیادہ تیز ہے نہ بہت ہلکا

اسی لئے میں وڈبائن پیتا ہوں۔ یہ بہترین تمباکو کا لاجواب بلینڈ ہے  
ہریشہ تازہ۔ اس کا مزہ کبھی نہیں بدلتا۔ آپ بھی وڈبائن پی کر دیکھئے۔

## وڈبائن

بہترین تمباکو کا لاجواب بلینڈ

PAKISTAN TOBACCO  
**PTC**  
COMPANY LIMITED

پاکستان ٹو باکو کمپنی لمیٹڈ

# خوش نظر و باوقار

لیٹ  
۹۵۰۰۰ رنگدار مرسر ائزڈ پاپلین  
تنویر  
۵۰۰۰۰ بہترین لیٹ  
نیسم رنگدار مرسر ائزڈ ڈریس



کالونی قتل  
ٹیکسٹائل وٹولیمیٹڈ  
اسامیل ہار . ہسٹ

کالونی قتل کے پارچے . خوش نظر و باوقار



صابون میں ایک سے ایک بہتر سلسلہ



ہر مقصد کیلئے  
موزوں ترین  
صابن

عمدہ بہتر اور بہترین

ہم آپ کی خدمت میں دھونے اور نہانے کے میاری صابن کا سیٹ پیش کرتے ہیں جنہیں صفایا محنت کے جدید ترین اصولوں پر تیار کیا گیا ہے۔

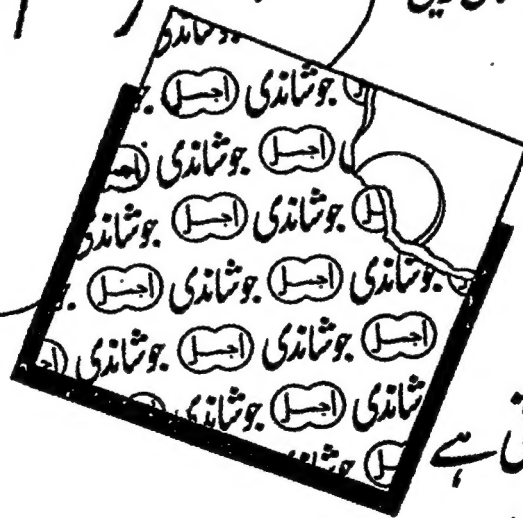
ذوالفقار انڈسٹریز لمیٹڈ - کراچی

# جوشاندی

نزلہ زکام کھانسی کی زُود اثر دوا

صدیوں کے آزمودہ جوشاندے کی ترقی یافتہ شکل  
جس میں جوشاندے کے تمام زوائد موجود ہیں۔  
جوشاندی سالہا سال سے نزلہ زکام کے  
مریضوں کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔

نہ جوش دینے کی قیاحت، نہ چھانسنے کی ضرورت  
صرف ایک پیالی تیز گرم پانی میں  
دو ٹیکس مل کر استعمال کریں



ہر جگہ ملتی ہے

ہر موسم میں استعمال ہوتی ہے

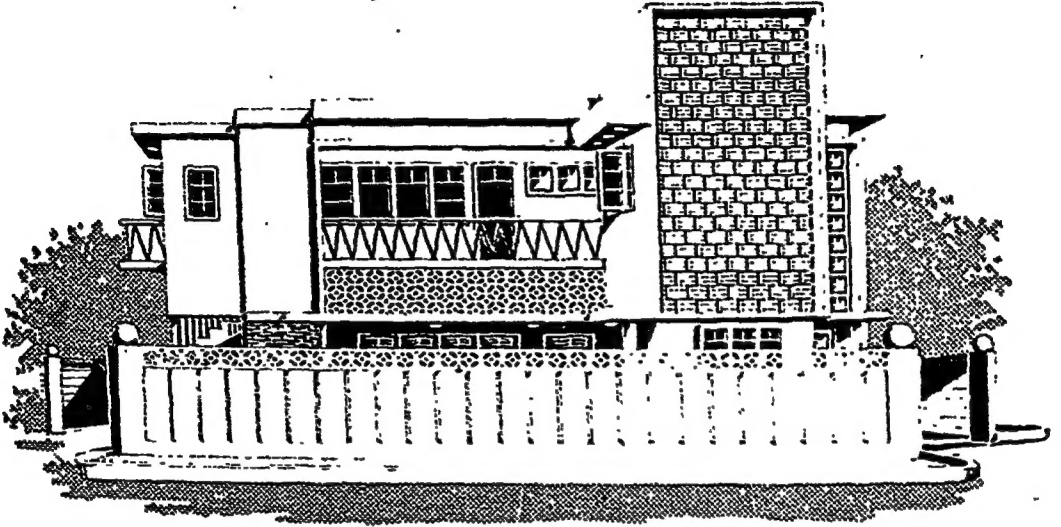
دوا خانہ حکیم اجمل خان لاہور

کراچی راولپنڈی پشاور

اجمل

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جدا جدا  
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے  
غالب

رنگوں کے تنوع سے فردوسِ نظر کی تعمیر کا حسن در بالا ہو جاتا ہے اور اگر یہ رنگ پائیدار  
ہوں تو سب کی محنت وصول ہو جاتی ہے۔



تعمیرات میں مختلف خوشنما رنگ لانے اور ان رنگوں میں شبابت کے لئے تجربہ کار ماہرینِ تعمیرات

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے

# فلڈ سیمینٹ

کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ اس میں مختلف خوشنما رنگ کی بولی کر لینے کی خاص صلاحیت ہے اور یہ رنگ سالہا سال خراب بھی نہیں ہوتے۔

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا سفید سیمینٹ، سفید وینجین، سادہ یا مورنگ، اندر دفنی و بیرونی آرائشی پیم، دیوار، فرش، کورس، نکون جالیوں  
نیز دروازوں کے سامان کے لئے نوزوں ترین ہے

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان کا سفید سیمینٹ بدلی سیمینٹ کے مقابلے میں سستا ہے اور برسوں اپنی آب و تاب اور چمک دمک برقرار رکھتا ہے۔

وائٹ سیمینٹ انڈسٹریز لمیٹڈ - سکندر آباد (میں) لاہور

# نیشنل بینک آف پاکستان کو اس کے کارکنوں ہی نے ملک کا سب سے بڑا بینک بنایا ہے یہ ان سب کی محنت کا ثمر اور سب کیلئے باعث فخر ہے



ایک شہر کو دوسرے شہر اور ایک ملک کو دوسرے ملک سے منسلک کرنے والے ٹیلیکس کے برقی فیتے  
ریاضی کے پیچیدہ مسائل لمحوں اور ثانیوں میں حل کرنے والی حساب داں مشینوں اور کمپیوٹروں کی پراسرار سرگوشیاں  
ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے شاخوں کے وسیع جال  
پٹ سن کے کاروبار میں ۹۰ فیصد تک سرمایہ کاری کی عملی صلاحیت اور ملکی برآمدات کے لئے  
۹۰ فیصد سرمایہ کی فراہمی اور سب سے زیادہ ڈپازٹس کا حصول

ان تمام حقائق سے زیادہ اہم ہمارے وہ کارکن ہیں جنہوں نے  
نیشنل بینک آف پاکستان کو ملک کا سب سے بڑا بینک بنانے میں عملی حصہ لیا  
قومی خدمت میں نمایاں اور سب سے پیش پیش رہنے پر نیشنل بینک آف پاکستان اپنے علم کے فخر کا  
جائزہ طور پر مستحق ہے اور وہ خود بھی بجا طور پر ان پر فخر کرتا ہے۔

نیشنل بینک آف پاکستان

قومی ترقی میں معاون

(قومی ادارہ دو-بینک آف بحالہ و پولیٹیکس) (میں برائے نیشنل انوسٹمنٹ ریونٹ)



(۶) فتح پور [سیکری] کے مخدوم زادے اپنے معاملے میں مجھ سے جواب مانگتے ہیں، ان لوگوں سے کیا کہوں۔ اس سے پہلے جو خط آپ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اس میں اپنے دل کی تمام باتیں لکھ چکا ہوں۔ زیادہ کیا لکھوں۔ و اسلام مع الاکرام۔ اسد اللہ [دوشنبہ ۲ ربیع الثانی [۱۲۷۰ھ] مطابق ۲ جنوری ۱۸۵۴ء - ۳۰ تا ۳۷ - آخر -]

(۷)

(۱) آپ کے کمالات علمی اور مکارم اخلاق کا جو عطیہ الہی ہیں فائز بن کر دیدہ ہوں، اور آپ کے طرز تحریر کی دلکشی اور انداز بیان کی جاں پردہ کی نے مجھے اس عالم خاموشی میں گویائی اور خامہ فرسائی پر مجبور کر دیا ہے۔ آپ کا یہ جاں پر در خط جو غیر متوقع طور پر مجھے ملا ہے۔ میرے لئے شرف قبولیت کی خوشخبری ہے۔ آپ کی یہ خواہش دیکھ کر کہ خط کا جواب لکھوں، میرا دل چاہتا ہے کہ نگاہ میں وہ انداز بیان برتوں جو فرزانگان دیدہ کی نظر میں پسندیدہ قرار پائے۔ مختلف بر طرف اس سے پہلے بھی سخی گزاری اور کتب نگاری میں مجھے ایک دست گماہ حاصل تھی۔ لیکن کاش دل کا بار غم آنا گراں نہ ہوتا اور قلم راہ سخن میں اس روش پر چل سکتا جو اس سے پہلے ممکن تھی۔ لیکن افسوس یہ قلم جو خوش خرامی اور رفاہی میں اپنی روانی اور نوا سنجی سے نشاط افروز رہتا تھا۔ کبک دوری کو انداز خواہم سکھاتا اور مرغ صبح گاہی کو نغمہ سنجی کا درس دیتا تھا۔ اب اس رنجوری و ناتوانی میں جس سے دوچار ہوں۔ اپنی رفتار ایسی مہولہ ہے اور کچھ ایسا سرمہ در گلوں ہے کہ اگر کبھی دو تین سطریں لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب قلم ہاتھ میں نہیں صرف قوتِ عاطفہ کی تقطیر ہو رہی ہے۔ گویا خواجہ نظیری نے میری زبان سے کہا ہے :

نہ باگم نظری فی بصوتم آہنگی

شکستہ بالم و صیاد در کین دارم

[۱ تا ۱۷]

(۲) برادر خجستہ گہر مرزا علی بخش خان بہادر [رنجور] کو آپ کا سلام پہنچا دیا تھا۔ وہ بھی سلام لکھاتے ہیں، اور سلام کے ساتھ اشتیاقِ ملاقات کا اظہار کرتے ہیں۔ سرور دیدہ و دل غلامِ خجستہ الدین خان یہاں موجود نہیں۔ تلاش روزگار میں پنجاب کی طرف گئے ہیں۔ پیسوں ان کا خط ملا تھا۔ اپنی کامیابی کا حال لکھا ہے، اور بتایا ہے کہ شہرِ قصور میں جو پنجاب میں ہے۔ عدالتِ فوجداری کے سر شہر دار ہو گئے ہیں۔ [۱۸ تا ۲۳]

(۳) شرافت و مروت پناہ سید ارشد حسین صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہنچے۔ دراصل مجھے اپنے اوپر غصہ ہے کہ یہ خط لکھا تھا تو اس مخدوم کے نام الگ ایک ورق لکھ کر خط کے ساتھ کیوں نہ لکھا۔ یہاں وہی در مانگی اور عاجزی میری فخر خواہ ہے جس کی کیفیت اس خط کے شروع میں بیان کی ہے۔ از اسد اللہ نامہ سیاہ سہ شنبہ ۷ ذیقعد ۱۸۶۵ - ۱۷ [۱۷ ہجری ۲۵ ستمبر ۱۸۴۹ء] [۲۳ تا ۲۸]

(۹) اب اکبر بادشاہ کی اکیاون سالہ سلطنت کے واقعات لکھنے ہیں۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے اور تلم میرے ہاتھ میں کس طرح چلتا ہے۔ [۳۷، ۳۸]

(۷)

(۱) جاں نواز! اس تنگ رگنذر میں دونوں مرکب ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ہم اس راستے کے راہرو ہیں، اس لیے خط میں خوشی اور غم دونوں کا ذکر کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر خوشی کیا ہو سکتی ہے کہ پودہ سال کی مدت کے بعد میری زندگی کی اندھیری رات میں چودھویں کے چاند کی چاندنی پھیل گئی ہے، گویا [مثنوی] جامِ حم کے لکھنے والے [اوسدی مراخی] نے میری زبان سے کہا تھا:

اودھی شصت سال سختی دید  
تاشبی روی نیک بختی دید

آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ سمندر نہیں بلکہ آسمان فضل و کمال کے سات ستارے بلکہ نہ سات سمندر نہ سات ستارے بلکہ ان سے بھی روانی میں زیادہ اور روشنی میں بڑے ہوئے مولانا مولوی حافظ محمد فضل حق الخاں بزمی اور ولہ ہزار دہلی تشریف لائے اور غالب حق پرست کو معزز لہ اور اشاعرہ کے علی الرغم اسی دنیا میں حق کا دیدار حاصل ہو گیا۔ لیکن تجلی حق میں بھٹتا ہوں برق کی صورت میں تھی کہ حضرت دہشتے سے زیادہ اس شہر میں قیام فرمانہ ہوئے۔ چنانچہ کل یعنی سہ شنبہ سوم ربیع الثانی ۱۲۵۰ء جاری ہے، میں [۱۵ تا ۱۷]

(۲) غم جس کی طرف خط کے شروع میں اشارہ کیا یہ ہے کہ میری ایک بھوپتی تھی جسے میں اپنے آٹھ مرحوم بزرگوں کی یادگار بلکہ ان سب کی جگہ اپنا بزرگ جانتا تھا یعنی میری دو بھوپیاں [۹] تین چچا [مرزا نصر اللہ بیگ خاں اور [۹] ایک باپ [مرزا عبد اللہ بیگ خاں] ایک دادی [۹] ایک دادا [مرزا قوت اللہ بیگ] ان سب کے مرنے کے بعد ان سب کا جانشین سمجھتا تھا۔ اس بھوپتی کا انتقال ہو گیا، اور اس معظمہ کے گزر جانے سے مجھ پر وہ گز رگئی جو دشمنی سے جگر پر اور آگ سے غصے پر گزرتی ہے (۳) آج صبح کے بعد مولانا کے ساتھ ہم نشینی اور ہم سخن کا موقع ملا۔ مولوی شاہ محمد (میں انہیں نہیں پہچانتا تھا یہ آٹھ کر جائیں گے، تو مولانا سے دریافت کروں گا کہ کون ہیں) نام کے ایک صاحب نے گفتگو شروع کی اور کہا کہ میں تو بگڑا جا رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ میرا خط لے جاسکتے ہیں کہنے لگے ضرور میں فوراً جا رہا ہوں، ہاتھ گھوڑے کی باگ پر ہے اور پاؤں رکاب میں۔ چنانچہ میں نے لکھ کر دے دیا۔ امید ہے کہ یہ سلام و پیام آپ تک پہنچ جائے گا۔ [۲۰ تا ۲۴]

(۴) دوست عزیز بابو [جانی] بکے لال [رند] طال بقادہ کے خط سے راجستان کے عہد حکومت کا حال معلوم ہوا۔ شاید آپ کو بھی سفر کرنا پڑے اور یہ خط جو شاہ محمد کو لکھ کر دیا ہے نہ جانے کب پہنچے اور کہاں جا کر آپ کو ملے۔ [۲۶ تا ۲۹]

(۵) شاہ محمد ہی سے معلوم ہوا کہ آپ کے [بلادرگرمی میرا شاد حسین اور فزندہ سعید میرا محمد حسین طال عمر] آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں یا جلد پہنچ جائیں گے۔ خدا اس ملاقات کو مبارک تسلر دے اور زیادہ سے زیادہ برکتیں عطا فرمائے۔ بھائی صاحب کو میری طرف سے سلام اور جیتجیوں [میرا محمد حسین اور میرا محمد ہی حسین] کو دعا پہنچو [۲۹ تا ۳۰] دو شنبہ ۲ ربیع الثانی ۱۲۵۰ء مطابق ۲۶ فروری ۱۹۳۹ء

فرمائے ہیں کہ داپسی دیر سے ہوگی [۶ تا ۸]

(۵) میں سمجھتا تھا کہ مخدوم خیر آباد میں اور برادر معظم کوہ آلو میں مقیم ہیں اور سوچتا تھا کہ خیر آباد میں انگریزی ڈاک نہیں جاتی اور اگر خط آلو بھیجوں تو پہاڑ کے نام کے سوا کوئی اور پتہ بھی ہونا چاہیے اور وہ مجھے معلوم نہیں۔ ان ہی دنوں میں ایک مبارک دن ڈاک کا تیز رفتار ہر کارہ آیا اور دارالخیر احمدیہ سے بھیجا ہوا آپ کا خط لایا۔ دل سودا زدہ کو سکون ملا۔ پریشانی خاطر رفع ہوئی [۸ تا ۱۵]

(۶) آپ نے کتنی دل خوش کن بات لکھی ہے کہ ہم دہلی ہو کر اجیمہ جانا چاہتے ہیں۔ یہ بھی تو سوچئے کہ سُننے والا کسے کا پیار کیوں ادھر نہیں آئے؟ اور نہ آنے کی کوئی وجہ نہ تو دلیل نہیں ہو سکتی، سوائے اس کے کہ نہیں آئے خیر و دہلوی نے کیا خوب کہا ہے :

پس از آنکہ من غافل بچہ کار خواہی آمد

[مصرعہ اولیٰ : بلب آمدہ است جانم تو بیا کہ زندہ مانم] [۱۶ تا ۲۰]

(۷) کچھ حال اس شہر دیوار کا لکھتا ہوں۔ اس سوز و ساز میں میری روداد بھی معلوم ہو جائے گی۔ والا برادر فرخ اختر محمد ضیاء الدین خان بہادر دینز رشتاں؟ جیسا کہ اُن کا ہر سال کا معمول ہے، دو ہفتے ہوئے شغلے گئے ہیں، برادر عزیز علی بخش خان بہادر [رجزور] شہر کی سکونت ترک کر کے عرب سرا میں جو مقبرہ حضرت سلطان المشائخ [نظام الدین اولیاء] کے جوار میں چوٹی سی آبادی ہے جا رہے ہیں۔ امین الدین خان بیگانگی اختیار کر ہی چکے۔ یہ دونوں مہدم تھے۔ اب ان سے ملنے کو ترستا ہوں۔ [۲۱ تا ۲۴]

(۸) اس گوشہ نشینی میں جو میرا مسلک اور معمول ہے۔ بادشاہ سلامت [بہادر شاہ ثانی] نے مجھے [بروز پنجشنبہ، ۲۲ شعبان ۱۲۶۶ھ / ۴ جولائی ۱۸۵۰ء] دیوار میں بلایا۔ خلعت اور خطاب عطا فرمایا اور اپنے بزرگوں کی حکومت و سلطنت کے حالات لکھنے پر مامور فرمایا۔ میں نے دل میں کہا اے غالب آشفتنہ سر منصب سخن گستری کی آبرور کھنا ضروری ہے۔ اور اگرچہ افسانہ سرائی آزاد مردوں کا شیوہ نہیں طعنہ زنیوں کو بھی موقع نہ دینا چاہیے۔ چنانچہ مدبر فیاض کی تائید و توفیق سے کتاب کا وہ حصہ [مادہ ۶۱۸۵۱] تک پیش روؤں کے اسلوب کو قائم رکھتے ہوئے ختم ہو گیا جو محمد نعت، مدح سلطان خطاب زمین بوس، سبب تالیف اور امیر تمور صاحب قرآن حضرت ظہیر الدین بابر اور حضرت نصیر الدین ہمایوں کے حالات پر مشتمل ہے، اور یہ حصہ کاغذ کے آٹھ جزو میں آیا ہے اور معنی نگاری کا حین مرقع ہے۔ [۲۴ تا ۲۶]

(۱۰) برادر روشن گہر سید ارشاد حسین خان کو سلام پہنچے۔ انہوں نے عطائے خطاب کی تہنیت میں مجھے جو خط لکھا تھا اس کا میں جواب نہ دے سکا تھا، اس بات پر مجھے شرمسار جائیں۔ ان دنوں یہ جزو تھا کہ رات دن اس کتاب [پرتوستان] کی نگارش میں اور اس نگارش کے اسلوب کے اہتمام میں لگا رہوں۔ چنانچہ ان دنوں کتاب کے اس حصے کی ترتیب میں

انہماک رہا جو محمد نعت اور مدح پر مشتمل ہے۔ والسلام بالوف الاحترام۔ [۳۸ تا ۴۴]



کہاں بھیجا جائے۔ یہ سوچا ہے کہ طالع یار خان ہی سے لڑچوں اور اس مرد راہ وال کی رہنمائی کے مطابق غلط روئے گردن۔

[۱۶ تا ۱۹]

(۳) آپ نے جو اظہارِ مطلق فرمایا ہے اور [میری] سرگزشت پر تپتی ہے تو سنئے۔ کو تو ال (فیض الحسن) اور شمعِ حقا اور مجسٹریٹ [کنور وزیر علی خاں] نا آستان، فتنہ کیوں میں موجود اور قسمتِ شراب۔ مجسٹریٹ حاکم کو تو ال کا معاملہ ہے۔ لیکن مجھ پر تشدد کے لیے کو تو ال کا فرمانبردار بن گیا۔ اور میری گرفتاری کا حکم صادر کر دیا۔ اور سشن [سشن ۲۰۰۰] نے اگرچہ میرا دست تھا، ہمیشہ مجھ پر مہربان رہتا تھا اور بزمِ مے نوشی میں بار بار ایسے ساتھ شریک ہوا تھا جسے انسانیت اور بیگانگی اختیار کر لی۔ مقدمہ صدر [عدالت] میں پہنچا۔ لیکن کسی نے شنوائی نہ کی اور وہی ذہن بیدا و پستور قائم رہا۔ نہ جانے کیا صورت پیش آئی کہ جب پوری میعاد ختم ہونے آئی تو مجسٹریٹ کے دل میں رنم آیا اور خود اپنے حکم کی منشا اور میری رہائی کے لیے صدر [عدالت] سے درخواست کی۔ درخواست منظور کی گئی، بلکہ مجسٹریٹ کے اس فیصلے کو سراہا گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ زعمائے قوم نے اس خیرہ سرسبز عالم مجسٹریٹ کو ملامت کی حق اور میری آزاد روئی اور خاکساری اس پر واضح کی تھی۔ آخر خود میری رہائی کی درخواست کر کے اس نے گویا اس طرح عذر خواہی کی اور اس کے سوا بھی بہت معذرت اور دلجوئی کا اظہار کیا۔ میں ہر صفت اور ہر فعل اور ہر امر کو خدا کی طرف سے جانتا ہوں اور خدا سے تنگدانا روا نہیں، اس لیے جو کچھ ہوا اس سے وارستہ اور جو کچھ گزری اس پر خوش ہوں۔ لیکن چونکہ آرزو آئینِ بندگی کے سنائی نہیں:

عشق است و صد ہزار مقامِ راجہ جرم  
گر خواہی کنڈول شیدا مرا چہ جرم

اس لیے چاہتا ہوں کہ اب دنیا میں نہ رہوں اور اگر رہوں تو ہندوستان میں نہ رہوں۔ روم ہے، مصر ہے، ایران ہے، بغداد ہے، ورنہ پھر خود کعبہ آزادہ رول کی پناہ گاہ اور سنگ آستانہ رحمتہ للعالمین عاشقوں کی تکیہ گاہ ہے اس کے سوا کیا چاہیے وہ وقت کب آتا ہے کہ قیدِ فرومانگی حیات سے جو اس قید سے جکٹ گئی، کہیں زیادہ روح فرسا ہے۔ نجات پاؤں اور کسی منزل کو مقصود بنائے بغیر محو میں نکل جاؤں یہ تھا بیان اس کا جو مجھ پر گزری اور یہ ہے وہ آرزو جواب دل میں ہے، والسلام۔ اسد اللہ شنبہ ۱۹ ربیع الآخر ۱۲۶۴ اور ۲۵ مارچ ۱۸۴۸ء کو یہ خط لکھا۔ اب دیکھئے کس دن بھیجا جاتا ہے اور کس طرح بھیجا جاتا تھا فقط [۱۶ تا ۲۰] [اگست ۱۸۴۷ء]

(۵)

(۱) یارب ینسیم بہشت کا جھنڈکا اچانک کہاں سے آیا کہ شامِ جاں معطر ہو گئی۔ [۱، ۲]  
(۲) اس سے پہلے جناب نے خط میں لکھا تھا کہ سفرِ حجاز کا قصد ہے۔ بارے یہ نہ ہوا اور قبلہ کبھے نہ گئے۔ [۲، ۲]  
(۳) پھر آپ کے برادرِ گرامی سید ارشد حسین صاحب کی تحریر سے ہولناک بیماری کی خبر ملی اور میرے بیٹا باندہ استفسار سے پتہ چلا کہ قادیان مطلق نے وہ بلا ٹال دی اور یسین کراٹھان ہوا۔ [۲ تا ۶]  
(۴) اس موقع پر طالع یار خان ٹونک سے آئے، انہوں نے بتایا کہ حضرت وطن تشریف لے گئے ہیں اور جاتے وقت

(۳) اور یہ حکایت اس لیے ہے کہ ان دنوں [ثلث ادا سال ۱۸۴۵ء] میرا نادی دیوان جو کم و بیش سات ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ [مطبع دارالاسلام، دہلی میں] چھپ رہا ہے۔ غالباً دو مہینے کے اندر اندر اس کا چھاپا مکمل ہو جائے گا۔ ایک جلد پر بیس کے طور پر جناب کی خدمت میں بھیجوں گا، تاکہ جس طرح میری نثر کا مجموعہ [پنج آہنگ، تعلیمی] آپ کے پاس ہے۔ یہ سفینہ نظم بھی آپ کی خدمت میں رہے۔ [۲۸ تا ۲۴]

(۴) چونکہ نواب [ٹونک] نے مجھے درخراہ عقائد نہیں سمجھا اور میری مدح گوئی کو نگاہ میں نہیں لائے۔ اس لیے میں سوچتا ہوں کہ میں بھی بے حوصلگی سے کام لوں اور اس قصیدے [ای ذات تو جامع لغت عدل و کرم راء، قصیدہ ۴۱ در دیوان فارسی مطبوعہ ۱۸۴۵ء] کو قلم زد کر دوں۔ دیوان میں درج نہ کروں اور چونکہ نواب نے میرا نام اپنے دفتر [دربار] میں پسند نہیں کیا میں بھی نواب کا نام نامی اپنے دیوان میں [درج نہ کرنا پسند نہ کروں]۔ حضرت اس باب میں کیا فرماتے ہیں؟ [۲۹ تا ۲۲]

(۵) اسید وار ہوں کہ سوال کا جواب دیر سے نہیں بلکہ جلد عطا فرما کر مسرت بخشیں اور اس تفرقہ خاطر سے آزادی دلائیں کہ دیوان کی طباعت جلد اس قصیدہ نامہ مقبول نمک پہنچنے والی ہے۔ انہوں نے کہ میرا خیر جگہ پناہ مانگاں گیا۔ اس بزرگ کی مدح کا کیوں میرے سر میں سودا سما یا تھا؟ پہلے میں نہ دام و درم جسے پہلے گوہر سخن سمجھوں، نہ اظہار لطف و کرم جس پر قناعت کروں [۲۳ تا ۲۹]

(۵) خط کے شروع میں بھی میں نے کہا ہے اور اب آخر میں بھی کہتا ہوں کہ مجھے اپنا بندہ جانیں اور یقین کریں کہ میں آپ سے خوش ہوں۔ جو کچھ کہتا ہوں از روئے انصاف نظر میں تو لیں اور مجھے آزر دہ نہ ہوں۔ اس خط کا جواب جلد تحریر فرمائیں والسلام مع الاکرام! ان شاء اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سیدہ نگار شہید کرم بصر اللہ ۱۲۶۱ھ [مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۴۵ء] [۲۹ تا ۴۳ آخر]

### (۴)

(۱) داختم ز سوز غم کہ بخیل وار دم ز خلق  
بوی کہ تن ز سوز غم استخوان دہد

[از قصیدہ غالب در منقبت امام دوازدهم، دوازدهمین قصیدہ در دیوان فارسی مطبوعہ ۱۸۴۵ء] سبحان اللہ ایک طویل مدت گزر گئی۔ میں یہی سمجھتا رہا کہ قبلہ کہنے میں حجاز الاسود کے بوسے لے رہے ہیں۔ براہ کوش بر آواز دہا کہ کب سننے میں آتا ہے کہ آپ کہنے سے عیاذ اللہ بھڑائے اور سفر حجاز سے واپس آگئے۔ قسم برب کہتے جب تک طالع یا رخاں تجار سے ملنا نہیں ہوا اور ان سے یہ نہیں سنا کہ خان والا شان وطن گئے ہوئے تھے، سات مہینے کے بعد واپس آئے، میں اور اب امیر میں نہیں بلکہ ٹونک میں ہیں، یہی سمجھ ہوئے تھا [کہ کج کو تشریف لے گئے] ہیں، جیسا کہ عرض کیا۔ بارے اب زبانی بھی حال معلوم ہوا اور والا نامہ بھی پہنچا اور باعث مسرت ہوا [۱ تا ۹]

(۲) جب دواؤں ایک دوسرے سے دور ہوں تو قلم کی زبان سے ہی باتیں کر سکتے ہیں، ہمزبانی کا تب تشنہ ذوق ہوں، والا نامہ پڑھتے ہی خط لکھنے بیٹھ گیا۔ خط لکھ رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ جب تک یہ نگار شہید غم نہ ہوگی جیسے نہیں آئیگا لیکن ہر آن یہ وعدہ ہے کہ حضرت ٹونک میں ہیں، اور [آپ کے برادر گرامی] سید ارشاد حسین خان سفر میں۔ خط لکھ جائے تو

کرا نہیں کودے دیا، اور ایک عرضداشت بھی لکھ کر ساتھ کر دی تاکہ اس وسیلہ سے یہ آرزو برائے کو نواب صاحب کی توفیق میرے نام صادر ہو۔ [۲۴ تا ۲۵]

(۹) دیبلچے کے مضمون کی داد پہلے آپ سے اور پھر محمد علی مولوی نادر الدین علی سے چاہتا ہوں کہ مدد کر کاؤ کریں الفاظ کی کیا ہے اور فن بانک کی تعریف کس انداز سے کی ہے اور اس کے ساتھ دیبلچے اور رسالے کی عبارت میں اسلوب بیان کی بہت کو کہیں ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے۔ بیان کا خاص اسلوب برابر قائم رہا ہے۔ باایں ہمہ جانتا ہوں کہ اپنی جادو بیانی پر غصہ اس وقت کر سکتا ہوں، اور مجھے اپنی کاوش کی داد اس وقت ملے گی کہ بندگان نواب صاحب سلطان نشان میرے انداز بیابا کو پسند فرمائیں۔ [۲۴ تا ۲۵]

(۱۰) اس عرض دعا کے بعد قلم ہاتھ سے رکھتا ہوں، اور خط کو اس دعا پر ختم کر کے تہہ کرتا ہوں، عمر فرزداں باد۔  
دولت روز افزوں از اسد اللہ نگاشتہ چہار شنبہ چہارم ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ [یکم نومبر ۱۸۴۸ء] [۳۳ تا ۳۵]

(۱۱)

(۱) قبلہ جان و دل سلامت، اپنی تعقیب کا غمد خواہ ہوں، اور لطف و کرم دوست کا سہارا لے کر بکشتائی کرتا ہوں کہ اس خدا کی قسم جس نے جان و دل کو نور و عطا کیا اور کام و زبان کو گنج سخن دیا کہ میں آپ سے غمش ہوں اور جس طرح خدا کے وجود کو ماننا ہوں اسی طرح یہ بھی جانتا ہوں کہ حضرت میری حاجت روانی کے لیے بے حد کوشاں ہیں۔ لیکن کام ہوتا نہ ہو اور نسنے والا کان دھرنے کو اور اس کا دل کچھ کرنے کو آمادہ نہ ہو تو حضرت کیا کریں اور دوسرے سے بھر میری حاجت روانی کیسے کرائیں۔ اس صورت میں مجھے چاہیئے تھا کہ مقصود سے قطع نظر کرنا اور آپ کو زیادہ رحمت نہ دینا اور میرا خدا جانتا ہے قطع نظر کر چکا ہوں، اور اپنے لیے پریشیاں ہو چکا ہوں [۱ تا ۹]

(۲) اس خط سے ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ غالب کج اندیش گدائے مبہم ہے۔ یہ خط صرف ایک سوال کی خاطر ہے جس کا جواب چاہتا ہوں۔ حقیقت حال یہ کہ اگرچہ کمترین غلائی اور گوشہ نشین ہوں، لیکن بے نواؤں اور ناداروں کے زمرے میں میری بھی آبرو ہے۔ گناہی، لیکن گدائے بارگاہ ہوں اور روشناس شاہ۔ تخت نشین دہلی کی مدح کی ہے تو منسور تفعہ شاہان میرے نام صادر ہوا ہے اور جب بھی گورنر جنرل کا قصیدہ کہتا ہے تو حمد و ثناء نے خوشنودی نام مجھے بھیجا ہے۔ چنانچہ ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ کی ایک ترویج اور جس ٹاسن (JAMES THOMSON) گورنر [صحیفہ گورنر] اکبر آباد [۲۲ تا ۲۳] دسمبر ۱۸۴۳ تا ۱۸۶۹ء کو ایک مکتوب میرے پاس موجود ہے ان فرمانرواؤں کے میرے پاس بہت سے مہرمت نامے ہیں لیکن یہاں ان میں سے صرف ان خطوں کا ذکر کیا ہے جو قصیدہ منجھنے کی اطلاع اور خوشنودی تمہدائی کے اظہار کیلئے آئے ہیں۔ انفس نواب عالی جناب [نواب وزیر محمد خاں دال ٹونک] نے تحسین کا جواب تحسین سے نہیں دیا اور عرضداشت کا جواب تحریر نہیں کیا۔ صلے اور عطیے اور انعام کے نہ پہنچنے کا غم حاشا دکلا نہیں، لیکن [عرضداشت کے جواب میں] مکتوب کے نہ آنے کا غم ضرور ہے۔ اس باب میں میرا ملول ہونا بجا نہیں، لیکن ملول ہونے کے باوجود لگہ نہیں کرتا۔ یہ جو کچھ کہا بریل حکایت ہے نہ کہ شکایت [۱۰ تا ۱۲]

ہو جائے تو اگر سے روانہ ہوں، اور اس طرح یہ سفر شروع ہونے میں لامحالہ ایک مہینے لگے گا۔ ایسی صورت میں کتنا اچھا ہو کہ اسی چار ہفتے میں جو جواب مجھے ملنا ہے مل جائے تاکہ ماڈک صاحب (SIR THOMAS HERBERT MADDOCK) کا ہر کردہ خط بھی میرے پاس ہو اور اس کا خدشہ بھی نہ رہے کہ شاید آپ کا خط دہلی ایسے وقت پہنچے کہ میں روانہ ہو چکا ہوں اور ڈاک والے مجھے نہ پا کر خط آپ کو واپس کر دیں۔ چونکہ لطف و مرحمت کا درجہ دوراندیشی سے بالاتر ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آغاز کار کو انجام تک پہنچا دیں گے اور اسی مہینے میں یہ کام اتمام تک پہنچ سکے گا [۱۸ تا ۲۰]۔

(۵) میرزا علی بخش خاں [برجور تخلص (میرے برادر نسبتی)] سلام کہتے ہیں اور فخر الدین [غلام فخر الدین سپر رجوہ کورنش عرض کرتا ہے] آپ کے بھائی [شفیق ترمذی سید ارشاد حسین کی خدمت میں میرا سلام پہنچے اور میری کوتاہ قلمی کی معذرت بھی۔ انہیں کسی دوسرے موقع پر خط لکھوں گا۔ و سلام مع الاکرام نکاح شہ چار شنبہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۰ جون ۱۸۴۳ء] جواب طلب۔ اذ اسد اللہ ہے ادب [۲۰ تا ۲۶ آخر] [۶۱۸۳۶]۔

(۲)

- (۱) بخدمت وافر المہر حضرت انجمن پناہی مطاع امید گاہی دام بقاۃ۔ [۲۰۱]
- (۲) قلم کی زبان سے جو ترجمان دل اور سیف شوق ہے، باتیں کرنا ہوں۔ [۲۶، ۳]
- (۳) اس سے پہلے شفیق طالع یار خاں نے جو والا نامہ مجھے پہنچایا تھا، اس کا جواب اسی دن لکھ کر انہیں بے دیا تھا اور اس کے دو تین دن بعد معلوم ہوا تھا کہ سرکاری ہرکارہ مصر نامی وہ خط لے گیا۔ [۳ تا ۵]
- (۴) یہ چند دن بڑے اچھے گزرے۔ طالع یار خاں کا قیام شہر میں تھا۔ ملاقات ہوتی رہتی تھی اور برابر آپ کے اوصاف و محامد کا ذکر رہتا۔ [۹ تا ۸]
- (۵) ایک ہفتے سے زیادہ نہیں گزرا کہ میری قاضی فیض الدین بڈاؤنی کا آگرے سے دہلی آنا ہوا۔ آپ سے مل کر آئے تھے۔ ان سے آپ کے ٹونک سے مستقر اور مستقر سے اکبر آباد آنے کی اطلاع ملی۔ انہیں بھی اپنی طرح آپ کی تعریف میں رطب اللسان اور آپ کی مدح و ثنا میں اپنا ہم زبان پایا۔ [۹ تا ۱۳]
- (۶) انہیں مجھ سے صحبت ہوئے آج تیس دن ہے۔ میرا سلام آپ کی خدمت میں پہنچائیں گے۔ [۱۳، ۱۴]
- (۷) شاید آپ بھی جلد ہی آگرے سے ٹونک روانہ ہونے والے ہوں اور وہاں پہنچ کر یہ عرضیہ جو طالع یار خاں کو دے رہا ہوں آپ کی نظر سے گزرے۔ [۱۴ تا ۱۷]
- (۸) اس دفعہ طالع یار خاں نے جس سے میرے دیرینہ مراسم ہیں مجھ سے ایک بڑے مشکل کام کی فرمائش کی۔ بانک کے داؤ پیچ پر ایک مختصر ہندی رسالے کا فارسی میں ترجمہ کرنے کو کہا اور یہ مشورہ دیا کہ اس خدمت کی انجام دہی نواب معلی القاب [نواب صاحب، ٹونک، نواب وزیر محمد خاں] کی خوشنودی مزاج کا سبب ہوگی۔ میں چونکہ ان کے خواجہ جو دو در کم کا زلہ خوار ہوں، اور سپاس نعمت مجھ پر فرض ہے۔ میں نے اس مشکل کام کے لیے تسلیم اٹھایا اور ایک رسالہ دیا ہے اور خاتے پر مشتمل ترتیب ہے









[illegible][illegible]



[illegible][illegible]







غیر مطبوعہ خط ہے۔ پھر یہ نشاندہی بھی نہیں کی کہ اس کا مکتوب الیہ کون ہے۔ یہی اردو ترجمہ بشیر الدین احمد دہلوی نے بھی واقعات دارالحکومت دہلی (حصہ دوم ص ۸۶۰) میں درج کیا ہے انہوں نے بھی اصل اخذ کی نشاندہی نہیں کی۔ دراصل زیر بحث فارسی خط باغ دو در میں سے ہے اور تفضل حسین خاں کے نام کے زیر نظر سات خطوں میں شامل ہے جس اقتباس میں غالب کی پھر بھی کے انتقال کی خبر ہے اور خط کے مکتوب الیہ کا نام بھی حالی نے بتایا ہے۔ یعنی منشی نبی بخش حقیر اس کی ہم معنوں عبارت تفضل حسین خاں کے نام کے چھٹے خط میں ہے۔ نبی بخش کے نام کا اردو خط جناب آفاق حسین صاحب آفاق دہلوی کی مآدرات غالب میں چھتیاں ہے۔ اس اردو خط میں غالب نے تاریخ تحریر ۲۲ دسمبر ۱۸۵۲ء درج کی ہے اور تفضل حسین خاں کو فارسی خط ۲ جنوری ۱۸۵۴ء کو لکھا ہے۔ غالب کی پھر بھی کا انتقال منگل ۱۸ ربیع الاول ۱۲۵۰ھ / ۲۰ دسمبر ۱۸۵۳ء کو ہوا تھا۔ اس طرح یہ دونوں خط ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان خطوں میں پانچویں اور چھٹے خط سے جن میں پہلا ۱۸۵۴ء کا اور دوسرا ۱۸۵۴ء کا ہے۔ اس عام خیال کی بھی تردید ہو جاتی ہے کہ غالب نے فارسی مکتوب نگاری ۱۸۵۰ء سے ترک کر دی تھی۔ باغ دو در میں ان کے علاوہ ۱۸۵۰ء کے بعد کے اردو فارسی خطوط بھی ہیں۔

زیر بحث سات خطوں میں سے دوسرے خط سے 'جو یکم نومبر ۱۸۴۸ء کا تحریر کردہ ہے' یہ نیا انکشاف بھی ہوتا ہے کہ ان کی ایک تالیف جس میں باقاعدہ دیباچہ بھی ہے 'رفن بانگ' پر ہے۔ یہ رسالہ انہوں نے اردو سے فارسی میں ترجمے کر کے مرتب کیا تھا۔ چونکہ تفضل حسین خاں کی بیاض سے اس خط کا زمانہ بھی متعین ہو جاتا ہے یعنی اکتوبر ۱۸۴۸ء تقریباً بارہ سال کا عمر نہ ہوا راقم نے جناب قاسمی عبدود سے درخواست کی تھی کہ عبارت میں راست فونٹ کے کتب خانے اور وہاں کے ذاتی ذخیروں میں غالب کی اس گم شدہ کتاب کا سراغ لگائیں شاید مل جائے۔ لیکن ابھی تک خوشخبری نہیں ملی ہے۔

اس مختصر تعارف کے بعد ہم بیاض تفضل حسین خاں سے زیر نظر سات خطوں کا متن عکسی نقول کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ راقم نے باغ دو در کے تحقیق نامے میں ان خطوں کا حوالہ دو ترجمہ شائع کیا ہے وہ بھی ساتھ شامل کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر اس لیے کہ ترجمے میں ہر خط کے توضیح طلب مطالب ہم نے مختصر الفاظ میں قلابین میں واضح کیے ہیں اور اس طرح لکھے ہیں کہ توضیحی الفاظ عبارت میں شامل کر کے پڑھے جائیں۔ ترجمے کی ہر عبارت کے آخر میں جو ہند سے قلابین میں درج ہیں ان سے ہمارے باغ دو در کے فارسی متن (مطبوعہ لاہور جولائی ۱۹۸۱ء) کی سطور کی نشاندہی ہوتی ہے۔ قلابین کی توضیحات کے ساتھ ہم نے مکمل باغ دو در میں درج کیے ہیں۔



## خط : ۵

بیاض میں خط کے الفاظ : ”و اسلام بالوف الاحترام“ کے بعد ہے ”از اسد اللہ نگاشتہ و رواں داشتہ شنبہ ۲۴ مئی ۱۸۵۱ء عیسوی“۔ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ بیاض میں بالوف الاحترام“ کا اعلیٰ عربی کے مطابق نہیں ہے۔ فارسی کے انداز میں ”بہ الوف الاحترام“ لکھا ہے جو اس سیاق میں جہاں اس سے پہلے عربی انداز میں ”و اسلام“ آیا ہے درست نہیں۔

## خط : ۶

باغ اور بیاض دونوں میں اس خط کی تاریخ سال ہجری کو چھوڑ کر درج کی گئی ہے۔ متن دونوں میں مطابق ہے۔

## خط : ۷

باغ میں یہ خط ”اسد اللہ“ پر ختم ہوتا ہے۔ لیکن بیاض میں اس کے ساتھ ”نامہ سیاہ“ بھی ہے اور تاریخ بھی بوج ہے۔ ”شنبہ ہفتم ذیقعد ۱۲۶۵ھ (کذا) ہجری دبست و پنجم ستمبر ۱۸۴۹ء“ ظاہر ہے ۱۲۶۵ھ کے بجائے ۱۸۶۵ء سہو کتابت ہے۔

تفضل حسین خاں کے نام غالب کا آخری خط باغ اور بیاض کے ان سات خطوں میں وہ ہے جو ترتیب میں چھٹا اور ۲ جنوری ۱۸۵۴ء کا تحریر کردہ ہے۔ کتب المیر کی وفات اسی سال ہوئی تھی (رک : علم و عمل مؤلف مولوی محمد القادر خاں رامپوری) البتہ پہلا خط زمانی ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلا ہے ساتوں خطوں کی زمانی ترتیب یہ ہوئی۔

باغ اور بیاض میں خط کا ترتیبی شمارہ

۱۲ جولائی ۱۸۴۲ء	۱
دسم مارچ ۱۸۴۵ء	۳
بست و پنج مارچ ۱۸۴۸ء	۴
یکم نومبر ۱۸۴۸ء	۲
۲۵ ستمبر ۱۸۴۹ء	۷
۲۴ مئی ۱۸۵۱ء	۵
۲ جنوری ۱۸۵۴ء	۶

یادگار غالب میں غالب کے خطوں سے دو اقتباس درج ہوئے ہیں ایک وہ جس میں انہوں نے اپنے حادثہ آسیری پر اپنے حزن و اندوہ کا اظہار کیا ہے دوسرا وہ جس میں انہوں نے اپنی چھوٹی کے انتقال کی اطلاع دی ہے اور اپنا تاثر بیان کیا ہے یہ دونوں اقتباس اردو میں ہیں ان میں سے ایک کے بارے میں جس میں حادثہ آسیری کا ذکر ہے، حالی نے ”یادگار مجلس ترقی ادب لاہور“ میں (۴۲، ۴۱) بتایا ہے کہ غالب کے ایک ”نکتہ“ کی۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ خط پنج آہنگ کا ہے یا کوئی

خطوط کا باقی متن دونوں ماخذوں میں بالکل مطابق ہے۔

## خط : ۱

اس خط کے متن میں بلاغِ دودر اور بیاض کا باہمی اختلاف صرف یہ ہے کہ خط کے آخر میں ”والسلام مع الاکرام“ کے بعد یہ الفاظ بھی بیاض کے متن میں ہیں ”نگاشتہ چار شنبہ“، ”کننا چار دہم“، ”کننا اجمادی الثانی مطابق دہم جون“۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ بلاغِ دودر کے کاتب عنایت علی سے نقل میں مہواً چھوٹ گئے ہیں۔ چونکہ بلاغِ دودر میں تفضل حسین خان کے نام کے جو سات خط ہیں، وہ اسی ترتیب سے ہیں جس ترتیب سے مذکورہ بیاض میں درج ہیں، اس لیے ظاہر ہے کہ ان خطوط کے لیے بلاغِ دودر کے اصل نسخے کے کاتب یا کسی درمیانی ناقل کا منقول منہ یہی بیاض ہے۔ مذکورہ الفاظ کے بعد بیاض میں یوں ہے ”جواب طلب از اسد اللہ بے ادب“۔ لیکن بلاغ کے متن میں اس جملے کا پہلا لفظ ”ہم جون“ ہے۔ پھر لفظ ”منزوری“ کے بعد ”است“ کا اضافہ ہے مگر ”اسد اللہ“ سے پہلے ”از“ نہیں ہے۔ واضح ہے کہ یہاں ”ہم جون“ ان الفاظ میں سے جو حذف ہو گئے آخری دو لفظوں ”دہم جون“ کی تعحیف ہے جو بعد کے جملے کا جزو بن گئی۔

ازدوٹے تقویم جمادی الثانی کی چودھویں تاریخ کو چہار شنبہ ۱۲۵۹ / ۱۸۴۲ء میں پڑتا ہے۔ داخلی شہادتوں کی بناء پر جو ہم نے بلاغِ دودر کے تحقیق نامے میں درج کی ہیں۔ یہی سال قرار پاتا ہے۔ تاریخ کی مطابقت میں ”دہم جون“ غالب نے بظاہر مہواً لکھا ہے۔ یہ دراصل جون نہیں جولاٹی ہے اور تاریخ بھی ”دوا دہم“ بجائے ”دہم“۔ چونکہ اس خط میں غالب نے شیش کے مقدمے کے سلسلے میں اکبر آباد جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور یہ زمانہ سر چارلس ٹیفلیس مٹکات لفٹنٹ گورنر مقیم اکبر آباد کی عہد داری کا ہے۔ اس لیے خط کی تاریخ یہی ہے۔

## خط : ۲

اس خط کے آخر کے الفاظ بیاض میں یہ ہیں ”از اسد اللہ نگاشتہ چار شنبہ رکنہ، چام ڈیجہ ۱۲۶۲ ہجری“ بلاغ کے کاتب سے یہ الفاظ حذف ہو گئے ہیں۔ اس قمری تاریخ کی مطابقت یکم نومبر ۱۸۴۸ء سے ہے۔

## خط : ۳

بیاض میں یہ خط ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے ”از اسد اللہ صلہ خواہ رو سیاہ نگاشتہ یکم ربیع الاول ۱۲۶۱ مطابق دہم مارچ ۱۸۴۵ء“۔ لیکن بلاغ میں یہ الفاظ ”صلہ خواہ رو سیاہ“ حذف ہو گئے ہیں یا کر دیئے ہیں اور قمری تاریخ کے بعد ہی تاریخ کی مطابقت والے الفاظ بھی درج نہیں ہیں بلاغ میں ۱۲۶۱ کے بعد لفظ ”ہجری“ پر خط ختم ہوا ہے۔ بیاض میں ۱۲۶۱ کے بعد نہ لفظ ”ہجری“ ہے اور نہ اس کی علامت ”ھ“۔

## خط : ۴

اس خط میں ”والسلام“ کے بعد بیاض کے متن میں یہ عبارت ہے ”اسد اللہ شنبہ ۱۹ ربیع الآخر ۱۲۶۴ اور ۲۵ مارچ ۱۸۴۸ء میں نامہ نگاشتہ شد تا کلام روز فرستادہ شود و چگونہ فرستادہ شود فقط“۔ بلاغ میں یہ خط ”والسلام“ پر ختم ہوتا ہے

# غالب کے سات فارسی خط (مکتوب الیہ کی بیاض سے)

## سیّد وزیر الحسن عابدی

باغِ دودر کے خطوط میں تفضل حسین خان کے نام سات فارسی خط درج ہیں۔ غالب کے معاصرین میں اس نام کے ایک سے زیادہ شخص ہیں، لیکن ان خطوط کی داخلی شہادتوں کی بنا پر راقم نے باغِ دودر کے تحقیق نامے میں ان تفضل حسین خان کی وطنی نسبت "دخیر آبادی" قرار دی تھی۔ اب پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ایک بیاض "ذخیرہ بشیرانی" سے بھی جن میں یہ ساتوں خط اسی ترتیب سے نقل ہوئے ہیں، اس بات کی توثیق ہو گئی۔

خطوط کا جو متن بیاض میں درج ہے، اس سے نہ صرف باغِ دودر کے ان خطوط کو سندیت کی ایک نئی بنیاد مل گئی بلکہ آخر کے وہ جملے بھی مل گئے جن میں غالب نے تاریخ تحریر درج کی تھی۔ باغِ دودر کے اصل نسخے کی کاتب میں یہ جملے یا باطل حذف کر دیے گئے یا ناقص درج ہوئے تھے۔ اگرچہ بیاض میں تفضل حسین خان کا نام کہیں درج نہیں ہے، لیکن تمام قرائن بتا رہے ہیں کہ یہ بیاض انہی کی ہے۔

۱۔ بیاض کا کاغذ اور اس کے مختلف مندرجات کا خط انیسویں صدی کا ہے۔

۲۔ خطوط کے عنوان میں صرف یہ الفاظ درج ہیں "رقعات مرزا سلا الدخان المتخلص بہ غالب"۔

مکتوب الیہ کا نام نہ اس عنوان میں ہے نہ کسی خط کے شروع میں ہے۔ ظاہر ہے تفضل حسین خان جو یہ خط اپنی بیاض میں نقل کر رہے ہیں خود مکتوب الیہ ہیں اس لیے مکتوب الیہ کے نام کا ذکر ضروری نہیں سمجھا۔

۳۔ تفضل حسین خان بڑے فاضل اور باکمال آدمی تھے۔ بیاض میں نقل شدہ خطوط کا خوبصورت اور نچتر خط شکستہ اور نقل کی صحت اور اس میں اظہار صحت وہی ہے جس کی توقع انیسویں صدی کی ایک ایسی شخصیت سے ہوتی ہے۔

۴۔ خط میں ایک جگہ نسخہ بدل و فرستادہ آیا، بجائے و فرستادہ شود، مجھے غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ظاہر ہے تفضل حسین خان نے جن میں غالب سے بڑا قرب تھا بیاض میں نقل شدہ خطوط انہیں دکھائے ہوں گے اور غالب نے یہ لفظ صحیح کر دیا ہو گا۔ ممکن ہے غالب نے اصل خط ہی میں "فرستادہ آیا" لکھا ہو اور نقل میں یہ ایک لفظ سہواً مختلف ہو گیا اور ممکن ہے غالب نے اپنے خط کی عبارت میں یہ تبدیلی بعد کی اصلاح کے طور پر کی ہو۔ یہ معلوم ہے کہ غالب فعل مجہول کی ساخت میں دشمن، کے بجائے آدمی، لکھنے کو بعض موقعوں پر ترجیح دیتے تھے اور یہ چیز ان کے اسلوبِ باریت و جہانات میں سے تھی۔

ذیل میں ہم باغِ دودر اور بیاض تفضل حسین خان میں ان سات خطوط کے اختتامیہ الفاظ کا فرق بیان کرتے ہیں۔ خاتمے کے علاوہ

قوة العين سجاد ابن حسین سلمہ اللہ تعالیٰ

خوبی دین و دنیا تلو ارزا تمہار خط کی دیکھنی سے نکھین  
 روشن ہو گئیں دلو چین گیا چشم بد دور خط اچھا عبارت  
 اچھی اردو میں مطلب نویس اچھی ہوشی تھا تلو عمر و  
 شہرت عطا کر انبی والد ماجد کو سلام کہنا اپنی بہائے  
 مدح و میزاز کو دعا کہنا اکبر میرزا کو دعا کہنا زیادہ زیادہ  
 نجات کا غالب ہے دعا مارچ ۱۹۱۵ء روز چار شنبہ

یہ خط، خطوط غالب، مرتبہ مہر ص ۴۱ پر ہے، لیکن اس میں  
 "اکبر میرزا کو دعا کہنا" موجود نہیں۔ (ضیائی)



میر صاحب شفیق کرم و معظّم میر بندہ علی گنج عرف مرزا میر صاحب کو غارت  
 لے کر گئے تو اکاسلہم پہنچا آپ کا پیام روح افزا پہنچا جگہ وہ عبارت سر اسیر  
 میں نے خود پڑھ لی جناب سر رہا بادشاہ بہادر نے جو میر رحمت فرمایا سونجا  
 چلا۔ چار برس کے بعد عمر تھی کہ میر باب عبدالعزیز گنج عرف مرزا دولہ بہاراو  
 راجہ بختا ورسنگہ بہادر نے رفاقت میں مارا گیا سرکار سے میر ربانے خواہ  
 میر تمام پر جارت ہوئے اور ایک گانو جسکا نام ترا نام ہی مجھ کو بار دوام ملا  
 تپ یون سمجھئے اور ہر دم وہ پینا چھوڑا اور ادھر راج کی روٹی کہا  
 چار برس کے بعد نصر اللہ گنجان میرا چچا مر گیا تو برس کے عمر میں سرکار انگریز  
 سے بعض چچا کی جاگیر کا فہرست مقرر ہوئے اب تک اس سے پریشانی کا مدار  
 ہے مگر بہرین نوکر کے تو بہادر شاہ کے بیخ الدولہ دیر ملک نظام  
 خطاب پایا کچھ دنوں بادشاہ کا صاحب رہا پھر استاد کہلا دیا اب

یہ خط غیر مطبوعہ ہے۔ میر بندہ علی عزت میرزا میر صاحب بچکتی کے فن میں استاد تھے۔ بہاراجہ اور نے  
 انہیں اپنے پاس اور میں رکھا تھا۔ "میر سید باقر" کہلاتے اور دہلی دروازہ اور میں قیام تھا۔ بہاراجہ اور  
 نے جاگیر دی تھی۔ یہ خط مجھے ان کے نواسے سید شمس الدین میرزا سے حاصل ہوا۔ (مثنوی)

خطوط (عظیم شریف)

زب آل رسول سجاد میرزا خان فقیر غائب علیہ السلام کہ دما دنواز نامہ پہنچا  
 حیران احوال خود در ماندہ کا خود ہر خطہ درم نیتی تو فرستہ زابا  
 نہ بار بار با فریزہ تحصیلہ تحصیلہ بکار نہ ہی ہذا معلوم ہوا کہ تمام  
 میں تحصیلہ دریا اور تہاتہ دریا ہن ساتوان عند قہ کہتا سے پید  
 کیا جا رہی مصائب او کو پہلی تسن او پر علوم رحمت سے آگاہ  
 زبان اور ہر فہمت یا ور شرط ہے باقر عینی نکونین شرطین ہر کار  
 پہلی شرط موجود تلو پہلی شرط از لا و ابرا مفقود بعد جشن وقت  
 ان فہم لون کو نک باب میں ناظر اور مظفر میرزا اور تہا رباب  
 محمد میرزا ابن سیف الدولہ اور میا زکی الدین اور میا عبد السلام باب  
 رقعہ شریفہ

غائب علیہ الرحمۃ

۱۔ میں کلام کرد۔ تا بکریدہ خواستہ مکر دگار چیست — (خطوط غائب تہرہ ۱۳۱۹)

سجاد میرزا خان ابن نواب ناظر سید حسین میرزا ابن نواب حسام الدین حیدر خان نامی  
 یہ خط مطلوبہ ہے، لیکن میرے علم میں اس کا عکس غالباً ابھی تک شائع نہیں ہوا (نویسنہ)



لیکن چونکہ کلیات کی اس وقت کتابت ہو رہی تھی اس لیے تاریخ پیشی (۲۵ دسمبر ۱۸۳۷ء ۲۷ رمضان ۱۲۵۳ھ) سے پہلے ہی یعنی ۱۰ شعبان ۱۲۵۳ھ کے تکمیل شدہ نسخے میں داخل ہو گیا۔

اب رہا "باتمام انجامید" کا مسئلہ۔ اس میں اول تو "بہ اتمام" کے ساتھ "انجامید" لائق توجہ ہے دوسرے اگر خطوط پر یا نوٹوں (مطبوعہ رسالہ اردو) کی آخری دو سطریں ذرا توجہ سے دیکھ لی جائیں تو سوتے نہیں رفع ہو جائے گی۔ کیونکہ "باتمام انجامید" کے الفاظ (محمد عالم کاتب کے) اس خط میں نہیں جس میں (نفساً شخصی قلم میں ہیں) آخری صفے اور باقی کلیات کی عبارت لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آخری سطر (تحریر بتاریخ دہم شعبان روز جمعہ ۱۲۵۳ھ) اسی خط میں ہے جس میں کلیات کی باقی عبارت ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس شخص نے انک نسخہ کے نام پر یہاں یہ تحریر ہے اسی نے "باتمام انجامید" کے الفاظ بھی لکھ دیئے۔

کتب خانہ خدابخش۔ پٹنہ میں کلیات غالب کے دو نسخے ہیں جن میں سے بقول قاضی عبدالودود صاحب ایک نسخہ کی کتابت تاریخ ۱۲۵۴ھ میں ہوئی تھی اور دوسرے کی ۱۵ ذی قعدہ ۱۲۵۷ھ۔ انجن کے نسخے کی تاریخ ۱۰ شعبان ۱۲۵۳ھ ہے۔ اس میں نعتیہ اور منقبتی قصیدوں کے علاوہ چھ دوسرے قصیدے بہ ترتیب ذیل ہیں۔

- (۱) اکبر شاہ ثانی و شہزادہ سلیم (۲) اک لینڈ (۱۸۳۷ء) (۳) نصیر الدین حیدر (۱۸۳۷ء) (۴) ٹکاف (۵) امیر (۱۸۳۷ء)
- (۶) سلیم فرید (متوفی ۱۸۳۵ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اندراج تاریخی ترتیب سے نہیں ہوا۔ اس میں بہادر شاہ ظفر پر نسب، امام مہدی اور مسلمانوں کے مدحیہ قصیدے بھی نہیں جو ۱۲۵۷ھ کے قریب جمع ہوئے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انجن کے نسخے کی آخری سطر بعد کا اضافہ نہیں بلکہ کاتب نسخہ، یعنی محمد عالم ولایتی ہی کی تحریر ہے۔ البتہ "باتمام انجامید" بعد میں بڑھایا گیا جس کے باعث محمد علی عرشی صاحب کو غلط فہمی ہوئی۔ ان حقائق کی روشنی میں انجن ترقی اردو۔ کراچی کی محذوۃ کلیات (مجموعہ آرزو سرانجام) غالب کی نظم و نثر کا قدیم ترین معلوم خطی نسخہ ہے۔

تہنیت عید رانیک سرانجام داد گرچہ نچن در طواف دایہ زہر در گرفت  
ظاہر ہے کہ دسمبر میں ”معجزۂ عیسوی“ اور ”تہنیت عید“ کا اشارہ کرسمس ہی کی طرف ہے۔

لارڈ آک لینڈ کا گورنر جنرل کی حیثیت سے تقریر ۲ اپریل ۱۸۳۶ء کو ہوا۔ ۲۸ فروری ۱۸۳۶ء کو اس نے لارڈ ایملن بروک کو  
چارچ دیا اور ۳ مارچ ۱۸۳۶ء کو انگلستان روانہ ہو گیا۔ نیشنل آرکائیوز۔ نئی دہلی میں غالب کے مقدمہ پیش کے جو کاغذات ایک جسطر میں  
محفوظ ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ غالب نے (مسل ۵ دسمبر ۱۸۳۶ء نمبر ۱۵۹) (۹۵۹) - (۶۱) ایک درخواست لارڈ آک لینڈ کو پیش  
کی تھی۔ پھر ڈپٹی۔ ایچ۔ میکناٹن سکریٹری کو دوسری درخواست بھیجی (مسل ۱۷ اپریل ۱۸۳۶ء نمبر ۶۶-۶۷) جس کے جواب میں سکریٹری  
نے اُن کے مسئلہ قصیدہ فارسی کے بارے میں گورنر جنرل کی جانب سے اظہارِ خوشنودی کیا ہے۔ ”تھ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالب  
نے ایک قصیدہ ۷ اپریل ۱۸۳۶ء ۱۱ محرم ۱۲۵۷ء کو یا اس زمانے میں بھیجا تھا۔ میرے سامنے نیشنل آرکائیوز۔ نئی دہلی کے اصل  
کاغذات نہیں ورنہ اس قصیدے پر شاید مزید روشنی ڈالی جاسکتی لیکن موجودہ صورت میں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور قصیدہ  
تھا یا وہی قصیدہ جو ترمیم کے ساتھ دسمبر ۱۸۳۶ء میں کرسمس کے موقع پر کابل کی ہم کے سلسلے میں آک لینڈ کے دہلی آنے پر پیش کیا گیا؟  
اگر یہ وہ قصیدہ نہیں جس کا میکناٹن نے گورنر جنرل کی طرف سے اپریل ۱۸۳۶ء میں شکریہ ادا کیا، تو اس کے یہ معنی ہوتے  
کہ غالب نے آک لینڈ کی مدح میں ایک نہیں بلکہ دو قصیدے لکھے تھے، ایک اپریل ۱۸۳۶ء اور دوسرا دسمبر ۱۸۳۶ء میں ایسی صورت  
میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپریل والا قصیدہ کیا ہوا؟

بہر حال غالب کا یہ اصول تھا کہ مقدمے کے سلسلے میں بطورِ نذرانہ، رشوت یا درخواست گورنر جنرل اور دوسرے عہدیداروں کی  
مدح میں، حصولِ انصاف کی خاطر، قصیدے لکھ رکھتے اور موقع آنے پر پیش کر دیتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ اگر کسی  
مردن سے صلہ نہ ملتا تو کسی دوسرے مدح کا نام قصیدے میں داخل کر دیتے۔ مثلاً ڈکارا لندہ دلہوی نے غالب پر جو الزام لگائے ہیں ان  
میں سے ایک یہ بھی ہے جس پر شدید خفگی کا اظہار کیا ہے۔

جو کہ غالب قصیدہ لکھنے میں کافی جگہ کاوی سے کام لیتے تھے اس لیے پہلے ہی سے تیاری شروع کر دیتے شال کے  
طور پر رفتہ کو ایک خط (جون ۱۸۵۴ء) میں لکھتے ہیں:-

”بادشاہ کا قصیدہ سارا اور ولی عہد کا قصیدہ بے خاتمہ آگے سے کہہ رکھا تھا۔ اس کا خاتمہ یہ ہزار دقت رمضان  
میں کر لیا اور عید کو دونوں پڑھ دیئے۔“

صاف ظاہر ہے کہ آک لینڈ کے سلسلے میں بھی یونہی ہوا یعنی قصیدہ پہلے لکھ لیا گیا تھا اور آک لینڈ کے دہلی آنے کا انتظار تھا

# مینخانہ آرزو و سرانجام

(غائب کی کلیات شرو و نظم کا اولین مخطوطہ)

## مسلم ضیائی

رسالہ اردو، کراچی، جنوری ۱۹۶۸ء میں غائب کی کلیات فارسی شرو و نظم، ”مینخانہ آرزو و سرانجام“ کے عنوان سے میں نے ایک مضمون میں انجمن ترقی اردو، کراچی کے محضو نہ خطی نسخے کو غائب کی کلیات شرو و نظم کا قدیم ترین نسخہ قرار دیا تھا۔ اس مضمون کے ساتھ مذکورہ کلیات کے پہلے اور آخری صفحے کا فوٹو بھی شائع ہوا ہے اس کے ترقی کے عبارت حسب ذیل ہے۔

”دیوان صاحب مرحومہ معانی و بحر بیکرانہ سخندان، اسد اللہ خان کہ متخلص بہ غائب است، بدستخط حقیر فقیر محمد عالم ولایتی، برائے خدام والا مقام، مولوی صاحب حبیل اشانی والا مناقب مولوی..... (باتمام انجامید)“

تحریر بتاریخ دوم شعبان روز جمعہ ۱۲۵۳ھ ہجری

نقوش، غائب نمبر (۱۹۶۹ء) صفحہ ۳۹۴ پر کرمی جناب امتیاز علی عرشی صاحب نے اس کی قدامت پر شبہ ظاہر کرتے ہوئے

تحریر فرمایا ہے۔

”کتاب خانہ انجمن ترقی اردو، کراچی میں ایک مخطوطہ دیوان محفوظ ہے۔ اس پر ایک تفصیلی مقالہ جناب مسلم ضیائی صاحب نے رسالہ اردو و جنوری ۱۹۶۸ء میں تحریر فرمایا ہے۔ اس نسخے کے ترقی کے میں ۱۲۵۳ شعبان ۱۲۵۳ء تاریخ ختم بتائی گئی ہے، اگر یہ تاریخ درست ہو تو مذکورہ بالا نسخہ دیوان فارسی کا قدیم ترین مخطوطہ تسلیم کیا جائے گا۔ گزیری نظر میں یہ تاریخ بعد کو بڑھائی گئی ہے کیونکہ خاتمہ کتاب ”باتمام انجامید“ پر تمام ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد تاریخ کا اضافہ بے جواز سی بات ہے۔

اس خیال کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ خود مسلم ضیائی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں لارڈ آگ لینڈ کی مدین کا وہ قصبہ متن میں موجود ہے جو اواخر دسمبر ۱۸۳۷ء اور اواخر رمضان ۱۲۵۳ء کو کھنڈا گیا۔ ظاہر ہے کہ جو قصبہ رمضان کے آخر میں تصنیف ہوا جو وہ ۱۰ شعبان کے لکھے ہوئے نسخے میں کیسے جگہ پا سکتا ہے؟“

ظاہر عرشی صاحب کا مذکورہ اعتراض درست معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ غائب نے یہ قصبہ ۲۵ دسمبر ۱۸۳۷ء کو آگ لینڈ کی خدمت میں پیش کیا اس کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

خاتمہ سال و ماہ چہرہ بہشت آبشست  
کارگر روز و شب نقش و سمر گرفت  
رفت جو بیکرانہ بہشت حدودی و بہشت  
معجزہ عیسیٰ تازی اند سر گرفت

”ایں نعمت الہی بے بہارا بصرف بہائے قلیل یعنی مبلغ دود روپیہ

معرفت جیون در ملکیت خود آورد

محمد اسد اللہ غالب قلم خاص ۱۲۸۴ھ ہجری

مہر چوکور شیخ محمد اسد اللہ غالب صدیقی، حنفی، موی، الہ آبادی بن نصیر الدین بن امان اللہ  
بن کرنیل فرحت علی خان

اب اس مہر اور تحریر کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ غنیۃ الطالبین پر غالب والی تحریر دراصل غالب الہ آبادی کی ہی ہے غالب دہلوی کی نہیں۔ غنیۃ الطالبین پر شیخ نصیر الدین کا نام دراصل غالب الہ آبادی کے والد کا نام ہے۔

غالب کی یہ تحریر ”ایں نعمت الہی بے بہارا بصرف بہائے قلیل“ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ غالب یقیناً صاحبِ علم و فضل تھے۔ ان کے کلام کے بارے میں مزید معلومات کی کوشش کر رہا ہوں امکان ہے کہ اسے بجٹیش کر سکوں گا۔

مذکورہ تحریر میں جیون خان ”کا نام آتا ہے جیون خان کٹرا میں کوئی سرکاری عہدہ دار تھے اور شیخ نصیر الدین کے خسر تھے جن کی بیٹی فرید النساء ان کو منسوب تھیں اور ان کے کوئی اولاد نہین پیدا نہیں ہوئی۔

غالب دہلوی نے اپنے نام کے ساتھ درج کیا ہے دوسری بات یہ بھی ہے کہ غالب نے خال خال اپنے نام کے ساتھ ”محمد“ لکھا ہے اور آخری عمر میں تو قریب قریب ترک کر دیا تھا جیسا کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کو تفتہ کو اپنے خط میں لکھا ہے کہ لفظ ”محمد“ کو ان کے نام سے خارج سمجھا جائے وہ اس طرح ہے۔

”سنو صاحب، لفظ مبارک م، حا، میم، وال، اس کے ہر حرف پر میری جان نثار ہے مگر

چونکہ یہاں سے ولایت تک حکام کے ہاں سے یہ لفظ یعنی ”محمد اسد اللہ خاں“ نہیں

لکھا جاتا میں نے بھی موقوف کر دیا ہے“ (خطوط غالب مرتبہ غلام رسول مہر ص ۱۶۲)

ایک دوسرے بھی غالب الہ آبادی ہوتے ہیں جو ان سے پہلے تھے ان کے بارے میں تذکرہ بے نظیر میں ذیل کی عبارت

درج ہے۔

”غالب۔ شیخ اسد اللہ دختر زادہ شیخ محمد افضل الہ آبادی ویرادر خالہ زادہ شیخ محمد زائر است

ودر سنہ ثلث و ثلثین و ما و الف بہ عالم قدس خرامید۔“

اس لیے ان کا بھی ذکر کر دینا مناسب تھا کہ مبادا کسی کو غلط فہمی نہ ہو جائے کہ دونوں ایک ہی ہیں۔

امید ہے کہ مذکورہ بالا حقائق غالب دہلوی اور غالب الہ آبادی میں تمیز پیدا کرنے کے لیے قارئین کو مطمئن کر سکیں گے۔

اور غنیۃ الطالبین کے حاشیے پر غالب کی تحریر سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے گا۔

کس صفو اول "حسن حسین"  
جس کے اوپر ہی جانب غالب الہ آبادی کی تحریر ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عُدَّةٌ لِلْقَائِمَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

وَسَلِّمْ قَالَ الْفَقِيرُ الضَّعِيفُ الْكَافِرُ

الْمُنْقَطِعُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الرَّاجِي مِنْ

”ع۔ گفتمآلب سال فوشس غفبذ (غفرہ سے سال وفات نکتا ہے)

پھر ۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کے دن انہوں نے لکھا ہے۔ جلد حصن حصین واسطے طیاری دائم علی کو دی گئی۔  
حسن اتفاق سے وہ جلد حصن حصین مجھے مل گئی جو انہوں نے دائم علی (جلد ساز) کو دی تھی اور اس پر نمائندہ نے اپنے  
ہاتھ سے ذیل کی عبارت درج کی ہے اور ان کی خوبصورت مہر بھی ثبت ہے جس کا عکس ملاحظہ ہو ساتھ ہی ساتھ ”حصن حصین“ کا  
پہلا صفحہ بھی۔ جس کے اوپری جانب عبارت ذیل ہے۔

عکس تحریر نمائندہ آبادی



ازان و فیروز

ازان و فیروز  
ازان و فیروز  
ازان و فیروز  
ازان و فیروز  
ازان و فیروز

لے ”حصن حصین“ دو عاؤں کی کتاب عربی زبان میں ہے یہ قلمی نسخہ فارسی ترجمے کے ساتھ ہے جو تین سو سال قدیم ہو گا نہایت اچھی حالت میں ہے  
آپتہ میں کتاب کا نام درست ہے اور یہ سال کتابت کتاب کا عکس اصل سائز کے برابر ہے۔

- ۱- تحریر ہمدی علی عفی عنہ ابن اُخت جناب شیخ ظہور علی صاحب مالک این کتاب دایم اقبالہم و زادہ چشمہم۔
- ۲- ہمدی علی عفا عنہ اللہ جبرائیل و ہدایہ صراطاً مستقیماً
- ۳- ہمدی علی -

ان چیز صفت پر کہیں بھی غالب کا نام درج نہیں ہے تحریرہ تو صاف ظاہر کر رہا ہے کہ تمام تر تحریر (مولانا) ہمدی علی کی ہے اور انہوں نے بھی اس مشہور اور متنازع فیہ مسئلے پر اپنا حاشیہ درج کر دیا ہے۔  
 حاشیے پر غالب کا نام و دستخط نہ ہونے کے علاوہ یہ غالب کی تحریر سے قطعاً مشابہ بھی نہیں ہے علاوہ ازیں غالب کا زہد مشرب ہونا تو ایک مسلمہ حقیقت ہے وہ ہمیشہ مذہبی تنازعوں سے دور رہے غالب کو ایسے دقیق اور اختلافی مسائل سے کوئی مڑکار نہ تھا۔  
 اس کتاب کے اخیر میں جو عبارت درج ہے وہی اس غلط فہمی کا سبب بنی ہے تعجب ہے کہ حاشیہ نگار نے ۶ صفحوں پر تین جگہ اپنا نام ہمدی علی لکھ دیا پھر بھی اسے غالب کی تحریر شمار کیا گیا۔  
 آخری صفحہ پر ”خریدہ کردہ شیخ نصیر الدین صاحب در ۱۲۵۵ھ ہجری“  
 ”محمد اسد اللہ غالب بقلم خاص“ درج ہے۔

”محمد اسد اللہ غالب بقلم خاص“ دراصل یہی غالب الہ آبادی ہیں جس کے اثبات میں ذیل کی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔  
 شیخ نصیر الدین کے بیٹے محمد اسد اللہ غالب تھے شیخ نصیر الدین الہ آباد کے رؤسائیں سے تھے اور الہ آباد کے مصنفات ہیں ان کی زندگی ہی ایک بڑے علاقے پر مشتمل تھی ان کا مکان قصبہ سواکھ ضلع الہ آباد میں ”لداؤ“ کے نام سے مشہور ہے جس کا تاریخی نام ”خوشید منزلہ“ ہے ۱۸۵۷ء کی بغاوت میں شیخ نصیر الدین وغیرہ نے باغیوں کے ایصال میں کافی سرگرمی دکھائی تھی اور انگریزوں کی یہی خواہی میں سبقت لے گئے یہی وجہ تھی کہ ان کے خاندان پر دستور زمانہ کے مطابق نواز شہانے فزنگ کی بارش ہوئی شیخ نصیر الدین کا انتقال ۱۸۹۶ء میں ہوا اور ان کی زندگی ہی میں محمد اسد اللہ غالب کا انتقال ۱۸۹۶ء میں ہو گیا تھا۔

محمد اسد اللہ غالب کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۸ء ہے جیسا کہ ان کے خاندان کے ریٹر پیدائش و فوت میں درج ہے اسد اللہ غالب عربی و فارسی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے اور شعر بھی کہتے تھے ایسا کہا جاتا ہے کہ شیخ نصیر الدین کی عظمت و جاہ کو دوبالا کرنے میں ان کا بڑا ہاتھ تھا بڑے مدبر اور نباض وقت تھے۔

ان کی ذاتی ڈائری میں بعض واقعات مختصر درج ہیں ذیل کا مصرع ان کے شاعر ہونے کی دلالت کرتا ہے۔ جہاں انہوں نے اپنے ایک عزیز علی بخش کے انتقال پر کہا ہے۔

ڈائری میں درج ہے -

”علی بخش بعارضہ میضہ قضا عودہ غفرہ ۱۲۸۵ھ“

لے فروغ اُردو کے غالب نیز میں بھی اس کا عکس پیش کیا گیا ہے جو کہ غالب دہلوی کی تحریر نہیں ہے بلکہ غالب الہ آبادی کی ہے۔





# غالب اور غنیۃ الطالبین

(اور غنیۃ الطالبین کے حاشیے پر غالب دہلوی کی تحریر سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ)  
جلال الدین

غالب کے ہم عصر اور ان سے عمر میں خور و مال محمد اسد اللہ غالب الہ آبادی بھی ہوئے ہیں جن کے متعلق ساری باتیں حال ہی میں معلوم ہوئی ہیں اور نام کی اس مماثلت کی وجہ سے ایک دلچسپ غلط فہمی بھی اردو ادب میں بکھڑا رہی ہے لازم ہے کہ اس غلط فہمی کو دور کیا جائے اور حقائق کو پیش کیا جائے۔

غالب کی شخصیت اور کلام کے ہر گوشہ کی جو چھان بین کی جا رہی ہے وہ لائق تحسین ہے آج تک اردو کے کسی ادیب و شاعر کی بین الاقوامی پذیرائی اس قدر نہیں ہوئی تھی غالب کی۔ ہر صاحب قلم غالب کے بارے میں کچھ نئی بات کہنے کا خواہاں نظر آتا ہے۔ وسطی ۱۹۶۸ء میں نائین نیوز ایجنسی کے حوالے سے ایک خبر اردو دہندگی کے اخباروں میں شائع ہوئی تھی کہ ”تقویتہ الایمان“ صنفہ شاہ السلیل شہید کے قلمی نسخہ پر غالب کی ایک ہر اور تحریر ہے اور یہ نسخہ کانپور میں کسی صاحب کے پاس موجود ہے۔ میں اس سلسلے میں چند ماہ قبل کانپور گیا اور مقامی اہل علم حضرات سے ملاخبروں کے ذریعہ میں گیارہویں ایجنسی کے نائندہ سے ملاکر یہ نہ معلوم ہو گیا کہ وہ نسخہ کہاں پر ہے (اگر کسی صاحب کو اس کے بارے میں اطلاع ہو تو برائے کرم مطلع فرمائیں) بعض حضرات نے مجھے مولانا خیر بہاروی سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا لہذا میں ان کا بیان حاصل کرنے کے لیے ۲۲ فروری ۱۹۶۹ء کو مقبول احمد لاری لکھنؤ کے دولت گدہ پر حاضر ہوا تو مرئی معلومات میں کافی اثناء ہوا، مولانا خیر صاحب نے اپنے مضامین دکھائے اور خاص طور پر وہ مضمون جو ”غالب اور بنارس“ کے عنوان سے نیا دور لکھنؤ اپریل ۱۹۶۲ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے قبلہ خیر صاحب نے بڑی تفصیل سے غالب کے قیام بنارس کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی ساتھ غنی الطالبین (غنیۃ الطالبین) کے حاشیے پر غالب کی تحریر کا عکس بھی دکھایا جو ان کے مضمون کے ساتھ نیا دور میں شائع ہوا ہے غنیۃ الطالبین کے چند صفحات پر غالب سے منسوب تحریر بھی حاشیے پر درج ہے (جو تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ غالب کا حاشیہ نہیں ہے) اور جس کی تفصیل آگے پیش ہے) اس کتاب کے خاتمہ پر ذیل کی عبارت درج ہے :

”خیر گدہ شیخ نصیر الدین صاحب در ۱۲۷۵ھ ہجری“  
”محمد اسد اللہ غالب بقلم خاص“

لہذا اس مضمون میں غنیۃ الطالبین کا نام غنی الطالبین غلط درج کر دیا گیا ہے اور پھر غلطی مسلسل دو سرے سال میں چھپ رہی ہے نیا دور کے حالیہ غالب نمبر کے آخری صفحہ پر اور فروغ اردو کے غالب نمبر میں جو غنیۃ الطالبین کے پیش میں ان پر کبھی غنی الطالبین درج ہے حالانکہ غنیۃ الطالبین شاہ عبدالقادر جیلانی کی مشہور تصنیف ہے۔

شروع میں شل بہم ، کلیاتِ نثر میں محذوف ہے۔

۱۴ "نامہ نگار" کی جگہ کلیاتِ نثر میں غالب سخن گزار "کافقرہ" شامل ہے۔

۱۵ اس عبارت کی جگہ کلیاتِ نثر میں یہ تحریر ہے: "مگر متن دہر سٹ کے کہ در شدت خندہ از چشم کشاید گر متن دارد و شاگردان نہیں پست پایہ بلند نام کہ خود"

۱۶ اس عبارت کی بجائے کلیاتِ نثر میں صرف یہ درج ہے: "یک شہر باشد"

۱۷ کلیاتِ نثر میں الفاظ کی ترتیب یہ ہے: "نامہ و خامہ"

۱۸ کلیاتِ نثر میں بجائے "دہرم" ، "دہر باشد" لکھا ہے۔

۱۹ کلیاتِ نثر میں یہ عبارت محذوف ہے، کیونکہ اوپر آچکی ہے (دیکھئے ۱۷)۔

۲۰ کلیاتِ نثر میں یہ پوری عبارت اس طرح ہے: "بشنن نثر پارسی زبان آئین من نیست نامہ بایک دست بہ اردو نوشتہ میشود"

۲۱ کلیاتِ نثر، اضافیوں ہے۔ "خواجہ روشن فرخ اثر حق پرست"

۲۲ کلیاتِ نثر، اور انشائے نور چشم، دونوں میں بجائے "سخن شناس" ، "حق شناس" درج ہے۔ لیکن کلیاتِ نثر میں "بلند پایہ" محذوف ہے۔

۲۳ کلیاتِ نثر میں ترتیبِ لفظی اس طرح ہے۔ "در پارسی زبان نام آں ہمہ دان نامہ نواید"

۲۴ کلیاتِ نثر میں یہ عبارت محذوف ہے۔

۲۵ کلیاتِ نثر میں "بخواندن" پر یہ اضافہ ہے: "اگر بخواندن از دہر سٹودن"

۲۶ کلیاتِ نثر میں یہ تاریخ اور دن تحریر نہیں ہے۔

و نیز و فرائی ای ستائش دادند نام نگار را بسا و دستا ند که سواد مردم چشم گز گز آمان نشد و در سیه خیمه سید اسی دل میبہاند نیز بگ روزگار  
 و در بگ گز ستنی ست پست پائی جان پایہ کہ از فرومانگی خاک نشین کیشہرم و بلند نامی بدان اندازہ کہ بمیانجیگی خاصہ و نامہ روشناس  
 اعیان و ہرم حاشا کہ این چنینی پست پایہ بلند نامہ جز من در دہر تو آن یافت از دیر باز بہ نظر و نشر یعنی گرام نظم ترا ہی پادسی و خواہی ایہ دو  
 خواہے مست فرا موش نامہ در پارسی نوشتن نیز آئین نمائندہ ہر چہ نوشتہ میشود یک دست در اردو دست ایک خواہجہ مستی ہر مست  
 سخن شناس بلند پایہ مولانا عباس کہ ہم ازاں گزودہ پر شکوہ مست کہ با من بزبان قلم راہ سخن کشودہ اندازد محبوبال فرمان فرستاد کہ غالب  
 فرسودہ رواں بنام آن ہمہ دان نامہ و پارسی زبان نویسہ - یارب ای فرمان چون بجا آرم و در راہ چہ نویسیم بارے نرا تو انانی نیان بکہ  
 از اثر رواں آن فرمان جنبش خامہ لفظی چند کہ تجزائے نیز زود بروے درق فردر کینت تا آن درق ہم بچیدہ سوے کار فرما رواں داشتہ آمد  
 چشما داشت اکہ برگ سبز از درویش بہ تحفگی پذیرفتہ آید نگاشستہ نہ شنبہ و چہارم ربیع الاول رستاخیز۔

(یہ خط یہاں مولانا عباس رفعت کی قلمی تصنیف "فردیدہ" کے میضد سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ  
 مبینہ ۱۲۹۰ھ میں تیار کیا گیا ہے اور یہ خط غالب پر ایک مختصر نوٹ کے ساتھ صفحات ۵۲ و ۵۳  
 پر درج ہے۔ یہی متن دو جگہ معمول فرق کے ساتھ یاد محمد خاں شوکت کے نام سے مطبعہ - انشائے  
 نور چشم (مطبع نظامی کراچی ۱۲۸۹ھ) میں شامل ہے (صفحات ۵۱ و ۵۲)۔ اسی تصنیف میں  
 رئیس ٹوبک کے نام ایک منظوم خط بھی نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں خطوں کے ساتھ یہ نوٹ درج ہے  
 "چند سال وفات سے پہلے میرزا صاحب نے خطوط اردو میں لکھنا اختیار کیا تھا۔ مولانا محمد عباس  
 رفعت نے محبوبال سے مرزا صاحب کو لکھا کہ میں فارسی عنایت نامہ کا شائق ہوں۔ جناب مرحوم خاں  
 کو خط فارسی تحریر فرمایا جو کہ ہر دو خط منظوم و منثور کلیات دیران و انشائے جناب موصوف میں میری  
 نظر سے نہیں گزرے اور وہ میرے پاس موجود تھے میرا دا شاعت کلام استاد و استفادہ ادبائے نقاد  
 محقر العباد نے تبرکاً اسے اپنی انشائیں رقم کیے (صفحہ ۴۷ و ۴۸) مولانا رفعت کی نقل اور  
 "کلیاتِ نثر غالب" اور "انشائے نور چشم" میں شامل اس خط کی عبارتوں میں جو فرق ہے، وہ  
 درج ذیل ہے۔ سب سے اہم، خط کی تاریخ ہے جو کلیاتِ نثر غالب، میں درج نہیں کی گئی۔

۱۔ راہ کلیاتِ نثر غالب، میں محذوف ہے۔

۲۔ جمع کی بجائے کلیاتِ نثر، میں "گروہ" درج ہے۔

۳۔ کلیاتِ نثر، میں "بہر ہنگام ہر کی" تحریر ہے۔

۴۔ کلیاتِ نثر، میں یہ عبارت محذوف ہے۔

۵۔ "دارد" کی بجائے کلیاتِ نثر، میں "میرود" تحریر ہے

۶۔ یہ پوری عبارت انشائے نور چشم، میں محذوف ہے۔ آخر میں "دارد" کی بجائے کلیاتِ نثر، میں "میرود" درج ہے اور۔

نکرد و چہ انگین حق است کہ بعزم مضمر نسبت تلمذ کہ از دیر باز نشر گزارد سینہ نیار نگینہ ست از زانی نہ نمودن اچار و ریں نہ دزدانہ کہ جادہ  
آمد و شد نامہا و چیار پیامہا و طوی دوران افتادہ مخلص چشمہ است افزود کہ بہ پرس و جوی زبان خامہ و نامہ عیبی ہنکامہ زیر بارہ فراوان  
منت و انتہات گرد و چند حروف کج مچ و راکز تہ دل بساحل زبان رسیدہ پیش کش آن نقش بندہ نگار خانہ زند و پازند کند تا بہ نقش مصالح  
تازہ گیرد و رفتی بے اندازہ دریا بد کہ اگر از بساط نزدیکی دورم از قرب خطاب و کتاب چرا در باشم اما خرامش ایب آزد و از قوت بفعول  
حوالہ بدستوری آل دستور دانائے شہرستان سمنور لیت کہ امر و زبا پرش دیدار فارستان ہندوستان در کل زمین ایران بکہ تمام جہان نیز نظیر  
صاحب افشان نمی ہند چہ داؤد و بخت باشد کہ سر نیاز بایں آستان امتیاز نفع سایہ یکدام و کد ام و ژم طالع بود کہ رتبہ شناسی ایں دولت  
نکردہ اند حصول انتساب آن جان سخن دین معنی باز آیند و خوش اللہ بر ہمیں دایمہ تلمذ کہ اذان افرادان امتیاز در اقران توقع دارم بہ پست  
ہست کہ از طالع بیدار خود برخوردارم و چہ ستائش ہست کہ بخت سازگار را بگفتہ ام ہاں ہاں چندان مخمزدش کہ بار خاطر  
گردی و چنان منال کہ سبک شوے ایں بس است کہ ایں گزارش زود و پیایہ پذیرائی رسد و پوزشی سنگ راہ آں گردہ آدمی من ہمیں اصلاح  
دوسرہ مسودہ را کہ اذان افسر ساسانیان حبسہ ام سرمایہ ہزار نازد امتیاز خودم شناختہ ام - فرد -

فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

د از آنجا و شہور سال الملک لمن غلب بہنگام ہوش پر دازی زمانہ بیگانگی یگانہ بود و دگر گرای نامہ مغاخرت کوئیں اند و تم ایر و نکہ از  
جان و تن آسودگی ست ندانم تا پچندین نگارین نامہا پائے رفعت بفرق فرقہاں گزارم و سعادت یاب نشاتین گردم و کیف کہ قطرہ  
آغوش پرورده دریا ست و مورد نظر کردہ سلیمان - فرد -

بگزم بہ خاطر پاک تو باک نیست خاشاک بین کہ بر دل دریا گزر کند

دیگر آزدوئے ایں سراپا چہ تو آن ست کہ بزودترین اوقات پاسخ ایں نامہ در حیب و کنار ہمیند و از نگرانی ہائی جا بگل کناؤ  
عزیزیند - شعر -

جہاں از صفات تو پر نور باد زمین از درت بیت معمور باد

یہ دونوں خطوط ایک بلا عنوان مجموعہ رقعات میں شامل ہیں جو کہ رفعت کا قلمی ہے۔ پہلا خط صفحات ۱۵ تا ۱۶ پر اور دوسرا صفحات ۹۸ تا ۱۰۲ پر درج ہے۔ یہ قلمی مجموعہ رقعات بھوپال میں جناب محمد اسماعیل صاحب کے کتاب گھر میں محفوظ ہے اور رفعت کی ایک اور قلمی تصنیف ”نور دیدہ“ کے مسودہ کے ساتھ مجلد ہے۔

مکتوب غالب بنام محمد عباس رفعت

والا بزدان بہت دلدرد آفریں را کہ گماشتن و خورش و فرستادن مشر از آلائی اوست بے مرنیاش دآدندہ گرامی منشور ہما  
ہمایوں و خورش را کہ پس از دے ازال دہ و دود پیرہ و خورش کہ باز پس آن جمع با خداوند نام انبازی دار و ہر یک بہر ہنگام بجای  
اوست بے اندازہ ستائش غالب سخن گنازیچ منکار اگر دریں مردہ دلی سوسے کلک و کاغذ گرایش وارد ہم بین توانائی آن نیایش

راوسلایہ اجابت مدعا شائستہ بحضرت استاذ شرفائے نامی ملاذمخسوران گرامی سلطان دوم فصاحت خاقان چین بلاغت شایانہ ایران  
مختوری امام صنعائے مین معنی گستری خسرو اصغر بیان و معانی کسری دامن بدائع میانی جمشید درمیکہ نادر خیالی کیمتباد اورنگ جادوئی  
خاقانی شروان مکملت یابی ثانی ظہیر فاریابی سخن پنج معانی پناہ سوم مہر دہا مطلوب ہر طلب حضرت اسد اللہ الغالب با صد ہزار فردی و  
نیاز سگالی عرض پرداز مست دیرست کہ فرمان التفات عنوان بلجوبی دور وستان شکستہ بال فرید و خاطر ارادت اتنا بجزوئے نظار  
نامہ بحر کارسان ششم ہندوستان آخر کار بگو ناگوں درد آرمیدہ

بجستہ خبر جانم از دریچہ گوشت زمان زمان بسر راہ کاروان آید

حیف است کہ چہرین غاشیہ بردار تلمذہ با چندین مریہ نیاز این قدر حریت فراموشی باشد و بجائے مردمان دلربائے سخن  
عالم عالم غم خزان راہم آغوش خویش بنید سرست گردم چہ می شود۔ اگر گاہ گاہ بنوازش ناہائے عطوفت ضحون و توقیعات ہر مشون  
منت پذیر ہنیش خامہ عیسوی ہنگامہ انم و خود را بغیض بخت رسا بر خور دار و یاس کہنہ را با تماشائے تو بکمانہ دوام دیوان قصائد و غزل و  
نثر نیم روز و پنج آہنگ و دستوبکہ مطالع بلبغش مطالع مہر میرا اعتبار اندو کلاہ گوشہ معافرت بہر مہر مزیلہ افزا شتند و مختوران ہند ایران  
دیا و بگرد آوری آن ریزائے جواہر زواہر ایہ حیات و قوت روان پنداشتند از دستہ کماہہ بازوئے این گمترین شاگردان مست و شوق  
گل گشت چین منشور منظوم تانہ و نورستہ طبع آن مطلع العلوم کہ بنور جلوت یوسفی شان جہانیان را عشق زلیخا دار و روزی نکرده است دل  
اخلاص منزل سخت بے تاب مست زہے سعادت طالع کہ استاد شفیق بار معائنہ منت ہند و افتادہ روزگار را امتیاز و عزت دہد

(۲)

بجناب میرزا غالب دہلوی رقم یافت۔

فردا بر آسمان چہارم سیح ہمازت تبسمے ز تو بہر علاج میخوابد

کلاہ گوشہ نازش بہ بقیتمین سپہری شکم کہ امر و آرزو مند نامہ نگاری بجناب ساسان ششم محل زمین ہندوستان بودہ ام  
نے نے غلط بلکہ پیچ جہہ ہائی سر نیاز و شکستگی بر آستان فیض نشان شہر یار بجم خداوند تیغ و قلم قیصر دوم معنی طرازی۔ خاقان چین مکملت پردازی  
بہر بگی استواری کردہ ام بان کورنش مہر از ذرہ و ستایش دریا از قطرہ شگفت نیست کہ فروز باصل و جزو بکل آویزشی دلدادہ ہر چند مختصر و خواہ  
باشد روزگار نیست کہ آوازہ شیعہ نگاری آن مزا جہان سخن و شہرہ سحر کادی آن جادو طراز سامری فی آفاقہ مکمل کلاہ افتادگان نزدیکی  
طلب مست این طالع بیدار کجا کہ با تدمیر خفہ بساند و زمانہ سازگار کہ در در را بدرمان رسا غنا از آنجا کہ یہیج کس را با بخت سرستیزہ  
ناباشد آرزوی روز افزون زیارت سرا با سود مہنوز در دلم ہنیش خزان مست این قدر مست کہ سواد بر گرفت از دریمتہ خامہ موسوی ہنگامہ  
آن جہان پہلوان میدان سخن در آن غیبت ضروری جان شمیمہ و دل درد آرمیدہ را ذائقہ نزدیکی و لذت حضور می بخندہ خاصہ  
نامہ نگارین درین قرب زمان جہان افروز گشتہ چہہ سر تہمت کہ با الفاظ شیریں و حروف تمکین خودش ارمان نیاز کردہ دل دوستی منزل

# غالب کے نام دو غیر مطبوعہ خطوط

ڈاکٹر سید حامد حسین

”کیلیاتِ نثر غالب“ میں غالب کا ایک خط مولانا محمد عباس مجہوپال کے نام شامل ہے۔ مولانا محمد عباس (۱۸۳۶-۱۸۹۷) رفعت تخلص کرتے تھے۔ فارسی اور اردو نثر میں انہوں نے کئی کتابیں تصنیف کیں۔ فارسی نظم میں، کہا جاتا ہے، غالب سے مشورہ کیا۔ اردو کلام کا بھی ایک دیوان مرتب کر لیا تھا، لیکن بعد میں اسے تالاب میں غرق کر دیا۔ ملک رام صاحب نے ”تاریخ غالب“ میں ان کے بارے میں ایک تفصیلی نوٹ شامل کیا ہے۔ (صفحات ۱۲۵ تا ۱۲۶) جناب نادیم سیتاپوری نے اپنی تصنیف ”غالب نام آورم“ میں غالب کے دو بنام معاصر کے زیر عنوان ایک مضمون میں رفعت کا ذکر کیا ہے۔ (صفحات ۱۲۹ تا ۱۳۶)

”رفعت کے نام غالب کا صرف ایک فارسی خط فارسی مکتوبات میں ملتا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ غالب کے کافی خطوط رفعت کے کتب خانے میں موجود تھے۔ جن کے دیکھنے والے آج بھی زندہ ہیں۔ رفعت کے مرنے کے بعد جب ان کا ترکہ ان کی اولادوں میں تقسیم ہوا تو یہ کتابیں اور نوادرات بھی، اثاثہ البیت کی طرح بانٹ لیے گئے جس کا ایک حصہ تو تلف ہو گیا اور نوادرات کا کافی ذخیرہ حیدر آباد دکن پہنچ گیا۔ مشہور ہے کہ غالب کے یہ خطوط بھی اسی سلسلے میں حیدر آباد دکن پہنچے اور اب وہ کس کے قبضے میں ہیں۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا (ص ۱۳۴)

مقامی طور پر پچھان بین کرنے پر ان روایات کی کوئی تصدیق نہیں ہو سکی، اور نہ رفعت کے باقی ماندہ کاغذات میں سولے اس خط کی نقل کے جو کیلیاتِ نثر میں شامل ہے، غالب کی کسی اور تحریر کا سراغ مل سکا۔ یہ ضرور ہے کہ رفعت نے غالب کے خط کی جو نقل محفوظ کی ہے، اس کی عبارت میں مطبوعہ خط کی عبارت سے بعض مقامات پر خاصا اختلاف ہے۔ بہر حال غالب کے خطوط کی تلاش کے دوران رفعت کے دو ایسے خطوط کی نقلیں بھی دریافت ہوئی ہیں جو غالب کو لکھے گئے تھے، اور ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک خط کے جواب میں غالب نے وہ خط لکھا ہے جو ”کیلیاتِ نثر غالب“ میں موجود ہے۔ ذیل میں رفعت کے دونوں خطوط اور غالب کے خط کی وہ نقل جو رفعت نے محفوظ کی ہے درج ہیں۔

بنام نواب نجم الدولہ و میر الملک مرزا اسد اللہ خاں بہادر نظام جنگ متخلص بجا غالب مشہور مرزا نوشہ دہلوی

حقیقت پرورد عباس مستند گنج شالنگان صراحت و پاس را سرمایہ سعادت و در جہاں انگاشتہ و مجاہدش و گزارش نیاز و نیازش



خوشا جای هر اندوهی فرو گیرد سر آتش  
فروزد هر قدر نیک کار از بدی بماند

لباس آبی خوشی است نه لباس کبودی  
کسب آرد از سودا خانان اغیار

بوی خوشتر از نسیم

مهر خورشید که چرخ

مرغیان خوشی نیستی جز آن که در دست  
چرا که از گشت تو هم کی بود

بوی آید از گلستان  
بوی آید از گلستان

تبار دایمی بشیر از دست غبار

بوی از دست دانی نوی با آفتاب  
بوی با که ماند بر تو نشین آزار

خوشا آوازی که فرو نهد شوق بر بند



وہ صوبہ ہر خود کار ہے خدیو کا طلب

سناج و شکرانہ اور ہر ایک کی دعا پر خیاں

ہر چاہنا ہون نامہ و دار کو ہونا

نہ کن ہے الکی ہے ہر کو کو بام پر ہوس

ختم کیا ہے دھونڈ ہے ہر کو کو مقابلہ

دہ بد ہے ایک نوہار ناز کو تاک ہے ہر نگاہ

جو کی سز ہے بی دھونڈ چٹائی ہر قوس پر ان

ہر دلیں ہے ہر کو کی ہر زمین

غالب ہیں ہر زمین ہر خوش انداز

بہشتی ہیں ہم تہہ طوفان کے جوئے

رہاں کے ہر مسد بینائی در دوم این رہیں میں موسوم بہ کل رعنا و عرض مذاق زبان

ہے جوئے ہر سہار صفت افکاح و بادہ مردار ما از اسحاق کہ زبان ہر مار شاہواز را

ہے جوئے ہر شہ نہاد مروت بھی کشیدہ ام و این اوراق ہر کندہ ز شیرازہ جعبت بی

ہے جوئے ہر سہ فروجیدہ فرہنگان خود درین و سنجیدہ آہنگان خود ولی اندیشہ خود

ہے جوئے ہر سہ بر علی خرم نگینہ و خندنگ سر باکان خلعت و بید باغان عالم فست ہر

عرض سناج نقل اول و باب

مکہستان نگاہ کاسان کے جوئے

جان نذر و غریب عنوان کے جوئے

زلف سیاہ رخ ہر برشان کے جوئے

سری می تہ و شہ فرکان کے جوئے

ہر ز فوج و سب مکستان کے جوئے

بہشتی رہیں تصور جانان کے جوئے

سوز پر بار منت در بان کے جوئے

کل رعنا - بخط غالب کے حصہ اردو کا آخری صفحہ



صفحہ ۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۲ پر اردو اشعار کا یہ انتخاب اس مقطع پر تمام ہوتا ہے :-

غالب ہمیں نہ پیچیر ٹکے چسبہ جو شیش اشک سے  
بیٹھے ہیں جہم تہیت، طوفاں کیے ہوئے

اس شعر (غزل) کے بعد ۵ سطریں فارسی نثر میں ہیں (ملاحظہ کیجیے عکس) اس چند سطری گزیر کے بعد فوراً (اگلے صفحے سے) فارسی اشعار کا انتخاب شروع ہو جاتا ہے جس کا آغاز ”قصیدہ درد درج اشتر ناک سے ہوا ہے (جہتہ فارسی کے ایک صفحے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اشعار فارسی کا یہ انتخاب صفحہ ۶۵ پر ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد بطور خاتمہ غالب کی ایک فارسی نثری تحریر ہے جو صفحہ ۸۳ کی ابتدائی تین سطروں پر تمام ہوتی ہے۔ آخر میں غالب نے بطور تحفہ اپنا نام ”محمد اسد اللہ“ درج کیا ہے۔ اسی صفحے سے خفی ظلم میں ”غوثی بابو“ مخالف شروع ہو جاتی ہے! عکس شائع اشاعت ہے اس کی روایت غوثی کی مروجہ روایت سے مختلف ہے اور اسی صورت میں ہے جس میں وہ ”سمنور ان کلکتہ“ کے سامنے پیش کی گئی تھی۔

”محمد“ کا لفظ ابتداً غالب کا جڑواں اسم تھا لیکن بعد میں یہ موقوف ہوا۔ ۱۸۵۸ء میں تفتہ اور آرام وغیرہ کی زیر نگینانی مطبع منیفہ تھائی، اگر وہ سے غالب کی مشہور کتاب ”دستنبذ“ شائع ہوئی۔ تفتہ نے پوچھا تھا کہ ”دستنبذ کے سرورق پر اسد اللہ خاں“ کے بجائے ”محمد اسد اللہ خاں“ کیوں نہ لکھا جائے؟ غالب جواب میں لکھتے ہیں :-

”سنو صاحب! لفظ مبارک م، ح، م، د (محمد) کے ہر حرف پر میری جان نثار ہے۔ مگر چونکہ وہاں سے ولایت تک حکام کے ہاں یہ لفظ، یعنی ”محمد اسد اللہ خاں“ نہیں لکھا جاتا، میں نے کسی موقوف کو دیا ہے۔“

”گل رعنا“ کے زیر بحث مخطوطے میں ”سراسر محمد“ موجود ہے۔ مولانا امتیاز علی خاں غفری نے اپنے مرتبہ اردو دیوان غالب کے دیباچے میں ”گل رعنا“ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

اس کے حصہ فارسی میں تو صرف منتخب غزلیں درج کی گئی تھیں لیکن ریختہ میں سے دو چار غزلیں لے کر باقی میں سے اچھے اچھے شعر چن لیے تھے۔“

[دیوان غالب اردو، نثر، عرشی، صفحہ ۲۰]

لیکن ”گل رعنا“ کے پیش نظر مخطوطے کے حصہ اردو میں صرف منتخب غزلیں ہیں جب کہ حصہ فارسی، غزل، قصیدے اور غوثی کے اشعار پر مبنی ہے۔

”گل رعنا“ کا یہ مخطوطہ (۱۸۲۸ء)، نثر، حمید یہ (۱۸۲۱ء) اور نثر شیرانی (۱۸۲۶ء) کے بعد اشعار غالب کا تیسرا ترین متن پیش کرتا ہے۔ اب سے ایک سو پچاس سال سے بھی زیادہ پہلے کا لکھا ہوا ہے اور خود غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اس لیے اختلاف نسخ ظاہر کرنے کے لیے بھی اس کی بڑی بنیادی اہمیت ہے۔ یہ محض چند اشارے ہیں۔ اس مخطوطے کا تفصیلی تعارف اخبار کسی اگلی فرست میں پیش کیا جائے گا۔

صاحب کی ملکیت ہے، جنہیں کوئی نصف صدی سے اس نسخے کے ملک کا شرف حاصل ہے اور یہ تبرک انہیں اپنے نانا خواجہ احمد اللہ مرحوم سے ورثے میں ملا۔

”گل رعنا“ کا یہ تلمی نسخہ بخط غالب ہے اور یہ خصوصیت بجائے خود اس نسخے کو دیگر معلوم نسخوں پر امتیاز بخشتی ہے۔ اس مخطوطے کی ایک دوسری وجہ امتیاز یہ بھی ہے کہ اس سے پہلی بار اس انتخاب کی تاریخ معلوم ہوتی ہے جو دیگر نسخہ میں ناقص رہ گئی ہے۔ ”گل رعنا“ کے نسخے خنزور مالک رام میں، مولانا امتیاز علی خاں عرشی کے بقول:-

”سال انتخاب ناقص رہ گیا ہے۔ تاہم یہ یقین ہے کہ وہ قیام کلکتہ کا کارنامہ ہے جو ۴ شعبان ۱۲۴۳ھ (۱۹ فروری ۱۸۲۸ء) سے شروع ہو کر رینج الاول ۱۲۴۵ھ (ستمبر ۱۸۲۹ء) میں ختم ہوا تھا۔“

ذیلوان غالب اردو، نسخہ عرشی، ۱۹۵۸ء صفحہ ۲۱

”گل رعنا“ کے پیش نظر مخطوطے (خنزورہ خواجہ محمد حسن) میں غالب نے دیباچے کے اخیر میں ”غره ربیع الاول ۱۲۴۴ھ کی تاریخ درج کی ہے جو عیسوی ”شب و روز ماہ و سال“ کے مطابق منگل ۱۱ ستمبر ۱۸۲۸ء ہوتی ہے۔ اس طرح ”گل رعنا“ کی تاریخ تالیف پہلی بار سامنے آ رہی ہے اور یہ اطلاع ادب غالب میں قیمتی اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔

”گل رعنا“ کا یہ مخطوط (ایک ورق کے بقدر ناقص الاول) ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ سائز ۸×۴” و شنائی کالی۔ کاغذ عمدہ سفید رہا ہوگا لیکن اب کھنکی کے آثار ظاہر ہیں اور رنگ بادامی سا ہو چکا ہے۔ آخری ۶ صفحات میں بخط شکستہ ”مثنوی باد رعنا“ درج ہے۔ ابتدائی پانچ صفحات میں غالب کا دیباچہ آیا ہے۔ دیباچے کے اخیر میں غره ربیع الاول ۱۲۴۴ھ کی تاریخ ثبت ہے۔ اس صفحے کا نوٹو عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

صفحہ ۶ سے ”یا اسد اللہ غالب“ کا عنوان دے کر اردو اشعار کا انتخاب ہے۔ پہلی غزل، غالب کی وہی معروف غزل ہے جس سے اُن کے اردو دیوان کا آغاز ہوتا ہے:

نقش قریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا  
کاغذی ہے پیسہ ہر پیکر تصویر کا

اے خواجہ محمد حسن صاحب بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں۔ وہ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند کے وقت امرتسر سے ہجرت کیے کے لاہور آئے اور معروف کاروباری زندگی بسر کرنے کے بعد، اب آرام کر رہے ہیں، لیکن ۶۷ برس کی عمر کے باوجود توانائی اور قوت عمل کے اعتبار سے اُن کی زندگی آج کل کے نوجوانوں سے زیادہ بھرپور ہے۔ خواجہ صاحب کے تین صاحبزادے ہیں اور ماٹار اللہ غنوں عملی زندگی میں بڑے کامیاب ہیں۔ سب بڑے تبحر جن مرتبہ، ایڈیٹرز میں ڈیگمکانڈر ہیں، منجملہ خالد حسن، بہت اچھے آرٹسٹ ہیں اور مستقل لندن میں بس گئے ہیں۔ چھوٹے، حسن طاق پاکستان کے مشہور فلم ڈائریکٹر ہیں اور لاہور ہی میں آباد ہیں۔

اے خواجہ احمد اللہ مرحوم، امرتسر میں کثیر کی شالوں کے بہت بڑے سوداگر تھے اور اپنے اس کاروبار کے سلسلے میں اُن کا اکثر دلی آنا جانا رہتا تھا۔ انہوں نے ۱۸۵۰ء اور ۹۰ برس کے درمیان عمر پائی اور ۱۹۱۶ء میں انتقال کیا۔

# نسخہ گل رعنا (بخط غالب)

## سید محین الرحمن

غالب نے کلکتہ کے دوران قیام (۱۸۲۸ء-۱۸۲۹ء) میں مولوی سراج الدین احمد (ایڈیٹر ہفتہ وار فارسی اخبار، آئینہ سکندر، کلکتہ) کی فرمائش پر اپنے اردو اور فارسی کلام کا انتخاب تیار کیا جو ”گل رعنا“ کے نام سے موسوم ہوا۔ ”گل رعنا“ غالب کے اردو اور فارسی کلام کا پہلا انتخاب ہے۔ یہ آج تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہوا اور اب سے کچھ عرصہ پہلے تک قطعی ناپید رہا ہے مولانا حسرت موہانی کے پاس اس کا ایک ناقص حصہ ضرور موجود تھا، جو ان کے کتب خانے کے ساتھ ضائع ہو گیا۔ خوش قسمتی سے ۱۹۵۷ء میں مالک رام صاحب کو گل رعنا کا ایک مکمل نسخہ دستیاب ہوا:

”کانفدولایتی، باریک اور سفید ہے۔ خط معمولی، نستعلیق ہے۔ متن کی روشنائی کالی ہے بتخلص شجرف سے لکھا گیا ہے۔ جدولیں نیلی اور شجرفی ہیں۔“

[دیوان غالب اردو، نسخہ عرشی، علی گڑھ ۱۹۵۸ء صفحہ ۸۲]

حال ہی میں ”گل رعنا“ کے دومز خطقی نسخے میرے علم میں آئے۔ ایک حکیم محمد نبی جمال سویدا صاحب کے ذخیرہ کتب کی زینت ہے۔ کاتب مجہول الاسم ہے۔ قرآن کہتے ہیں کہ اس کی کتابت بہر طور معاصر ہے، لیکن یہ نسخہ نامکمل رہ گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھے جانے کے دوران میں کوئی افتاد پیش آئی اور کاتب نے اسے ادھیچ بھی میں چھوڑ دیا اور پھر اسے مکمل کرنے کی نوبت آئی۔ یہاں ”گل رعنا“ کے ایک دوسرے اہم تراور ناو و نایاب مخطوطے کی نشاندہی کی جاتی ہے جو خود غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اس اعتبار سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہ بے بہا نسخہ محترم شیخ خواجہ محمد حسن

لے اس ضمن میں مروج کیجئے:

۱۔ ضمیمہ دیوان غالب مع شرح، حسرت موہانی، ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۱

۲۔ غالب، غلام رسول تہر، طبع چہارم صفحہ ۳۸۳

۳۔ دیوان غالب، نسخہ عرشی، صفحہ ۲۰ و بعد

۴۔ مالک رام، نگار، لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء صفحہ ۲۴

لے اس مخطوطے کے حصہ فارسی کے تعارف میں مالک رام صاحب رسالہ نگار، لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء میں ایک تفصیلی مضمون لکھ چکے ہیں۔ حصہ اردو کے تعارف پر بی بی مالک رام صاحب ہی کا قیمتی مضمون ”نذر ذکر“، دہلی ۱۹۶۸ء میں شامل ہے۔

اختر سوختہ قیس سے نسبت دیجیے      خالِ مشکینِ رُخِ دل کشِ سیلا کیے  
 حجرِ الاسودِ دیوارِ حرم کیجیے      نافہ آمیزے بیابانِ فتن کا کیے  
 وضع میں اس کو اگر سمجھیے تافِ تریاق      رنگ میں سبزہ نازِ خیمہ میسا کیے  
 صومے میں اسے ٹھہرائیے گمِ نہرِ نماز      میکہ سے میں اسے خشتِ ثَم پہنایا کیے  
 کیوں اسے قفلِ درگنجِ محبت لکھیے؟      کیوں اسے نقطہ پر کارِ تمنا کیے؟  
 کیوں اسے گوہرِ نایابِ تصور کیجیے؟      کیوں اسے مردِ مکہ دیدہ عطا کیے؟  
 کیوں اسے تکریمِ پیرا ہن سیلا کیجیے؟      کیوں اسے نقشِ پئے ناقہ سلا کیے؟  
 بندہ پروردگار کے کعبہ دست کو دل کیجیے       
 اور اس بچنی سپاہی کو سودا کیجیے

### تمام شد

مشکل ہے زبیسِ کلامِ میرا، اسے دل  
 سن سن کے اُسے سنخوردانِ کامل  
 آساں کہنے کی کرتے ہیں فرمائش  
 گویم مشکل، دگر نہ گویم مشکل

کرتا ہوں جمع پھر جگرِ نخت نخت کو  
 پھر دنیج احتیاط سے رکنے کا ہے دم  
 پھر پریشانیِ جرحِ دل کو چلا ہے عشق  
 دل پھر طوافِ کوٹے طاعت کو جائے ہے  
 پھر چاہتا ہوں نامہ دلدار کھولنا  
 مانگے ہے پھر کشتی کو لبِ بام پر ہوں  
 چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو  
 پھر دل میں ہے کہ در پہ کشتی کے پڑے دیں  
 دل دھنڈھٹا ہے پھر وہی فرصتِ رات دن

غالب، ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے

بیٹھے ہیں ہم تہمتِ طوفاں کیے جوتے

تمام شد

کلام مرزا نوشہ متخلص باسد و غالب

قطعہ

ہے جو صاحب کے کف دست پر چکنی کی ڈلی  
 خامہ انگشت بد نماں کہ اسے کیا لکھے  
 ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہیے  
 رحمہ بازو سے شکر فانی خود آرا کہیے  
 وارغ طرفِ جگر عاشقِ شیدا کہیے  
 سرِ پستانِ پری زاد سے مانگ لکھے  
 خاتم دستِ سلیمان کے مشابہ لکھے

لے تمام نسخے "کسو"۔ صرف گلشنِ بیجار" موافق متن ہے۔

لے ق، تا، اور گل کے علاوہ: "جی"

لے تمام نسخے قدح کے علاوہ "کسو"۔ یہ شعر قب میں اگلے شعر کے بعد ہے۔

لے تمام نسخے: "جی"

لے قب: ہے کف دست پر صاحب کے جو چکنی کی ڈلی۔

لے تمام نسخے: "یہ چکنی کی ڈلی۔"

کیوں رتہ قدح کہے ہے زاہد  
مہتی ہے، نہ کچھ عدم ہے، غالب  
تھے ہے، یہ گیس کی تے نہیں ہے  
آخر کو تو کیا ہے، اسے نہیں ہے

مرتے مرنے دیکھنے کی آرزو رہ جائے گی  
وائے! ناکامی کہ اس کا فر کا خنجر تیز ہے

وائے! واں بھی شورِ محشر نے زدم لینے دیا  
وعدہ آنے کا وفا کیجیے یہ کیا انداز ہے  
سے گیا تھا گور میں ذوقِ تن آسانی مجھے  
تم نے کیوں سوچنی ہے میرے گھر کی بانی مجھے

خدایا، جذبہ دل کی مگر تاشیر اٹھی ہے  
قیامت ہے کہ ہرے مدعی کا ہم سفر، غالب  
کہ جتنا کھینچتا ہوں، اد کھینچتا جاٹے ہے مجھ سے  
وہ کا فر جو خدا کو بھی نہ سوچتا جاٹے ہے مجھ سے

رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے  
کہتا ہے کون نالہ بلبس کو بے اثر؟  
دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہو گئے  
پر دے میں لاکھ گل کے جگر چاک ہو گئے  
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھاتے تھے مجھے  
دیکھوں، اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے

لبِ ملی کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی  
قیامت، گشتہ ریل تباں کا خواب نگلیں ہے

تجّ آپڑی ہے وعدہ دلدار کی مجھے  
ہوں میں بھی تماشائی نیرنگِ منت  
وہ آوے، یا نہ آوے، یہاں انتظار ہے  
مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی برآوے

غائب، برانہ مان جو واعظ بُرا کہے  
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

مُت ہوئی ہے یار کو ہماں کیے ہوئے  
جو شوقِ قدح سے بزمِ چراغاں کیے ہوئے

۱۔ تمام نسخوں میں "اتنے" ہے۔ صرف گلشنِ یار متن کے موافق ہے۔  
۲۔ تمام نسخے: "پر دے میں گل کے لاکھ۔"

۳۔ تمام نسخے: "ہم" یہ سہر کا تب معلوم ہوتا ہے۔

۴۔ تب اور زم میں مصرعوں ہے، زندگی میں تو اٹھاتے تھے وہ محفل سے مجھے۔ باقی نسخوں میں "زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھاتے تھے۔ یہ غزل کروں کہ یہ شعر سب سے پہلے تب ہی میں ملتا ہے۔"



نلے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے جو داں نہ کچھ سکے، سودیاں آکے دم ہوے

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستم گر  
کچھ تجھ کو مزہ بھی مرے آزار میں آوے  
مر جاؤں نہ کیوں رشک ہے جب وہ بن نازک  
آغوشِ غم حلقہ زار میں آوے  
نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی  
امتحان اور بھی باقی ہوا تو یہ کھیا نہ سہی  
ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق  
نوحہ غم ہی سہی، نغمہ شادی نہ سہی

کب وہ سنا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میسر  
چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے یہ اگر چاہیں، تو پھر کیا چاہیے  
چاہئے کو تیرے کیا سمجھا تھا دل بارے، اب اس سے بھی کچھ چاہیے  
سپاکِ مت کر جیسا بے ایام گل کچھ ادھر کا بھی اثار چاہیے  
منہ مرنے پہ جو جس کی امید نا امید اُس کی دیکھا چاہیے  
چاہتے ہیں خود دیو یوں کو اسد آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے  
غافل، ان مہ طلعتوں کے واسطے چاہئے والا بھی اچھا چاہیے

وحشتِ آتشِ دل سے شب تنہائی میں دود کی طرح رہا یہ گریزاں مجھ سے  
اثرِ آبر سے جا دہ صحراے جنوں صورتِ دشتہ نگو ہر ہے چراغاں مجھ سے  
کرے ہے قتل لگاؤ میں تیرا رو دینا تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے  
دیکھا کے جنبش لب ہی مت ام کہیم کو نہ ہے جو بوسہ تو منہ سے کہیں اب تو دے  
پلا دے اوک سے ساتی، جو ہم سے نفرت سے پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے، شرب تو دے

پیش سے میری وقف کشمکش ہر تارِ بستر ہے مرا سرِ رنجِ بالیں ہے، مراقبِ بارِ بستر ہے  
سرِ شکِ سرِ بصرِ ادا دہ نورِ اعینِ دامن ہے دل بے دست دیا آئندہ، برخوردارِ بستر ہے  
خوشا! اقبالِ رنجوری، عیادت کو تم آئے ہو  
فروغِ شمعِ بالیں طالعِ بیدارِ بستر ہے

کیوں بوتے ہیں باغبان تو نے گرباخ گدائے نے نہیں ہے

ہم کوئی ترکب و فدا کرتے ہیں  
ہم بھی تسلیم کی ضرور لیں گے  
ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے  
ہم بھی عشق و محبت ہی ہیں  
بے نیاز ہی توجہ غارت ہی ہیں  
غیر کو تجھ سے محبت ہی ہیں  
یار سے پھیسٹ چلا جاتا ہے، اسد  
مگر نہیں وصل، تو حسرت ہی سہی

میں نامراد دل کی تسلی کو کیا کروں  
گنہگار، اسد، مسرت پیغام یار سے  
دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے  
میں اُسے دیکھوں، بھلا کب مجھ سے دیکھ جائے ہے

غیر کو، یارب، وہ کیونکر متع گستاخی کرے  
مگر حیا بھی آئے ہے اُس کو، تو تر جاتے ہے  
ہو کے عاشق، وہ پری رُخ اور نازک بن گیا  
زنگ گھٹا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جاتے ہے

نقش کو اُس کے مصور پر بھی کیا کیا ناز ہے  
کھینچتا ہے جس قدر، اتنا ہی کچھتا جاتے ہے

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ، غالب  
مگر چہ ہے کس کس برائی سے، وے با این ہمہ  
دیکھنا تقریر کی خوبی کہ جو اُس نے کہا  
وہ بادۂ شبانہ کی سرستیاں کہاں  
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آتی ہے  
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے  
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے  
اُٹھے بس اب کہ لذت خواب سحرگئی

پھر اُسی بے وفا پہ مرتے ہیں  
بچر دے بے سبب نہیں، غالب  
پھر وہی زندگی ہمارے ہی ہے  
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ہوئی ہے مانعِ ذوقِ ستا خانہ دیرانی  
کفِ سیلابِ آتی ہے یہ رنگِ پنبہ روزن میں  
اند، زندانیِ تابشِ الفتہائے خواباں ہوں  
خیمِ دستِ نوازش ہو گیا ہے طوقِ گردن میں

بھلا اُسے نہ سہی، کچھ مجھی کو جسمِ آتا اثر مرے نفس بے اثر میں خاک نہیں  
غنیہِ ناسکفۃ کو دُور سے مت دکھا کہ یوں بوسے کو پوچھتا ہوں میں، منہ سے مجھے تاکہ یوں  
رات کے وقت مے پیے، ساتھ لیے رقیب کو اُدے وہ یاں خدا کرے، پر نہ کرے خدا کہ یوں  
پیدا ہوئی ہے، کہتے ہیں، ہر درد کی دوا یوں ہو، تو چارہِ غمِ الفت ہی کیوں نہ ہو  
ہے تجھ کو تجھ سے تذکرہِ غیر کا گلہ ہر چند برسِ سیلِ شکایت ہی کیوں نہ ہو  
چھوڑا نہ مجھ میں ضعف نے رنگِ اختلاط کا ہے دل پہ بارِ نقوشِ محنت ہی کیوں نہ ہو  
ہے سبزہ ناز ہر در و دیوارِ عشمِ کردہ جس کی بہار یہ ہو، پھر اُس کی غزاں نہ پوچھ

بساطِ عجز میں تھا ایک دل، یک قطرہِ خوں وہ بھی سوراہا ہے بانڈیہ چکیدنِ سرنگوں وہ بھی  
رہے اُس شوح سے اُردو ہم چند تے تکلف سے تکلف برطرف، تھا ایک اندازِ جنوں وہ بھی  
مرے دل میں ہے، غائبِ شوقِ وصل و شکوہِ ہجران خدا وہ دن کرے جو اُس سے میں بھی کہوں بھی  
لیتا نہیں مرے دلِ آوارہ کی خبر اب تک یہ جانتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے  
ہے وہ غرورِ حسن سے بیگانہ، دُف ہر چند اُس کے پاس دلِ حق شناس ہے  
عشقِ مجھ کو نہیں درشت ہی سہی میری درشت تری شہرت ہی سہی  
قطع کیجئے نہ تعلقِ مجھ سے کچھ نہیں ہے، تو عداوت ہی سہی  
میرے ہونے میں ہے کیا رسوائی اُسے وہ مجلس نہیں، خلوت ہی سہی

لہ قب میں یہ شعر حسنِ مطلع ہے۔

لہ قب میں ترتیبِ اشعار یوں ہے: چھوڑا نہ، ہے مجھ کو، پیدا ہوئی ہے۔

لہ تمام تھے: ”مرہ“ لہ قب میں ترتیبِ اشعار یہ ہے ”میرے ہونے، ہم بھی دشمن، ہم بھی تسلیم، ہم کوئی ترکِ دنا۔“

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے، لیکن خاک ہو جاؤ گے ہم تم کو خبر ہوتے تک

آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد میرے گم کا مجھ سے حساب اسے نہ، نہ مانگتے

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراکش ظالم، مرے گماں سے مجھے منفعت نہ چاہ

نالہ جز حزن طلب اسے تم ایجاد نہیں عشق و مزدوری عشرت گز خسرو کیا خوب! کم نہیں وہ بھی خرابی میں، پر وسعت معلوم!

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے ہم بھی ایک اپنی ہوا باندھتے ہیں اہل تدبیر کی دامدگیوں

دیوانگی میں دوش پہ زنا بھی نہیں دل کو نیا نہ حسرت دیدار کر چکے ملنا ترا اگر نہیں آساں، تو سہل ہے بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے، ادبیاں شوریدگی کے ہاتھ سے ہے وبالِ دوش گنجائشِ عداوت اختیار یک طرف اس سادگی پر کون نہ مرجائے، اسے خدا

یعنی ہمارے حیب میں اک تار بھی نہیں دیکھا، تو ہم میں طاقت دیدار بھی نہیں دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں طاقت بقدر لذتِ آزار بھی نہیں صحرائیں، اسے خدا، کوئی دیوار بھی نہیں یاں دل میں ضعف سے ہوس یاد بھی نہیں لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ودیعت خانہ بیداد کا دوش ہائے مژگاں ہوں

نگین نام شاہد ہے مرا ہر قطرہ خوں تن میں نہ جانوں نیک ہوں یا بد ہوں، یہ صحبت مخالف ہے

جو گل ہوں، تو ہوں گلشن میں، جو خس ہوں، تو ہوں گلشن میں

تمام نسخے: "ہو جائیں گے۔"

یہ شعر بھی ورق ۲۱ الف کے حاشیہ میں درج ہوا ہے۔

تمام نسخے: "سے۔" بظاہر "میں" سہر کا تب معلوم ہوتا ہے۔

شمع بجھتی ہے، تو اُس میں سے دُھواں اُٹھتا ہے  
شعلہ شش سیر پوش ہوا میسر سے بعد  
غم سے مزا ہوں کہ آنا نہیں دنیا میں کوئی  
کہ کرے تعزیتِ اہلِ غما میسر سے بعد

ہجومِ گرہ کا سامان کب کیا میں نے  
کہ گرہ پڑے نہ مرے پانچ پر درو دیوار  
زنا رڈال، سچہ صد دانہ توڑ ڈال  
دہر دچلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر  
سر پھوڑنا وہ غائب شوریدہ حال کا  
یاد آگیا تجھے نری دیوار دیکھ کر

نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی  
سفیدی دیدہ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر  
مجھے اب دیکھ کر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا  
کہ فرقت میں تری آتش برستی تھی گلستاں پر

فلک سے ہم کو عیشِ رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہے  
متاعِ جُردہ کو کچھ ہوئے ہیں قرضِ رہزن پر  
احمد سبیل ہے کس انداز کا، قاتل سے کہنا تھا  
کہ مشقِ ناز کر، خونِ دو عالم میری گردن پر

مے خانہ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں  
خیما زہ کھینچنے ہے بُتِ بیدادِ فتن ہنوز

مزدہ اے ذوقِ اسیری، کہ نظر آتا ہے  
دامِ خالیِ قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس

جادۂ رخِ نور کو دقتِ شام ہے تاثرِ شعاع  
چرخِ واکر تا ہے ماہِ نو سے آغوشِ وداع

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہوتے تک  
کون جیتا ہے تری زلف کے سر جوتے بہت  
دامِ ہر موج میں ہے حلقہ صد کام نہنگ  
دیکھیں، کیا گزرتے ہیں قطرے پگھلتے تک  
ماشتیِ صبرِ طلب، اور متناہیے تاب  
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہوتے تک

لئے تمام نئے؟ بازہ" یہ سہو کا تب معلوم ہوتا ہے۔

۱۰ یہ شعورِ ۲۱ ب کے حاشیے میں ردیفِ ایاء کے شعروں کے ساتھ مندرج ہے۔

۱۱ یہ شعورِ ۲۱ الف کے حاشیے میں ردیفِ ایاء کے اشعار کے ساتھ مندرج ہے۔

۱۲ یہ شعورِ ۲۱ الف کے حاشیے میں ردیفِ ایاء کے اشعار میں مندرج ہے۔

۱۳ یہ شعورِ ۱۹ الف کے متن میں ردیفِ التون کے اشعار کے اندر درج ہوئے ہیں۔

۱۴ یہ متن شعورِ ۲۱ الف کے حاشیے میں مندرج ہیں۔

میں نے مجنوں پر زد کیں میں اس  
سنگ اٹھایا تھا کہ

ہمنا امیدی، ہم بدگمانی  
تو دوست کس کو کبھی ہستم گز نہ ہوا تھا  
جس تک کہ نہ دیکھا تھا قدیار کا عالم  
میں سادہ دل آزدگی یار سے خوش ہوں  
دلشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف!  
اُس سے قیمت میں مری صورتِ فضل ابجد  
اب جفا سے بھی میں محروم ہم، اللہ اللہ  
ضعف سے گریہ مُنہ دل بہ دم سرد ہوا  
دل سے مٹا تری انگشتِ حسنی کا خیال  
مُنہ گئیں کھوٹے کھوٹے آنکھیں غالیہ

یار لائے مری بایں پر اُسے پر کس وقت  
عشق میں بیدا و رشک غیس نے مارا مجھے  
غیر یوں کرتا ہے پرستش میری اُس کے پیر میں  
تاکہ میں جانوں کہ ہے اُس کی رسائی واں تک  
جب کہ میں کہتا ہوں اپنا شکوہ ضعف و مانع  
چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر  
یہ غزل اپنی تجھے جی سے پسند آئی ہے آپ  
حسنِ غمرے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد  
یارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

لے تمام نئے، تجھ۔  
مے قب و غیرہ: مری پرستش۔ حمید یہ اور لطیف میں: پرستش مجھ سے اُس کے۔ مگر یہ سہولاتِ مکتوب معلوم ہوتا ہے۔

دوستِ غمِ خواری میں میری سعی فرمادیں گے کیا  
 زخم کے بھرتے ملک ناخنی نہ بڑھ جاویں گے کیا؟  
 حضرتِ ناصح گراویں، دیدہ و دل فرسش راہ!  
 کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھا دیں گے کیا  
 بے نیاز می حد سے گزری، بندہ پرور، کب تملک  
 ہم کہیں گے حالِ دل، اور آپ فرمادیں گے کیا؟  
 آج واں تیغ و کفنِ باندھے ہوئے جاتا ہوں میں  
 غدر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا  
 خانہ زادِ زلف ہیں، زنجیر سے بھاگیں گے کیوں؟  
 ہیں گرفتارِ وفا، زنداں سے گھبرا دیں گے کیا؟  
 ہے اب اس معمورے میں قحطِ غمِ الفت، اس  
 ہم نے یہ مانا کہ دلی میں رہتے، کھا دیں گے کیا؟

نہ دے نامے کو اتنا طول، غالب، مختصر لکھ دے  
 کسرتِ سنج ہوں عرضِ تمہارے جدائی کا

پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا	دل، جگر تشنہ فریاد آیا
دم بیا تھا نہ قیامت نے ہنوز	پھر تر وقتِ سفر یاد آیا
غدرِ دامانہ گی، لے حسرتِ دل	نالہ کرتا تھا، بے گریہ یاد آیا
پھر ترے کوچے کو بتا ہے خیال	دلِ گم گشتہ مگر یاد آیا
اے! وہ جراتِ سیر یاد کہاں	دل سے تنگ آئے جگر یاد آیا
کوئی دیرانی سی دیرانی ہے!	دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

لے گلشنِ بے خار، مد اور حیدر میں "میں لے" ہر جگہ -

لے قب، تباہ، م اور گلہ مستہ نازنیناں میں: "جرا دیں"  
 لے قب، تباہ، م، م، ج، گلہ مستہ نازنیناں: "رہیں"

سادگی و پُرکاری، بے خودی و ہشیاری  
شہر پند نامع نے زخم پر ہنک چھڑکا  
حسن کہ تغافل میں جرأت آزمایا یا  
آپ سے کوئی پوچھے، تم نے کیا مرزایا یا؟

دل میں ذوق وصل دیا دیا تک باقی نہیں  
اگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تنہا جل گیا  
بوئے گل، نالہ دل، دُود پرانہ محفل  
دلِ حسرت زدہ تھا ماندہ لذتِ درد

یہ لاش بے کفن اسدِ خستہ جاں کی ہے  
جو تری بزم سے نکلا، سو پریشان نکلا  
کام یاروں کا بقدر لب و زبناں نکلا  
ساقِ معفرت کسے! عجب آزاد مرد تھا

میں نے چاہا تھا کہ اندوہِ وفا سے پھوٹوں  
کس سے محرومیِ قسمت کی شکایت کیجے  
وہ تم کہ مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا  
ہم نے چاہا تھا کہ مرجائیں سودہ بھی نہ ہوا  
مرگیا صد مدد یک جنبش لب سے غایت  
نا توانی سے حریفِ دم عیسیٰ نہ ہوا

بقول میں غیر کی آج آپ سوتے ہیں کہیں، ورنہ  
بدب کیا، خواب میں آکر تبسمہ ہے پنہاں کا؟  
تو اور سوے غیر نگہ ہائے تیز تیز  
میں اور دکھ تری ہزہ ہائے دراز کا

گمیر چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی  
عشرتِ قتل گمیر اہلِ تمتامت پوچھ  
درو دیوار سے ٹپکے ہے بیاہاں ہونا  
عیدِ نقارہ ہے خیر کا عسریاں ہونا  
ہے اُس چار گہ کپڑے کی قیمت، غایت  
جس کی قیمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا  
جیف! اُس چار گہ کپڑے کی قیمت، غایت  
جس کی قیمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

لے گلِ رنّا اور خوش بے خاں میں بھی یونہی ہے۔ اور تمام نسخوں میں "نظر ہائے ملتا ہے۔  
یہ شہر اصل میں ورق ۲۱ الف کے حاشیے میں ردیف کاف فارسی کے بعد لکھا گیا ہے۔



یہ آخری ایڈیشن ناتمام رہ گیا، اور مطبوعہ فرسے پریس میں آگ لگ جانے کے باعث تباہ ہو گئے۔ مجھے وہ فرسے مرحوم ملکین کاغذی صاحب سے ملے تھے۔

انتیاز علی عرشی

۲۶ اپریل ۱۹۶۹ء

رام پور

از کلام جناب مرزا نوشہ صاحب متخلص بہ اسد وغالب  
رب لیسر، بسم اللہ الرحمن الرحیم، و تحم بالخیز، و بہ نسقین

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا؟ کاغذی ہے پیر بن ہر پیکر تصویر کا  
کاؤ کا دسخت جا نہا ہے تنہائی نہ پوچھ صبح کرنا شام کا لانا ہے جو ہے بشیر کا  
جذبہ بے اختیار شوق دیکھا جا ہیے سینہ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا  
بس کہ ہوں غالب، اسیری میں بھی آتش زیر پا موم آتش دیدہ ہے حلقہ مری نہ خیر کا

جراحت تحفہ، الماس ارمغان، داغ جگر پر مبارکباد! اسد، غم خوار جان درد مند پایا

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ جب آنکھ کھل گئی، نہ زیاں تھا، نہ سود تھا  
ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی میں درنہ، ہر لباس میں تنگ وجود تھا  
یتنا ہوں کتب غم دل میں سبق ہنوز لیکن یہی کہ رفت گیا، اور "بود" بھٹ

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہ کن، اسد  
سرشتہ خماری رسوم و قیود بھٹ

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا درد کی دوا پائی، درد بے دوا پایا  
کہتے ہو: نہ دیں گے دل ہم، اگہ پڑا پایا دل کہاں کہ گم کیجئے ہم نے مدعا پایا  
حالی دل نہیں معلوم، لیکن اس قدر یعنی ہم نے بار بار ڈھونڈھا، تم نے بار بار پایا

لے تب میں یہ شعرا لگی بیت کے بعد ہے۔

لے تمام نسخوں میں یہ مطلع ثانی ہے۔

لے تمام نسخے: "نہ دیں گے ہم دل"

کہ یہ اور اگلا شعر دونوں اصل کے ورق ۱۷ الف کے حاشیے میں مندرج ہیں۔

۱۷ یہ اور آئندہ دو شعر قرب میں نہیں ہیں۔

یہی قرأت بعد کے تمام نسخوں میں ملتی ہے۔ مگر اس انتخاب میں "ر" سے لی جگہ "ہ" ہے۔ "نک" تھا کہ اس اختلاف کو کاتب کا سبب قرار دے دیا جاتا۔ مگر غالب کے گل رعنا اور شیفۃ کے گل رعنا بے غار میں "ج" "نک" ہاے "نک" ہاے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے اس انتخاب کی بنا جس نسخے پر ہے، وہ ہمارے نسخے کی جگہ شیفۃ کے نسخہ دیوان غالب کے مطابق تھا۔

اسی طرح انتخاب کی غزفوں کی ترتیب تو ۱۲۴۸ھ کے نسخے کے مطابق ہے مگر اشعار کی ترتیب جگہ جگہ مختلف ہے۔ یہ بھی اسی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ انتخاب کی اصل ۱۲۴۸ھ کے نسخے سے الگ کوئی نسخہ تھا۔

یہ انتخاب کئی وجوہ سے اہم ہے۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ دیوان غالب کا اتنا قدیم انتخاب کوئی دوسرا موجود نہیں ہے۔ دوسرے اس انتخاب کا متن جگہ جگہ متداول نسخوں سے الگ ہے، ان میں سے بعض کاتب کی غلطی نہیں معلوم ہوتے، بلکہ ایسا نظر آتا ہے کہ نسخہ اصل میں یہی الفاظ تھے، مثلاً ۱۲۴۸ھ کے نسخے اور بعض اور میں بھی شریحت اس طرح ہے:

انتخاب میں "جو آویں" کی جگہ "گراویں" ہے۔ غالب کے بعد کے نسخوں میں یہی قرأت برقرار رکھی گئی ہے۔ یا مصرع ذیل کے اندر "ہم نے یہ مانا کہ دلی میں رہے، کھاویں گے کیا" نسخہ ۱۲۴۸ھ اور بعض دوسرے نسخوں میں "رہیں" ہے۔ بعد میں غالب نے انتخاب دلی قرأت کو متن میں رکھا ہے، اور نسخہ عرشی میں بھی یہی لفظ متن کے اندر درج ہوتے ہیں۔

امید ہے کہ غالب دوست اس انتخاب کو غالبیات میں ایک اہم اضافہ قرار دیں گے۔

حاشیوں میں جو نسخوں کے حوالے دیئے گئے ہیں، ان کی مفصل کیفیت دیوان غالب (نسخہ عرشی) کے دیباچے میں دی گئی ہے۔

الف) مخطوطات: ق (نسخہ بھوپال یا حمیدہ)  
 قا (نسخہ شیرانی، لاہور)  
 گل (گل رعنا، انتخاب کلام اردو (فارسی)  
 قب (نسخہ رام پور قدیم)  
 قبا (نسخہ لیاقت میوزیم کراچی)  
 قد (نسخہ رام پور جدید)  
 م (طبع اول، دہلی)  
 مب (طبع سوم، دہلی)  
 ج (طبع چہارم کانیپور)  
 بد (طبع پنجم آگرہ)  
 لطیف (طبع جدید آباد تفریح و ترتیب)  
 ڈاکٹر سید عبداللطیف

۶۱۸۲۱ = ۱۲۳۷  
 ۶۱۸۲۶ = ۱۲۴۲  
 ۶۱۸۲۹ = ۱۲۴۵  
 ۶۱۸۳۳ = ۱۲۴۸  
 ۶۱۸۳۸ = ۱۲۵۳  
 ۶۱۸۵۵ = ۱۲۷۱  
 ۶۱۸۶۱ = ۱۲۷۷  
 ۶۱۸۶۱ = ۱۲۷۸  
 ۶۱۸۶۳ = ۱۲۸۰  
 ۶۱۹۲۸ = ۱۳۴۷

# دیوان غالب کا ایک نادر انتخاب

## امتیاز علی عرشی

رضا انصاری میں دیوان مومن کا ایک بیش قیمت نسخہ محفوظ ہے، جو مومن کا دیکھا ہوا، اور ان کا اصلاحی ہے۔

اس نسخے کے شروع اور آخر میں متعدد اوراق شامل ہیں۔ شروع کے درقوں کی تعداد ۲۱ ہے۔ ان میں ۱۵ ب تک ہندی کے کتب وغیرہ مندرج ہیں۔ درق ۱۶ ب سے دیوان غالب اردو کا انتخاب شروع ہوتا ہے، جو درق ۲۱ ب پر ختم ہو گیا ہے۔ یہ انتخاب غزلیات کا ہے۔ درق ۲۲ ب سے دیوان مومن کا آغاز ہوتا ہے، اور یہ دیوان درق ۱۲۹ الف پر ختم ہو گیا ہے۔ بیچ میں درق ۱۲۹ الف سے ۱۲۰ ب تک صنعت تخلص ایک شاعر کے خمس اور کسی ہندی شاعر کا ایک کتب درج ہوا ہے۔ درق ۱۲۹ ب پر غالب کا چکنی ڈلی سے متعلق قطعہ لکھا گیا ہے۔ جس کے آخر میں ایک رباعی ہے۔ اس کے بعد کے درقوں میں فارسی، اردو ہندی کے مختلف شعرا اور قطعات تاریخ اور مختلف امراض کے مجرب نسخے ملتے ہیں۔ نیز نواب ہدایت علی خاں صاحب کے حسابات بھی مندرج ہیں، موصوف الذکر نواب یوسف علی خاں بہادر ناظم شاگرد غالب کے حقیقی چچیرے بھائی اور مومن خاں کے شاگرد تھے۔ ہندی کے بھی بڑے شاعر شمار کیے جاتے تھے۔ امیر مینائی نے انتخاب یادگار (صفحہ ۲۶۴) میں غربت تخلص کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔ اس صحبت میں انتخاب دیوان غالب کے بارے میں کچھ عرض کر کے وہ انتخاب آپ کی خدمت میں پیش کر دینا ہے۔ یہ انتخاب معمولی شکستہ آمیز خط میں کسی نامعلوم الاسم کاتب نے نقل کیا ہے۔ کاتب کم سواد نظر آتا ہے، اس لیے کہ اس نے دو جگہ اسد کا اطلاق سے لکھا ہے۔ انتخاب کے ۶ درقوں میں شجرف سے مسطر کشی کر کے درمیان میں شعر لکھے ہیں۔ کچھ شعر حاشیوں میں بھی درج ہیں، ان حواشی میں نیز متن کے اندر بھی متعدد اشعار بے محل لکھے گئے ہیں، جس کی وجہ سے سہو کے اور کوئی نظر آتی۔

یہ انتخاب دیوان کے کسی نسخے پر مبنی ہے، اس بارے میں قیاس یہ ہے کہ اس میں ایسا کوئی شعر نہیں ہے، جو ۱۲۸۸ھ کے مرتبہ دیوان کے بعد کے نسخے کا ہو، لہذا اسے ۱۲۸۸ھ یا اس کے قریب کے کسی نسخے پر مبنی ہونا چاہیے۔ اس کی تائید میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انتخاب کے سرورق پر ۱۸۳۶ء تحریر ہے جو ۱۲۵۲ھ کے مطابق ہے۔ اور خطوطہ بدایوں جواب لیاقت میوزیم کراچی میں محفوظ ہے، ۱۲۵۴ھ (۱۸۳۸ء) کا مرتبہ ہے۔ لہذا اسی انتخاب کو خطوطہ بدایوں سے کم از کم دو برس پہلے مرتب ہونا چاہیے۔ ۱۲۸۸ھ (۱۸۳۳ء) کے نسخے کی نقل سے اس انتخاب کا مقابلہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ان دونوں کے متون میں دو ایک جگہ اہم اختلاف بھی ہے۔ مثلاً ۱۲۸۸ھ کے نسخے میں ہے:

تو اور سوسے غیر نظر آے تیز تیز میں اور دکھ تری مرہ بے دراز کا

۱۰۲ ع ۵۹ : تیرہ ہفت

۱۰۳ ع ۵۸ : پندرہ مینائی ہی

۱۰۳ ع ۵۷ : اہل عزرا

صفحہ ۲۷۵ - ۱۰۲ ع ۵۶ : چرم ضبط نقال سے سری زبان خوش بزرگ بستہ زہر اب دادہ پیکان ہے

۱۰۲ ع ۵۵ : کہ بخیرہ بلوہ آثار زخم دماں ہے -

۱۰۲ ع ۵۴ : بلوہ فزاسے

۱۱۳ ع ۵۳

۱۰۲ ع ۵۲ : یہ شعر نادر

۱۰۲ ع ۵۱ : خاطر

۱۱۳ ع ۵۰

۱۰۳ ع ۵۰ : پاسے خانی بزرگ پر تو خور

صفحہ ۲۷۷ - ۱۰۲ ع ۴۹ : پوری غزل کلمہ کہ قلم زد کردی ہے - یہ اور کسی نسخے میں نہیں ملتی

۱۰۲ ع ۴۸ : یہ شعر اد رشخوں میں نہیں ہے سے ۸۲ میں اس کی جگہ دوسرا شعر ملتا ہے -

۱۰۲ ع ۴۷ : پھروں

۱۰۲ ع ۴۶ : جادو ہے یار کی روشن گفتگو

صفحہ ۲۷۹ - ۱۰۲ ع ۴۵ : پانی پیکو سپہ کوئی جیسے وار کے

۱۰۲ ع ۴۴ : آغوش گل کشادہ برائے وداع ہے اسے غنایب پل کے چلے دن بہار کے

۱۰۲ ع ۴۳ : دہم توانائی

صفحہ ۲۸۱ - ۱۰۲ ع ۴۲ : پوری غزل کلمہ کہ قلم زد کردی ہے غالب نے کثافت کی جگہ سہوا کثافت لکھا ہے

۱۰۲ ع ۴۱ : یہ پوری غزل قلم زد کردی ہے - یہ اور کسی نسخے میں نہیں ملتی -

۱۰۲ ع ۴۰ : نگار یار نے سبب

۲۸۳ - ۱۰۲ ع ۳۹ : از ہستی گذشتی ہے ۹۸ ع ۳۸ : غیر پامالی

۱۰۲ ع ۳۷ : دیا ایر کو چھڑ اور اس نے نکتے کو اشارت کی ۹۷ ع ۳۶ : نہیں زرش عرق کی، اب اسے ذوبان اعشا سے

۹۷ ع ۳۵ : بوقت گریہ آنکھوں سے

۱۰۲ ع ۳۴ : غالب نے سہوانے کی جگہ لکھا ہے

۱۰۲ ع ۳۳ : دینا وہ مرین غم کہ

۲۸۵ - ۱۰۲ ع ۳۲ : یہ شعر نادر، اس کی جگہ ایک شعر کا اضافہ

۱۰۲ ع ۳۱ : اسد مجھ میں ہے اس کے بوسہ پا کی کہناں جرات

۱۰۲ ع ۳۰ : پوری غزل غالب نے قلم زد کردی ہے - اور کسی نسخے میں نہیں ملتی -

۹۲ ع ۲۹

صفحہ ۲۸۷ - ۱۰۲ ع ۲۸ : عکس گھماے سمن سے چشمہ ہلے باغ میں

۱۰۲ ع ۲۷ : پہلے یوں لکھا تھا : برقد شمشاد گل

۱۱۵ ع ۲۶

۹۳ ع ۲۵

صفحہ ۲۹۳ - ۱۰۲ ع ۲۴ : کلیات غالب فارسی : ۵۰۴

۱۰۲ ع ۲۳ : شامیم زبانہ افسرداغ اورنگ

۱۰۲ ع ۲۲ : پہلے لکھا تھا : ہے افیت لیکن یک ذباں دیکہ دل ہوتا

- صفحہ ۲۵۹۔ لے پیلے دیں تھا: اسد فصیل کی کٹائی نشوونما کچھ ڈاگن بڑھتا دیر پڑی ہو جاوے گا یہ شعر دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ہے۔ لے ع ۱۰۵: زبیں طوفان آب و گل ہے غافل کیا تعجب ہے لے ع ۱۰۵: حلّ تصرف کر
- صفحہ ۲۶۱۔ لے ع ۹۲: لے ع ۷۹: کردگاں بربز آئیں لے حمیدید اور شیرانی میں یہ شعر نہیں ہے۔ لے ع ۷۹: یہ غزل دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ملتی۔
- صفحہ ۲۶۳۔ لے ع ۱۰۹: ذوقِ طرب لے پیلے مصرع یوں تھا: آئے ہیں اسد ہم رہ اقلیمِ عدم سے
- صفحہ ۲۶۵۔ لے ع ۸۹: ہائے مقطع بنا دیا ہے: بیابانِ فنا ہے بعدِ صحرائے طلبِ غالب۔ لے ناگوارا کا الف سہوارہ گیا ہے۔ لے ع ۸۹ میں مقطع یہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ غزل نمبر ۲۰۲ کا پانچواں شعر ہے اور پہلا مصرع یوں ہے: زبیں جز جن منت ناگوارا ہے طبیعت پر لے ع ۱۰۰: ناخنِ تیغِ تباں شاید کہ
- لے ع ۱۰۰: کستہ دل رکھتے ہیں جو مردگی لے ع ۱۰۰: ناز
- لے ق: رفتہ کو لے ق: حلقہ گرداب جو ہر کو بنا ڈالے تھور
- صفحہ ۲۶۷۔ لے ق: رحمت لے ق: ناامیدی ہے لے ق: ہوں سراپا یک قلم تسلیم جو ملا کرے لے ع ۲۱۱: ناز سے۔ لے چوتھا شعر اور مقطع ق میں اور باقی اشعار دیوان متداول میں ملتے ہیں دو شعر بعد میں اضافہ کئے گئے ہیں۔ جو اس مخطوطے میں نہیں ہیں۔ لے حمیدید: جلوہ دکھاتے ہیں۔ لے حمیدید: پر طاؤس بقی ابر چشم اشک باراں ہے۔
- لے حمیدید: جوئے زلف مشکیں یہ داغ آشفتمے رم ہے لے ع ۲۱۰ میں اور غزل نمبر ۱۵۴ کا دوسرا شعر ہے۔
- صفحہ ۲۶۹۔ لے ع ۲۱۰ لے ع ۸۱ ع ۷۱: اصل، سیر خوش
- لے ع ۸۳: نگاہِ ابر چشم باریں زناور مینا ہے لے ع ۸۴: ناز لے ع ۸۴: جو ہم پریش خون کے سبب رنگ اڑ نہیں سکتا
- لے ع ۸۴: اسد گر نام والاے ملی لے ع ۸۴: غرقِ بحرِ خوں
- صفحہ ۲۷۱۔ لے ع ۸۴: عزیز و ذکر و صل غیر سے محکوم نہ بہلاؤ۔ لے ع ۸۴: کہ یاں افسونِ خواب
- لے ع ۸۴: بیاغ لے ع ۸۴: خانہ ویرانی لے ع ۸۴: مجھے شب ہائے
- لے ع ۸۴: میں مقطع کا اضافہ ہے جو اس نسخے میں نہیں ہے لے ع ۸۴: کہ جامِ بادہ کفِ رب تب تکلیفِ تقاضا ہے۔ لے ع ۸۴: جو سہ روئے تماشا
- لے ع ۸۴: نہ سوئے آہوں میں گر مرثب ویدہ غم سے لے ع ۸۴: کہ جامِ بادہ کفِ رب تب تکلیفِ تقاضا ہے۔ لے ع ۸۴: کہ یاں افسونِ خواب
- لے ع ۸۴: زکھ لے ع ۱۰۳: یک سرود لے ع ۸۴: کہ یاں افسونِ خواب
- لے پوری غزل قلم زد کردی ہے۔ یہ اور کسی نسخے میں نہیں ملتی
- صفحہ ۲۷۳۔ لے ع ۱۰۳: قطرہ جو اکھٹوں سے پٹکا سونگہ آودہ ہے لے ع ۱۰۳: دامِ گاہِ عجز میں سامانِ آسائش کہاں
- لے ع ۱۰۳: پر فغانی بھی لے ع ۱۰۳: تیرگی سے داغ کی
- لے ع ۱۰۳: یکسر داغ

صفحہ ۲۲۳۔ الف : تیری ۵۷ مصرعوں پر مشتمل ہے اسد غزور تبدیل کیا ہے

صفحہ ۲۲۵۔ الف : یہ غزل ورق ۴۵۔ الف کے حاشیے پر اضافہ : یہ بخت غائب نہیں ہے

صفحہ ۲۲۷۔ الف : غائب نے مدد کی مین پر پیش کیا ہے۔

صفحہ ۲۳۳۔ الف : یہ مصرع پہلے یوں تھا : ہے بس عزیز۔ بعد میں اسد غزور۔

صفحہ ۲۳۵۔ الف : یہ غزل ورق ۴۸ ب کے حاشیے پر اضافہ : یہ بخت غائب نہیں ہے۔

صفحہ ۲۳۷۔ الف : پہلے یوں تھا : ہوں میں وہ دام کہ

صفحہ ۲۳۹۔ الف : پہلے دل ہرزہ لکھا تھا۔

صفحہ ۲۴۳۔ الف : یہ مطلع کھٹ کر کاٹ دیا ہے۔ ۵۷۔ یہ شعر اب کو حاشیے پر اضافہ کیا ہے۔

صفحہ ۲۴۵۔ الف : پہلے یوں تھا : در تائب رنگ گل

۵۷۔ یہ غزل ورق ۵۰۔ الف کے حاشیے پر اضافہ ہے۔ یہ بخت غائب نہیں ہے۔

صفحہ ۲۴۷۔ الف : پہلے شام در سایہ لکھا تھا، بعد میں اسد غزور کی ہے ۵۷۔ پہلے یوں تھا : دا : یہاں درد دل ہر شب

صفحہ ۲۴۹۔ الف : پہلے : دا : ہاں بعد کفن لکھا ہے۔

صفحہ ۲۵۱۔ الف : غائب نے اس غزل پر سرخ روشنائی سے دوبارہ صاف کیا ہے۔

۵۷۔ پہلے رنگ تماشا ریختن لکھا تھا۔

صفحہ ۲۵۳۔ الف : پہلے تھا بدگماں رحمتی کہ

صفحہ ۲۵۵۔ الف : ع : ۲۱۲، میں یہ مطلع نہیں ہے۔ غزل ۱۵۹ کا تیسرا شعر ہے اور اس کا پہلا مصرع یوں ہے :

”خوشا اقبال رنجوری عیادت کو تم آئے ہو“

۵۷ ع : ۸۵ : بیچ و تاب ۵۷ ع : ۸۵ : چشم پر شیدان ۵۷ ع : ۲۱۲ : دا : اس ہے۔

۵۷ ع : ۲۱۳ : اضطراب شام تنہائی

۵۷ ع : ۲۱۳ : میں یہ مطلع نہیں ہے۔ غزل ۱۵۹ کا پانچواں شعر ہے۔ اور پہلا مصرع یوں ہے : ابھی آتی ہے بوبالش سے

اس کی زلف شکلیں کی۔ ۵۷ ع : ۲۱۳

۵۷۔ یہ غزل دوسرے قلم سے ورق ۵۲ ب کے حاشیے پر اضافہ ہے دیوان غالب کے تمام مجموعے اس سے خالی ہیں۔

۵۷ کوئی لفظ سہواً رہ گیا ہے مثلاً جفا

صفحہ ۲۵۷۔ الف : ع : ۲۱۹ : حسرت دیدار ۵۷ ع : ۲۱۹ : دست و تنگ آمدہ ۵۷۔ یہ شعر بعد میں حاشیے پر اضافہ

۵۷ نسخہ حمید یہ میں صرف یہی ایک شعر ہے۔ ۵۷ ع : ۲۱۹ : معلوم ہوا حال

۵۷ ع : ۱۰۹ : خط سبز و ۵۷ ع : ۱۰۹ : ہے مشق ونا

صفحہ ۱۸۳ - لے پہلے دے لکھا تھا - اسے ترمیم کر کے 'وہ دل' بنایا ہے -  
صفحہ ۱۸۵ - لے کہ موج گریہ صد خندہ دندان ناگم ہو - ترمیم کرنے کے بعد 'میں' کا اضافہ کیا ہے -

صفحہ ۱۹۱ - لے مصرع یوں تھا : طوق در گردن قمری ہے  
صفحہ ۱۹۵ - لے اس غزل پر  
۳۰ پہلے شاید 'بہر گل' لکھا تھا - قلم زد کر کے 'جائے گل' بنایا ہے -  
صفحہ ۱۹۷ - لے اس غزل پر

۳۱ لے یثغر غالب نے اپنے قلم سے حاشیے پر بڑھایا ہے -  
صفحہ ۱۹۹ - لے یک نیتاں قلم زد ۳۲ اس غزل پر  
۳۳ لے بھی سو ا رہ گیا ہے -  
۳۴ مصرع ثانی یوں تھا : چھپاؤں کیونکہ سورش لے اسد قلم زد کر کے 'غالب' بنائے گئے ہیں  
صفحہ ۲۰۱ - لے ہستی میں تھا 'میں' کو قلم زد کر کے 'نے' لکھا ہے -  
صفحہ ۲۰۳ - لے مصرع پہلے یوں تھا : قلم زد کر کے تصحیح کی گئی : از بیکر اشک سوکھ گئے چشم میں اسد  
۳۵ لے یہ غزل ورق ۳۹/ب کے حاشیے پر اضافہ بہت سے الفاظ جلد میں کٹ گئے ہیں - قوسین کے الفاظ متبادل دیوے  
کی مدد سے لکھے گئے ہیں - یہ بخط غالب نہیں -

صفحہ ۲۰۵ - لے پہلے مصرع یوں تھا : اسد وہ گل کرے جس گلستاں میں جلوہ قمرائی  
۳۶ لے پہلے اور سجدہ شکریہ ہے ، لکھا تھا ترمیم کی گئی - اس طرح کہ شکریہ کی س کو کا بنایا ہے اور سجدہ چرخ اور شکریہ  
م لکھ کر اشارہ کر دیا ہے کہ انھیں مقدم مقرر کر دیا جائے -

صفحہ ۲۰۷ - لے پہلے تھا : اسد غفل میں میری - قلم زد ۳۷ لے یاد رکھ کر صحت کی ہے - ۳۸ اس شعر پر  
صفحہ ۲۰۹ - لے لعل خاں تباہ رخ آؤں صفر ۱۲۵ در ماہہ عجباً (دو روپے آٹھ آنے) ظاہر ہے کہ یہ لعل خاں کو ملازم رکھنے  
کی یادداشت ہے لیکن اسی سے بیاض کے زمانہ ترتیب و کتابت میں مدد ملتی ہے -

۳۹ لے اس غزل پر غالب نے صاکی ہے - ۴۰ لے اس غزل پر غالب نے صاکی ہے -  
۴۱ لے پہلے یوں لکھا تھا : پائے وحشت میں ہے زنجیر ، اسے چھیل کر ترمیم کی ہے -

صفحہ ۲۱۱ - لے اس غزل پر غالب نے صاکی ہے -

صفحہ ۲۱۵ - لے مصرع یوں لکھا تھا : سرمہ دود نیچو شال

صفحہ ۲۱۷ - لے سو ا (یہ) رہ گیا ہے -

صفحہ ۲۱۹ - لے پہلے یوں لکھا تھا : ہر جا کہ اسد -

صفحہ ۲۲۱ - لے اصل : وزیدن -  
۴۲ لے سہوا کش لکھا تھا اسے کٹی بنایا ہے -

صفحہ ۱۴۱۔ لے غالب نے میم پر پیش لگایا ہے لے غالب نے میم پر پیش لگایا ہے۔

صفحہ ۱۴۳۔ لے بک ساری اس طرح لکھا ہے : بیکاری

لے یہ م ، ش کا نشان خود غالب نے بنایا ہے۔ شعر مقدم و مومن ہو گئے تھے۔

صفحہ ۱۴۵۔ لے اس غزل پر صاف کی ہے۔

صفحہ ۱۵۱۔ لے پہلے مصرع یہ لکھا تھا جسے قلم زد کر دیا : غیروں سے اسد گرم سخن و کبیدہ کے اس کو

صفحہ ۱۵۳۔ لے یہ غزل کسی اور قلم سے درق ۲۰ ب کے حاشیہ پر بھی نقل ہوئی ہے۔ اور اس کے بیشتر اشعار بدیہ سازی میں گئے ہیں

لے حاشیہ درق ۲۰ ب : ”گر بعد مرگ و شست دل کا نگاہ کردوں“ لے حاشیہ درق ۲۰ ب : کو تیرے غلام سے

صفحہ ۱۵۵۔ لے حاشیہ درق ۲۰ ب : وہ زار نالہ لے مصرع پہلے یوں تھا : بر تر ہے رتہ نغم تقدیر سے بھی (اسد)

صفحہ ۱۵۷۔ لے اس شعر کے بعد میں اسطور میں لکھا ہے ”تا این جانوشتم ام“ ایضاً یہ ناقل نسخہ کے لئے یادداشت کے

طور پر لکھا گیا ہے۔ لے اس شعر کے ساتھ لکھا ہے ”اذین جانشروع“ یہ بھی ناقل کے لئے ہدایت ہے۔

لے غالب نے سہواً پڑھی اور ہوئی لکھا ہے۔ لے پہلے یہ لفظ کچھ اور تھا جسے خود آرا بنایا ہے۔

صفحہ ۱۶۳۔ لے پہلے یہ مصرع : جا پاؤں مانند اسد تھا

صفحہ ۱۶۷۔ لے اس درق کے حاشیہ پر دوسرے قلم سے غزل نمبر ۱۰۲ کے نو شعر لکھے گئے ہیں ، ان میں سے بعض جلد سازی

میں کٹ گئے ہیں ، مکر رہنے کی وجہ سے یہاں سے حذف کر دیئے گئے۔

صفحہ ۱۶۹۔ لے پہلے شعریں تھا جسے قلم زد کر دیا : سخن حیراں تخیل پر نشاں پرواز بیگانہ

پر طوطی ہے قفل رنگ بست آئینہ خانے میں

لے اسے لے یہ اشعار ق کے متن میں داخل ہیں ، پھر چار شعر حاشیہ پر اضافہ ہوئے ہیں جو

۱۲۳۷ کے بعد کا اضافہ ہیں۔ اصل : چاہے ہے۔

صفحہ ۱۷۳۔ لے سہواً سر کی جگہ ساغر لکھ دیا ہے۔

لے لیکن اسد کو قلم زد کر کے کچھ اور لکھنا چاہا تھا ، پھر انھیں الفاظ کو دوبارہ لکھ دیا۔

لے پہلے مصرع یوں تھا : زبیں ہر شخص سے آئندہ حیرت طرازی ما

صفحہ ۱۷۷۔ لے پہلے بالانشین از فیض لکھا تھا۔ از کو قلم زد کر دیا۔ لے پوری غزل لکھ کر قلم زد کر دی ہے

لے پوری غزل لکھ کر قلم زد کر دی ہے لے مصرع میں ترمیم کی ہے ، پہلے یوں لکھا تھا :

دو درینا ہو کے از بد بستر رخت سفر عافل

صفحہ ۱۷۹۔ لے پوری غزل قلم زد

صفحہ ۱۸۱۔ لے کسی لفظ کو کاٹ کر ناخک لکھا ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔



۴۳ ع : تعلیم رنج  
۴۵ ع : سائز طرب  
۴۶ ع : قیاد و اشارہ

صفحہ ۱۲۵

۱۔ ع ۳۳: تحمل  
۲۔ ع ۳۲: تینا سے بیدل  
صفحہ ۱۲۷

۱۵۶ ع ۴۲ : تعداد اشعار و  
۴۳ ع ۴۳ : تعداد اشعار و  
۴۵ ع ۱۲۲ : گرجی رفتار  
۴۲ ع ۴۲ : بے شیخ جاود  
۴۳ ع ۴۳ : میں بے  
۴۵ ع ۴۳ : دیدار اسد  
۴۵ ع ۴۲ : کنش کشتن بے شوق  
۴۵ ع ۱۲۲

صفحہ ۱۲۹

۱۳۱، صفحہ

۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ (زیر غور)

مکے پہلے یہ مصرع قلم زد کر دیا: ہے بزمِ گلرخاں از نیم زنگیہاے شمع

کے " " " " " : سرمایہ گزاروں کے

۹ " " " " " : ہے جس در را د صراے حرم ناتوس و بس

۱۵۔ پہلے مندرجہ یوں لکھتا تھا (اے) [اند] گل تیرے مشق شکستہ ہواے

اے سہو! مصرع یوں لکھا ہے: حیرت سے درخِ دوست کے ہیں انہیں بیکار

صفحه، ۱۳۵

۱۔ پہلے یوں تھا: اسد از قدرتِ خجیر انہ مقطوع بعد میں عاشتہ پر اضافہ کیا ہے

صفحہ ۱۳۷

۱۔ اصل میں عسریوں ہے: جو اعتماد نامہ و خط کا جو مہر خط سے سمواً ایک خط زائد دکھا گیا ہے۔

صفحه ۱۳۹

لے غالب نے نہ غیر کے کی بجائے سہواً غیر کے نہ لکھا ہے۔ جس سے مصرع ساقط الوزن ہو جاتا ہے۔

اسٹہ غالب نے جگہ کے بعد کے زائر لکھ دیا ہے۔

۳۸ ع : میں یہ مقطع نہیں ہے۔ اس غزل کا چہاں شعر ہے۔ قطع غالب تنہا کے ساتھ اضافہ کیا ہے۔ اس شعر میں اسد کی جگہ تمام ہے۔

۳۸ ع : تعداد اشعار ۷  
۳۸ ع : بائیدگی  
صفحہ ۱۱۵

۳۹ ع : قدرت ایما و ثنا  
۳۹ ع : جواب  
صفحہ ۱۱۷

۳۹ ع : ایک جان بے نوا سے اسد  
۳۹ ع : بار لائی ہے دانہ بے سرشک  
۳۹ ع : اصل : سہواً بنگاں کرتے ہیں لکھا ہے  
صفحہ ۱۱۹

۳۹ ع : یہ شعر غالب کے کسی نسخے میں نہیں ہے  
۳۹ ع : اس شعر کو یوں کر دیا ہے سید اسکندر بنے بھرتا : مگر رنماں !  
۳۹ ع : تعداد اشعار ۷

۳۹ ع : بکاہ : (اور غالباً یہی درست ہے)  
۳۹ ع : نظم زکریا کے 'دراغ' لکھا ہے۔  
۳۹ ع : اصل : رجم  
صفحہ ۱۲۱

۳۹ ع : تعداد اشعار ۳  
۳۹ ع : کہ برق از وجد قلندر  
۳۹ ع : پہلے جرم نظارہ لکھا تھا اسے نظم زکریا کے تحت لکھا گیا ہے  
۳۹ ع : ۱۶۸ : خونِ دو عالم  
۳۹ ع : چشمِ خدنگ  
۳۹ ع : یہ پورا مصرع نظم زکریا ہے اور غالباً وہ مصرع لکھا گیا تھا جو حق میں ہے : کچھ یادوں کی بکرتی نے میخانے کی پامالی، عمر  
۳۹ ع : یہ حاشیے کے ساتھ کٹ گیا ہے۔ اور پڑھا نہیں جاتا۔  
صفحہ ۱۲۳

۳۹ ع : تعداد اشعار ۳، دیوان میں ۱، ۱۶۸ ع : (متداول)  
۳۹ ع : ۳۱ : نیاز پر نشانی ہو گیا  
۳۹ ع : تعداد اشعار ۶

۳۹ ع : ۳۱ : بے قراری سے  
۳۹ ع : شطاب کی یہ پریش لکھا ہے۔

۱۵۳ اصل تجھس کی جگہ بیاض ۱۵۳ ع ۲۲: تعداد اشعار ۱۰۵ اس نسخے میں مطلع خیر مطبوعہ ہے۔  
 ۱۵۴ ۲۲ ع ۲۳: چشم بزم خلق غیر از نقش خود بینی نہیں ۱۵۴ ع ۲۳: برق خورش زار  
 ۱۵۵ ۲۲ ع ۲۳: جوش تماشہ ہے اسد۔ اسل: قطع کی جگہ بیاض ۱۵۵ ع ۲۳: ۷ سے  
 ۱۵۶ ۲۲ ع ۲۲: تعداد اشعار ۷ ۱۵۶ ع ۲۲: میں انفت مرگاہ میں جو ۱۵۶ ع ۲۲: دیکھا ہے کس کاجو  
 ۱۵۷ ۲۲ ع ۲۲: گر می ہے زبان کی ۱۵۷ ع ۲۲: ہر شمع شہادت کو ہے یاں  
 ۱۵۸ ۲۲ ع ۲۲: میں تین شعراں غزل میں زائد ہیں جو نسخہ امر وہم سے غیر ماسر ہیں قطع دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ملتا۔  
 صفحہ ۱۰۵

۱۵۹ ۲۲ ع ۲۳: تعداد اشعار ۷ ۱۵۹ ع ۲۲: جبکہ نقش مدعا جو سے نہ جز  
 ۱۶۰ ۲۲ ع ۲۳: دست حسرت زار میں آشفہ جولانی غث و لکھا تھا۔ اکو طالع کیے یوں بنایا گیا ۱۶۰ ع ۲۳: تعداد اشعار ۷  
 ۱۶۱ ۲۲ ع ۲۳: رنج خود آرائی ۱۶۱ ع ۲۳: جان عاشق حامل  
 صفحہ ۱۰۶

۱۶۲ ۲۲ ع ۲۳: ۱ سے پیدا خو ۱۶۲ ع ۲۳: یہ دعویٰ آرائی ۱۶۲ ع ۲۳: تعداد اشعار ۷  
 ۱۶۳ ۲۲ ع ۱۶۵: دیوان متداول میں بزرگ و گرت ۱۶۳ ع ۲۳: کرتی ہے عاجزی  
 ۱۶۴ ۲۲ ع ۲۵: تعداد اشعار ۷ ۱۶۴ ع ۲۵: جیش گل برگ سے ہے گل کے لب کو احتلاچ  
 ۱۶۵ ۲۲ ع ۳۵: وحشی مزاج ۱۶۵ ع ۲۵: میر ملک حسن کو ۱۶۵ ع ۳۵: بے سوا چشم توانی میں یکا چشم  
 صفحہ ۱۰۹

۱۶۶ ۲۲ ع ۳۵: یہ شعر دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ملتا۔ ۱۶۶ ع ۳۵: شامہ گیو شدی  
 ۱۶۷ ۲۲ ع ۳۶: تعداد اشعار ۷ ۱۶۷ ع ۳۶: تمام درشت  
 ۱۶۸ ۲۲ ع ۳۶: بزم نظریں ۱۶۸ ع ۳۶: تعداد اشعار ۷  
 صفحہ ۱۱۱

۱۶۹ ۲۲ ع ۳۶: تعداد اشعار ۷ ۱۶۹ ع ۳۶: عشق بقاں ۱۶۹ ع ۳۶: سے اور آئینہ زانو  
 ۱۷۰ ۲۲ ع ۳۶: جامہ زہیوں ۱۷۰ ع ۳۶: اس میں پہلے کسر لکھا تھا۔ اسے نظم زد کر یک دست بنایا ہے۔  
 ۱۷۱ ۲۲ ع ۳۸: تعداد اشعار ۷  
 صفحہ ۱۱۳

۱۷۲ ۲۲ ع ۳۸: اسل پہلے مصرع یوں تھا جسے نظم زد کر دیا: حج میں روز و نیاں در  
 ۱۷۳ ۲۲ ع ۳۸: ہم نے سوز خیر جگر رنجی زماں مداد کیا

اسے یوں پڑھا ہے: بکڑے ٹوٹے ہوئے موئی بنے خاں پیدا۔ اسی طرح بنجاب خٹا نے اسے نقل کر دیا ہے: ۱۴۲: ۱۴۳  
۱۴۴: ۱۴۵: دل مرا سوئے خٹاں سے بے سما جابل گیا۔  
صفحہ ۹۷

۱۴۶: ۲۰: شوق آتش  
۱۴۷: ۲۰: ہے درد بیگناہ افسردگی اسے بے کھی  
دیوان میں مطلع یوں کر دیا:

۱۴۸: ۲۰: شکر و تیب ہو گئے  
۱۴۹: ۲۰: دل زانہ زینت پاک  
۱۵۰: ۲۰: میں ہوں اور افسردگی کی آرزو غالب کو کون  
۱۵۱: ۲۰: دیکھ کر طرزِ تپاک اہل دنیا جہل کسب  
۱۵۲: ۲۰: مجلس آمان کو تلمذ کر کے مجلس افروزی بنایا ہے  
۱۵۳: ۲۰: یہ غزل دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں تھی  
۱۵۴: ۲۰: یہ غزل بھی دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں تھی۔  
صفحہ ۹۹

۱۵۵: ۲۰: تعداد اشعار ۶  
۱۵۶: ۲۰: نہیں ہے کف لبناؤک پہ فزائش ہے  
۱۵۷: ۲۱: تعداد اشعار ۶  
۱۵۸: ۲۱: سحر گہ  
۱۵۹: ۲۱: تاپشت  
صفحہ ۱۰۱

۱۶۰: ۲۱: کروں گے غزل بیگناہ کی بکھڑاپائی بتائی  
۱۶۱: ۲۱: لے نہ ہو مایوس اب ہو، لکھا تھا اسے 'نہو مایوس غالب' بنایا ہے۔ اور ہو، قلم زد کرنے سے وہ گیا۔  
۱۶۲: ۲۱: ق میں مطلع یوں ہے:

۱۶۳: ۲۱: اسد مایوس مت ہو۔ گرچہ دوسنے میں اثر کم ہے  
۱۶۴: ۲۱: کہ غالب ہے کہ بعد از زاری بسیار ہو پیدا (۲۱ ع)  
۱۶۵: ۲۱: تعداد اشعار ۷  
۱۶۶: ۲۱: اختر کنی ہے مرتبہ نے حواشی میں بتایا ہے کہ اب اور ج میں اختر کنی ہے۔ مگر متن میں بھی یہی لکھا ہے میرا  
۱۶۷: ۲۱: خیال ہے کہ یہ ج کے مرتبہ کا تراجم ہے "گئے ہے" ہونا چاہیے جو ہمارے نسخے کی اصلاح یافتہ شکل ہے۔  
۱۶۸: ۲۱: ہے شفق سوز جگر کی آگ کی بامیدگی۔ یہ اختلاف ج میں نہیں ہے ۱۶۹: اصل: تنفص کی جگہ بیاہن  
۱۷۰: ۲۲: تعداد اشعار ۶۔ ایک شعر بعد میں اضافہ  
۱۷۱: ۲۲: حیرت حرجن پیرا سے تیرے رنگ گل  
۱۷۲: ۲۲: بسمل ذوقی پیدل ہے جہاں غریب  
۱۷۳: ۲۲: غائب یہاں بھی تافیر 'حسب حال' لکھ دیا تھا۔ اسے پھر ماہ و سال بنایا ہے۔  
صفحہ ۱۰۳

۵۷ ع ۱۵: ق بین اس غزل کے شعر میں -  
 ۵۸ ع ۱۵: محشرستان -  
 ۵۹ ع ۱۵: رشتہ ہر شمع خاک کو ست فافوس تھا۔  
 ۶۰ ع ۱۵: یہ مطلع دیوان کی غزل کا نواں شعر ہے۔  
 ۶۱ ع ۱۵: اس زمین کے تین شہر (ع ۲۱) میں چار دیوان (ع ۱۵۳) میں ہیں۔  
 ۶۲ ع ۱۵: نقش بندی مانے دہر

صفحہ ۸۷

۱۵ اصل: از صریح نام پیدا "قلم زد" ۲۱ ع ۱۵: طبع کی دانش نے دیکھ کر ایک گلستان گل کیا۔ یہ دل وابستہ گویا بیضہ طاؤس تھا  
 ۱۶ ع ۲۱: کل اس کو ہم نے دیکھا گوشہ غم خانہ میں دست بر سر، سر بر زانو سے دل مایوس تھا  
 ۱۷ ع ۱۲: ق بین تعداد اشعار ۹، دوسری غزل میں ۲۔ دیوان میں (ع ۱۲۴) چار شعر۔ اس طرح کل اشعار ۱۷  
 ۱۸ ع ۱۲: جادے پر  
 ۱۹ ع ۱۲: حیف اسے نگہ تھا کہ پئے عرض کیا کیونکہ آئینہ ۱۵ اصل: پر جبہ سائل  
 ۲۰ ع ۱۲: تمنا لائی  
 ۲۱ ع ۱۵: وہ نفس ہوں کہ اسد نغمہ فرحت نے "قلم زد"

صفحہ ۸۹

۱۵ اس زمین کے چار شہر میں (ع ۲۱) اور ۸ شعر دیوان میں (ع ۱۵۳) ہیں  
 ۱۶ پٹیلوں لکھا تھا جسے قلم زد کر دیا: انداز ربط یاں میں سب مجھ کو لے اسد  
 ۱۷ درد اکہ اختلاط کے متابل نہیں رہا  
 ۱۸ اس زمین کے ۹ شہر میں (ع ۲۱) اور دو شعر دیوان (ع ۱۵۳) میں ہیں  
 ۱۹ ع ۲۱: دل تنگی  
 ۲۰ اصل حیرت کو حسرت بنایا ہے۔

صفحہ ۹۱

۱۵ ع ۲۱: ۲۱ جلوه حسن  
 ۱۶ ع ۲۱: بدوس  
 ۱۷ ع ۳۰: ۳۰ بیان  
 ۱۸ ع ۳۰: ۳۰ پندرہ چھ حال شب و روز بحر کا غالب  
 ۱۹ ع ۲۱: ۲۱ دے نے  
 ۲۰ ع ۳۰: ۳۰ یہ غزل دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ہے

صفحہ ۹۲

۱۵ ع ۲۹: تعداد اشعار ۶  
 ۱۶ ع ۳۰: ۳۰ مثل برگ گل، تر  
 ۱۷ ع ۲۹: ۲۹ تعداد اشعار ۶  
 ۱۸ ع ۳۰: ۳۰ نو چہم وحشت  
 ۱۹ ع ۲۹: ۲۹ آئینہ خانہ خاک  
 ۲۰ ع ۳۰: ۳۰ دل میں غبار

صفحہ ۹۵

۱۵ یہ غزل دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ہے۔  
 ۱۶ یہ غزل بھی دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ہے۔ صرف اس کا مطلع "عظم الاولہ سرور کے تذکرہ عمدہ منتخبہ" میں ملتا ہے، مگر مرتب تذکرہ نے

۵۵ ع ۱۸: تعداد اشعار ۴ - دیوان میں ۲ شعر  
۵۵ ع یہ شعر دیوان غالب کے کسی نسخے میں نہیں ہے

۵۴ ع ۲۹: اسد ربابِ فطرت قدر دانِ لفظ زبانی ہیں  
۵۴ ع اصل: "کربرتی اور شعلہ نشتر ہے"

صفحہ ۷۷

۵۵ ع اس زمین میں ۶ شہر قی میں اور دو دیوان میں ہیں۔  
۵۴ ع رشتہ چاک حبیبِ دریدہ کیسے صرف دامن: بعد میں کیسے قلم زد کر کے قماش بڑھایا ہے۔  
۵۵ ع ۲۰: گم کردہ رہ

صفحہ ۷۹

۵۵ ع ۲۰: حالِ غمناکِ روگیاں  
۵۵ ع رشتہ چاک حبیبِ دریدہ کیسے صرف دامن: بعد میں کیسے قلم زد کر کے قماش بڑھایا ہے  
۵۵ ع ۲۴: بجائے نامہ (اور یہی صحیح ہے)  
۵۵ ع ۱۵۰: اوردِ شبِ مروت  
۵۵ ع ۱۵۱: جیسے خوں رگ میں۔

صفحہ ۸۱

۵۵ ع یہ پوری غزل غالب نے قلم زد کر دی ہے اور کسی نسخے میں نہیں ملتی۔  
۵۵ ع پہلے نظر بازی کی جگہ محبت کا لکھا تھا جسے قلم زد کر دیا۔  
۵۵ ع اس زمین کے چار شہر قی (ع ۱۸) میں اور دو دیوان (ع ۱۴۸) میں ملتے ہیں۔  
۵۵ ع ۱۸: کہیں گاہ  
۵۵ ع ۱۸: ستم دیدہ باز گشتن

صفحہ ۸۳

۵۵ ع اس زمین کے چار شہر قی (ع ۱۸) میں اور دو دیوان (ع ۱۴۸) میں ملتے ہیں۔  
۵۵ ع ۱۸: بصورتِ تکلفِ بختی تافت ۵۵ ع ۲۹: تعداد اشعار ۵  
۵۵ ع ۲۹: جوڑی آبلہ پٹا  
۵۵ ع ۱۲۹: آیانہ بیانِ طلبِ کامِ زبان تک  
۵۵ ع اس زمین میں تین غزلیں ہیں۔ جس غزل کا یہ مطلع ہے۔ اس کے چار شہر قی (ع ۱۵) میں ہیں اور اسی زمین کی دوسری غزل میں پانچ شعر ہیں۔ تیسری غزل دیوان میں ہے (ع ۱۴۵) اور اس میں پندرہ شعر ہیں۔

صفحہ ۸۵

۵۵ ع ۱۴۵: دیوان میں غزل ۹ کا دوسرا شعر ہے  
۵۵ ع ۱۵: فرش تھیں۔  
۵۵ ع ۱۴۵: غزل ۹ کا تیسرا شعر  
۵۵ ع ۱۵: والِ جہمِ نقدِ مائے سازِ عشرت تھا اسد ناخنِ غمِ پاں الہ

۵۵ "سیرت از شور و فغان بے اثر غفلت ہوئی" لکھ کر قلمزد کر دیا ہے۔

۵۵ ع ۲۵: بختِ رسا "از نفسِ گرمیِ بحرِ شعلہ آواز یار" قلمزد کر دیا ہے

۵۵ ع ۲۵: انتظارِ جلوہ کاکل میں شمشاد باغ صورتِ مرثاگانِ عاشق صرف عرضِ شانہ تھا

۵۵ ع ۲۵: اضطرابِ آسا ۵۲ ع ۲۵: تڑپنا ۵۳ ع ۲۵: تعدادِ اشعار

صفحہ ۶۹

۵۵ ع ۵۳: (زیرِ غور)

۵۵ ع ۱۴۶: حق میں تعدادِ اشعار ۳ دیوان میں ۸

۵۵ ع ۱۴۶: اس غزل کے ۵ شعروں میں ہیں یعنی ۴۰۱، ۶۰۵، ۶۰۵، ۶۰۵، ۶۰۵ قطع تبدیل کیا گیا ہے۔ شعر ۲۵ و ۲۶ ق میں ہیں گے

۵۵ ع ۱۶: جہاں مٹ جائے

۵۵ ع ۱۶: جہاں مٹ جائے

۵۵ ع ۱۴۶: قطع اس طرح ہے:

۵۵ ع ۱۶: تعدادِ اشعار ۴ ندوے نامے کو اتنا طولِ ناب مختصر لکھ دے کہ حسرتِ پنج ہوں عرضِ ستم ہائے جدائی کا

۵۵ ع ۱۴۶: یہ شعروں میں غزل ۱۱ کا حسنِ مطلع ہے ۵۵ ع ۱۶: پریشان

صفحہ ۷۱

۵۵ ع ۱۶: پتے بے زبانی لکھا تھا اسے قلم زد کر دیا۔ یہ دیوان میں غزل ۱۱ کا پانچواں شعر ہے

۵۵ ع ۱۴۶: شاحس سے ۵۳ ع ۲۶: تعدادِ اشعار ۷ ۵۵ ع ۲۶: طلبِ ہرگز

۵۵ ع ۲۶: نہ بخشی فرصتِ یک شہنشاہِ جلوہ خورنے ۵۵ ع ۲۶: نہ بخشی فرصتِ یک شہنشاہِ جلوہ خورنے

۵۵ ع ۱۷: تعدادِ اشعار ۷ دو شعروں میں ہیں یعنی ۳-۵

۵۵ ع ۱۷: وہ ہم سب کا ۵۵ ع ۱۷: وہ ہم سب کا

۵۵ ع ۱۷: اصل: شرارِ فرستے سراپہ چندی لکھ کر قلم زد کیا ہے۔

۵۵ ع ۱۴۸: تشنہ کامی بھی ۵۵ ع ۱۴۸: تو میں غمنازہ ہوں

صفحہ ۷۳

۵۵ ع ۱۸: مجھے راجہ پنچ میں ٹکر لگای نہیں غالب ۵۵ ع ۱۸: یہ غزل دیوانِ غالب کے اور کسی نسخے میں نہیں ملتی۔

۵۵ ع ۱۸: اصل: بربر گہائے مرثاگان لکھ کر قلم زد کیا ہے۔

۵۵ ع ۱۴۸: تعدادِ اشعار ۸

۵۵ ع ۲۷: تعدادِ اشعار ۸

صفحہ ۷۵

۵۵ ع ۲۸: خرمی مرے

۵۵ ع ۲۸: جو حال

۵۵ ع ۲۸: تعدادِ اشعار ۷

صفحہ ۵۹

۱۵ ع ۲۲: غریبی  
۱۶ ع ۲۲: کہے بے چین خرباں پر دے میں مشاغل اپنی  
۱۷ ع ۲۲: کرتی ہے۔  
۱۸ ع ۲۲: مالم کی جگہ پہلے 'مطلب' لکھا تھا۔ تب قلم زد کیا ہے ۱۹ ع ۲۲: بت چرتی سے مرنی  
۲۰ ع ۲۲: تعداد اشعار ۶

صفحہ ۶۱

۱ ع ۲۲: لڑو ادے  
۲ ع ۲۲: تعداد اشعار ۹  
۳ ع ۲۲: میں اس طرن ہے اصل: دیدہ کنوں ہر قاشت پمیں  
۴ ع ۲۲: اس کے بے مقلع یوں ہے:  
۵ ع ۲۲: شوقِ سامانِ نسولی ہے وگرنہ غالب  
۶ ع ۲۲: اس کے علاوہ دو شوق میں اور زائد ہیں۔  
۷ ع ۲۲: تعداد اشعار ۶  
۸ ع ۲۲: پر بلاؤ کس سے

صفحہ ۶۳

۱ ع ۲۸: ذوقِ متناہے شہادت  
۲ ع ۲۸: تعداد اشعار ۸ (ایک شعر زائد)  
۳ ع ۲۸: اس زمین میں ۹ شعر ہیں چارقی میں اور پانچ دیوان میں پہلے تین شعر: ۱۹ میں اور چوتھا ۱۴۹ پر لے گا۔  
صفحہ ۶۵

۱ ع ۱۵۰: بے خون دل ہے چشم میں موجِ نگہ غبار  
۲ ع ۱۵۰: بساطِ نشاطِ دل۔  
۳ ع ۱۵: اس غزل میں سات شعر ہیں چھ قی میں اور ایک مقطع دیوان میں  
۴ ع ۱۵: امیر بے زباں ہوں کاٹکے صباؤ بے پروا، اصل میں مصرع پہلے یوں لکھا تھا۔ پھر قلم زد  
"گر خمارانِ اُفت بے زباں ہیں، کاشک صباؤ سے"  
۵ ع ۱۵: ذوقِ خود آرائی

صفحہ ۶۷

۱ ع ۱۵: رنج بے تابی  
۲ ع ۱۵: سیرِ بزمِ قنود  
۳ ع ۱۵: شاد  
۴ ع ۱۵: سہی پسند  
۵ ع ۲۵: تعداد اشعار ۹  
۶ ع ۲۵: اپنی



# تصریحات

صفحہ ۵۱،

۱۵ اس غزل کے کئی شعر ہیں۔ پانچ دیوان میں ملتے ہیں اور پانچ ق میں اس نسخے کی غزل کا پہلا اور دوسرا شعر دیوان میں موجود ہے اور پانچ یعنی ۳۰۲، ۴۰۶، ۷۰۷، ۸۰۷ ق میں ہیں۔  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲

صفحہ ۵۲،

۱۵ اس غزل کے پانچ شعر ق میں اور صرف مقطع دیوان میں۔  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲

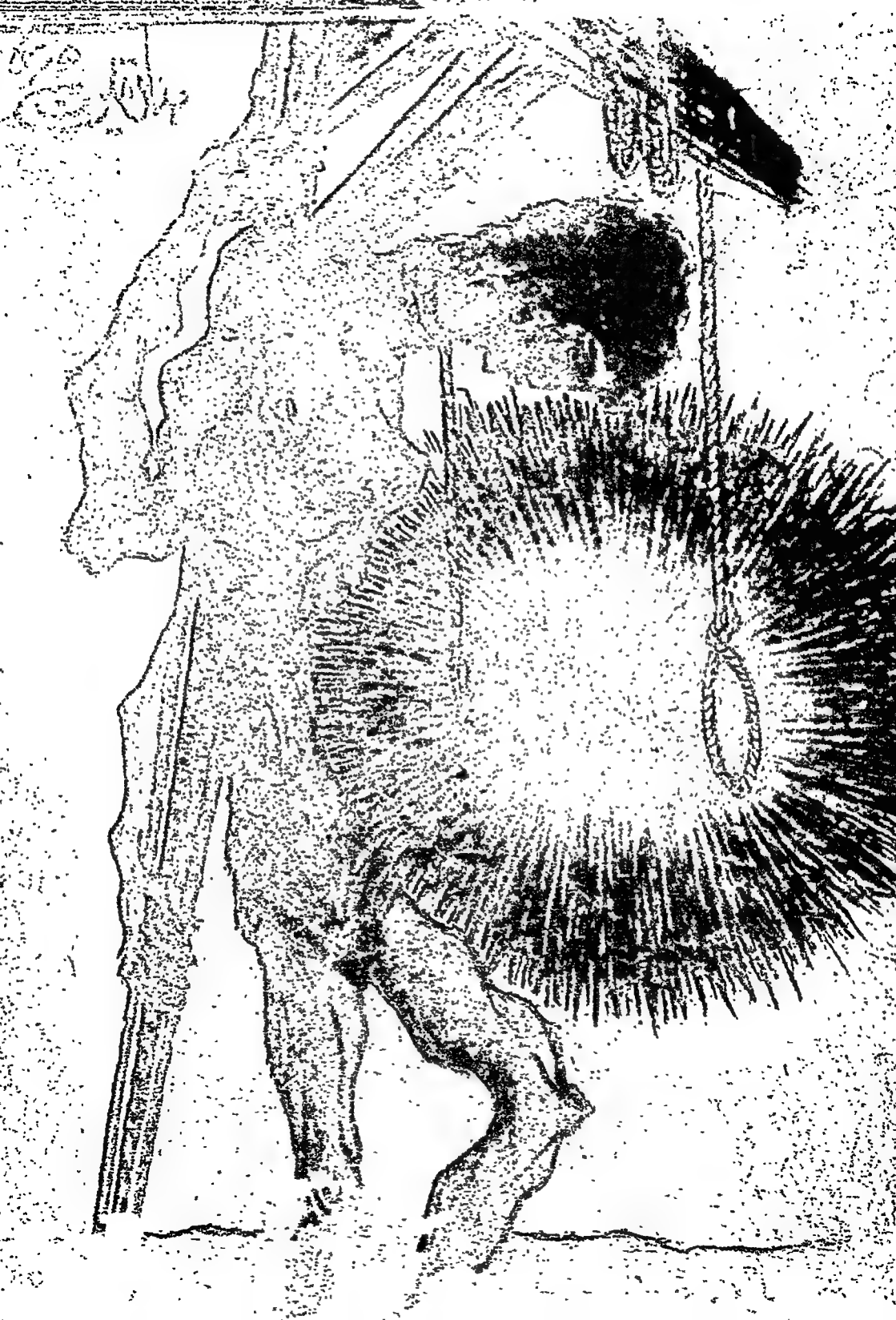
صفحہ ۵۵،

۱۵ تعداد اشعار ق میں ۷ ہے  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲

صفحہ ۵۷،

۱۵ عزت نشیں۔  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲  
 ۱۳۲ : ۵۷ ع : ۱۳۲





کل بخت بهار  
خدا

بهار  
بهار

سلام  
بهار  
بهار

بهار  
بهار  
بهار

بهار  
بهار  
بهار

(۱۵)

بعد از اتمام بزم عید طہ سال  
آپہنچے ہیں، تا سوادِ اقلیم عدم  
ایام جوانی، رہے ساغرِ کش حال  
اے عمر گزشتہ یک قدم استقبال!

(۱۶)

شب زلفِ رخ عرقِ فشاں کا غم تھا  
رویا میں ہزار آنکھ سے تا بسحر  
کیا شرح کروں کہ طرہ تر عالم تھا  
ہر قطرہ اشکِ حشیم، حشیمِ غم بھٹا

۱۷

دل تھا کہ جو جانِ دردِ تمہید سی  
ہم اور فسرون اے تجلیِ افسوس  
بیابانی اشکِ وحشتِ دید سی  
نکلار روا نہیں تو تجدید سی

(۱۸)

سایاں ہزار جستجو، یعنی دل  
پشتِ رخ آئینہ ہے دینِ دنیا  
ساغرِ کشِ خونِ آرزو، یعنی دل  
منظور ہے دو جہاں سے تو یعنی دل

(۱۹)

اے کاش تباں کا بنجرِ مینہ شگاف  
اک تسمہ لگا رہا کہ تار و زے چنڈ  
پہلوے حیات سے گزر جاتا صاف  
رہیتے نہ مشقتِ گدائی سے معاف

(۲۰)

اے کثرتِ فہم بے شمار اندیشہ  
یک قطرہِ خون و دعوتِ صد نشتر  
ہے اصلِ خود سے شرمسار اندیشہ  
یک فہم و عبادتِ ہزار اندیشہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

والذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال  
الذين هم خصال

(۹)

مرداں کہ بہ وہم خود ہر اسان نبود  
دربندِ طلسم نفع و نقصان نبود  
ہمواری و ضح را، تغافل شرط است  
لے مدعیان، کریم نادان نبود

(۱۰)

پیمانہ بر زم عیش ما گوش خود است  
صاف سے ما، ترانہ خوش خود است  
ہر جا کہ قدم نہیم، آغوش خود است  
آئینہ دمام، خانہ بردوش خود است

(۱۱)

شاہیم و جنون ما ز تمکیں و لتنگ  
دایم بہ بحر و بر ز وحشت آہنگ  
مرجان در دیم زارہ پشت نہنگ  
بر کوہ ز نیم سکہ از داغ پلنگ

(۱۲)

انگور، کز دست انجمن پر دازی  
می ریزی و سبوح خودش می ساری  
لے محتسب، آخر از خدای ترسی؟  
بازی بازی پریش بابا بازی

(۱۳)

گفتم کہ اسد، گفت: دل شفته من  
گفتم: نفس، گفت: بخون خفته من  
گفتم: بخش، باین نزاکت گفتن؟  
گفت: ایں ہمہ مدعاے ناگفته من

(۱۴)

ہر چند کہ دوستی میں کامل ہونا  
لیکن نہیں کی زبان و یک دل ہونا  
میں تجھ سے اور مجھ سے تو پوشیدہ  
ہے مفت نگاہ کا مفت بل ہونا





(۳)

اے حسن مخور فریبِ رعنائیٰ ہا      عشق است و ہزار کار فرمائیٰ ہا  
آئینہ مند در آب دار و غافل      چیزے می خواہد این خود آرائیٰ ہا

(۴)

ندرت کیش بکار گاہِ تحسیر      گر خواب زند نقش ببالد تعبیر  
گرد ز تحیرِ فنون پردازِی      بالِ قلمش، نگہِ چشمِ تصویر

(۵)

ایں بادہ کہ از میکدہٗ جسم آمد      پیمانہٗ عشرتِ دو عالم آمد  
بر چہرہٗ نامِ خویشِ صافے کردم      یعنی این جا بچشمِ خواہم آمد

(۶)

گوئی کہ بہنوز جستجو خواہی کرد      عشقِ بتِ دیگر آرزو خواہی کرد  
اے عمر چہ می فریبی از طولِ ال      با ما کہ وفا کرد کہ تو خواہی کرد؟

(۷)

اں را کہ دلے بہ بیکی ہم خانہ است      گلزارِ زمانہ سبزہٗ بیگانہ است  
باہمچو منے کہ دوستی دشمنِ اوست      سگ نیز اگر وفا کند دیوانہ است

(۸)

ہر چند جنوںِ فسرده ساماں نبود      بدستی و ہوشیاری آساں نبود  
گشتند نظر پرست نادانے چند      غافل کہ نظر پرست ناداں نبود

بسیار از این کتاب  
 من در این کتاب  
 بهر چه در این کتاب  
 بهر چه در این کتاب

که در این کتاب  
 که در این کتاب  
 که در این کتاب  
 که در این کتاب

که در این کتاب  
 که در این کتاب  
 که در این کتاب  
 که در این کتاب

که در این کتاب  
 که در این کتاب  
 که در این کتاب  
 که در این کتاب

لطفِ خمارِ مے کو ہے، دردِ دلِ ہم دگر اثر  
 پنبہ شیشہ شراب کفِ بلبِ ایانِ ہے  
 مفتِ صفاے طبع ہے، شوخیِ عرضِ حق  
 داغِ دلِ سیدِ لالِ مردمِ حشیمِ زانِ ہے  
 رنجِ یارِ مہربانِ عیشِ طربِ گاہے نشان  
 گردِ وِ کہدِ ورتِ بتانِ، مثلِ غبارِ باغِ ہے

شعر کی فکر کو اسد چاہیے ہے دلِ دماغ  
 حذر، کہ یہ فسردہ دل بے دل بے دماغ ہے  
 تمام شد غزلیات بعونہ تعالیٰ فقط

## عنوان صحیفہٴ رباعیات

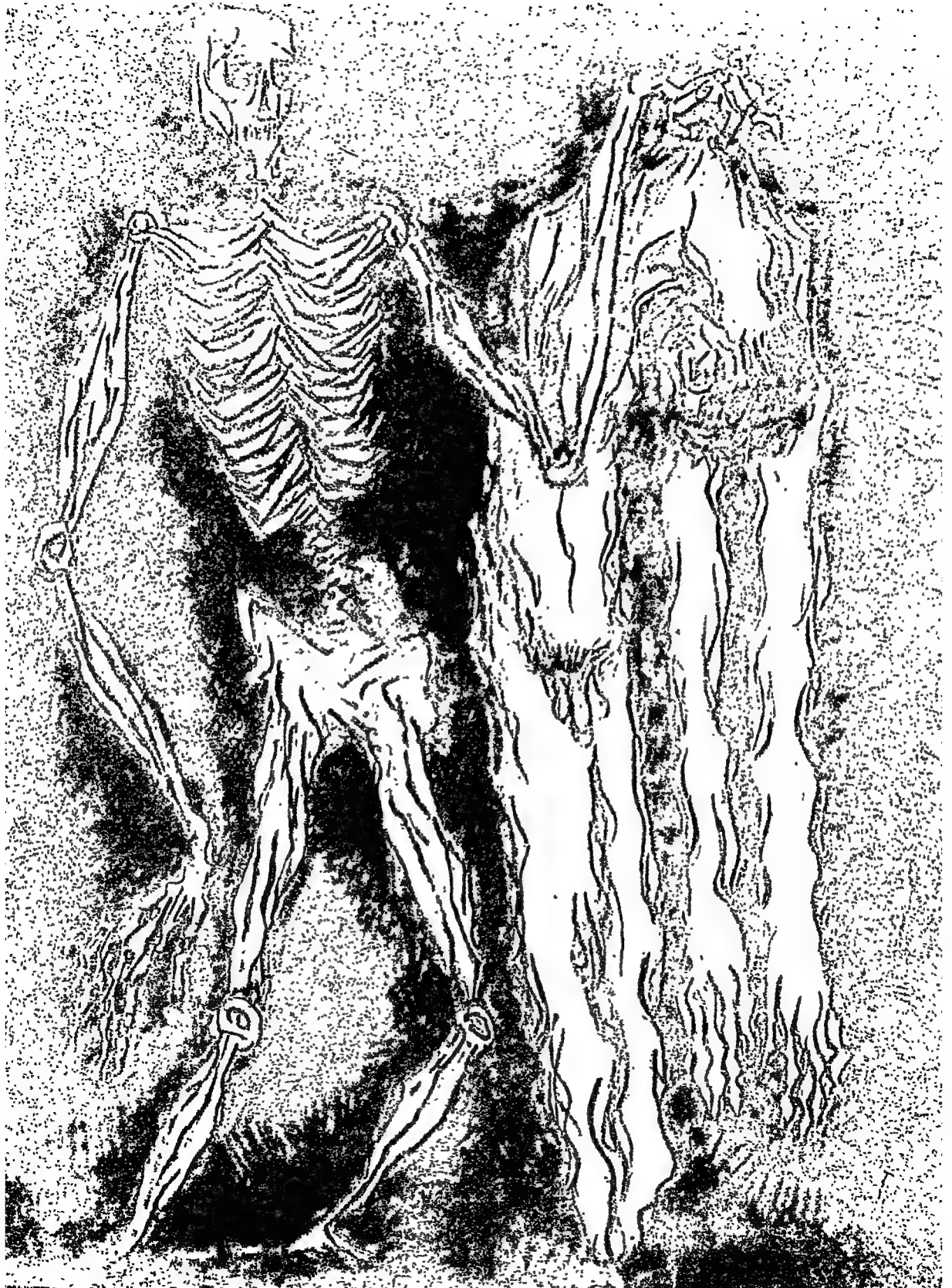
(۱)

اے رونقِ مدعاے تمکینِ مددے جانِ و دلِ خاتمِ النبیینِ مددے  
 اے قبلہ و قبلہ گاہِ ایماں نظرے دے خانہٴ خداے کعبہٴ یوں مددے

(۲)

لیلیٰ، بہوا عنانِ سیرِ دافسوں را  
 از بسکہ بعجزِ میکشہ یارِ دلف  
 دنگ است کہ بستہ در گہ ہانوں را  
 دلِ دیرِ براقہٴ میطہدِ مجنوں را





طغیانیوں کے خلاف فوجوں کے  
 قیام کے لئے ایک ایک جگہ پر  
 فوجیں جمع کر کے رکھ دیں  
 تاکہ ایک ایک جگہ پر  
 فوجیں جمع کر کے رکھ دیں  
 تاکہ ایک ایک جگہ پر

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند  
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

انجمن

ایمانی و علمی

جین دین ضمیمہ

١٠٠

سید محمد حسن حسینی  
از حج و عمره و زیارت  
الحج و عمره و زیارت

بھرا ہے دہریدری سے دل کیجیے کہاں کی

۲۲۷  
 ہوا جب حسن کم، خط برعدا رسادہ آتا ہے  
 کہ بعد از صاف مے، ساغر میں دُرد بادہ آتا ہے  
 محیط دہر میں بالیدن از خود واگدشتن ہے  
 کہ یاں ہر یک جاب آسا شکست اکادہ آتا ہے  
 نہیں ہے فزج الفت میں حاصل جز تلف گشتن ہے  
 نظر دانہ مرثک بریزیں فتادہ آتا ہے  
 دیارِ عشق میں جاتا ہے جو سوداگری ساماں  
 متابع زندگانی با بخت دادہ آتا ہے  
 اسد وار تنگاں باوصف سماں بے تعلق ہیں  
 صنوبر گستاں میں بادل آزادہ آتا ہے

۲۲۸  
 نگاہِ سرسبز سنانے، عرضِ تکلیفِ شہرارت کی  
 برابر شے غم تیغِ صفائی اشارت کی  
 روانی موج مے کی، گز خطِ جام آشنا ہوئے  
 لکھے کیفیت اُس سطرِ قسم کی عبارت کی  
 ہوئی ریزشِ عرق کی جو ششِ اسماءِ ذوالی  
 تب چھلکتے نے یہ بنشِ گل ہیں حرات کی  
 شہِ گل نے کیا جب بند و بستِ گلشن آرائی  
 عصاے سبز نے نرگس کو دی خدمت نکلائی  
 زبں نکلا عیارِ دل بوقتِ اشک خاموشی ہے  
 اسد کھائے ہے سرے نے آنکھوں میں عصا کی

۲۲۹  
 خدایا، دل کہاں تک نہ بعدِ رنج و تعب کاٹے  
 خرم گیسو پہوشِ شیریں تاب اور شب کاٹے

[illegible]



کریں گر قدرِ اشک دیدہ عاشقِ خود آریاں      صدفِ دزدانِ گوہر سے بہ سحر ت اپنے لب کاٹے  
 ہوئے یہ رہرواں دلِ حستہ شرمِ نار سائی سے      کہ دستِ آرزو سے یک قلمِ پائے طلب کاٹے  
 فغاں بر حالِ رنجورے کہ فرطِ ناتوانی سے      بقدرِ یک نفسِ جاوہ، بعدِ رنج و تعب کاٹے  
 اسد کو جراتِ بوسیدنِ پائے چمنِ رویاں  
 کہ میں نے دستِ پاپا ہم شمشیرِ ادب کاٹے

۵۴

۲۵۱ تماشا ہے جہاں مفتِ نظر ہے      کہ یہ گلزارِ باغِ رہ گزر ہے  
 جہاں شمعِ خموشی جلوہ گر ہے      پیر پر و انگاں بالِ شرر ہے  
 بجبِ اشکِ چشمِ سہمہ آلود      مسیٰ لیدہ دزدانِ گھر ہے  
 شفقِ ساں موجِ بخوں ہے رگِ خواب      کہ مژگانِ کشودہ نیشِ شر ہے  
 کرے ہے روئے روشنِ آفتابی      عیارِ خطِ رخِ گردِ بحر ہے  
 ہوئی یک عمر صرفِ مشقِ تامل      اثرِ موقوفِ بر عمرِ دگر ہے  
 اسد ہوں میں پر افشانِ رسیدن  
 سوادِ شعرِ در گردِ سفر ہے

۲۵۱ بسکہ زیرِ خاکِ با آبِ طراوتِ راہ ہے      ریشہ سے ہر تخمِ کادو، اندرونِ چاد ہے



چشمہ ٹٹے باغ میں از عکس گھماے سخن  
فلس ماہی اُنٹہ پر داز داغ ماہ  
حسن و رعنائی میں باہم صد سرو گردن ہے فرق  
سرو کے قامت پر گل یک امن کوتاہ  
داں سے ہے تکلیف عرض بے دماغی ٹٹے دل  
یاں صریح خامہ مجھ کو نالہ رجاں کاہ

اے اسد مایوس مت ہوا ز در شا و نجف  
صاحب دلہا، دکیل حضرت اللہ ہے

۵

۲۵۲ بسکہ چشم از انتظارِ خوش خطاں بے نور ہے  
یک قلم شاخ گل ز گس حصاے کور ہے  
ہوں تصور ٹٹے ہمدوشی سے بدست شراب  
حیرت آشوش صافی ساغ کور ہے  
ہے زیا افتادگی نشہ بیماری مجھے  
در نظر تب خالہ لب دانہ انگور ہے  
ہے عجب مردوں کو غفلت ٹٹے اہل دہر ہے  
سبزہ جوں انگشت حیرت در زبان گور ہے  
درد ہے غم آفرین در حسرت آباد جہاں  
ٹٹے ماتم خانہ زاد نالہ در وجود ہے  
کیا کروں غم ماے پنہاں لے گئے نصبر و قرار  
دزد ہو گر خانگی تو پاسباں معذور ہے

ہو جہاں اور نگہ ابرا جانشین مصطفیٰ

وان اسد تخت سلیمان نقش پاے مور ہے

۶

۲۵۳ سو خنکاں کی خاک میں ریش نقش داغ ہے  
آئینہ بساط ناز مثل گل چراغ ہے

[illegible]

۱۰

۲۳۵ بدست آوردن دل گوہرِ دریا سے شاہی ہے  
وگر نہ خاتمِ دستِ سلیمانِ فلسِ ماہی ہے  
سخنِ تاریکِ طبعوں کا ہے انہماکِ گفتِ ہائے  
کہ زنگِ خامہٗ فولادِ مانا سے سیاہی ہے  
خمیدنِ نشہٗ میں ہے شرمِ زشتِ اعمالی  
دباغِ زہد میں آخرِ غرورِ بے گناہی ہے  
نہیں ہے خالی آرایش سے بے سامانی عاشق  
شکستِ حالِ اندازِ آفرینِ کجِ کلاہی ہے

اسدِ خواہاں بھی دورِ چرخ سے رنجیدہ خاطر ہیں  
گریہاں چاکِ گلہاں نشانِ دادِ خواہی ہے

۱۱

۲۳۶ نہ چھوڑو مغلِ عشرت میں جا اے مے کشاں خالی  
کس گاہِ بلا ہے ہو گیا شیشہٗ جہاں خالی  
نہ دوڑا ریشہٗ دیوانگی، صحنِ بیاہاں میں  
کہ تارِ جادہ سے ہے سحرِ ریگِ واں خالی  
دکانِ ناوکِ تاثیر ہے از خود تہیِ ماندن  
سرِ اسرِ عجزِ ہو کہ خانہٗ مانندِ کساں خالی  
محبت ہے نوا سازِ فغاں، در پرودہٗ دلہا  
کرے ہے مغرے مانندِ نے کے استخوانِ خالی  
عبث ہے خطِ ساغرِ جلوہٗ طوقِ گردنِ قمری  
مے اُلفت سے ہے مینا سے سروِ بوستانِ خالی  
نہ بھولو ریزشِ اعداد کی قطعِ فسانی پر  
عزیزاں ہے بنگِ صفرِ جامِ ہماں خالی

اسدِ ہنستے ہیں میرے گریہ مائے زار پر مردم



جس طرح پانی پیوئے کوئی دارِ دار کے

جہاں کیے ہوئے ہیں دلِ بقرار کے

نقشِ قدم ہیں ہم کفِ پایے نگار کے

گویا کہ تختہِ مشق ہیں خطِ عبا کے

مانندِ شبنم اشک ہیں شرکانِ خار کے

لے بلبلو چلو کہ چلے دن بہار کے

یسا بپشتِ گرمی آئینہ دے ہے ہم

بعد از وداعِ یار، بخوں درِ طبعِ وہ ہیں

ظاہر ہے ہم سے کلفتِ بختِ میا و روز

حسرتِ دیکھ سہتے ہیں ہم آبِ رنگِ گل

طرزِ گلِ شگفتہ، کفِ رِوداع ہے

ہم مشقِ فکرِ وصل و غم، بھر سے اس

قابل نہیں رہے ہیں غمِ روزگار کے

کہ مشکِ نافہ، تمثالِ سوادِ چشمِ آہو ہے

شرکِ چشمِ یارِ آبِ دمِ شمشیرِ ابرو ہے

پیرِ افسانہ درِ کجِ قفسِ تعویذِ بازو ہے

کہ ظاہرِ پیچہِ خورشیدِ دستِ زیرِ پہلو ہے

بر فکرِ حیرتِ رم آئینہ پر وازِ زانو ہے

زخمِ میں تنم کو شاں کے ہے سامانِ خونِ ریزی

کرے ہے دستِ فرودِ ہوسِ تابِ پریدہ نہا

ہوا چرخِ خمیدہ تا تو اں بارِ علانی سے

اسدِ تاجِ طبیعتِ طاقتِ ضبطِ الم لاو

فغانِ دل بہ پہلو، نالہِ بیمارِ بدخو ہے





نپوچھ کچھ سر و سامان و کار و بار اسد

جنوں معاملہ، میدل، فقیر، مسکین ہے

۲۷۱ روتا ہوں بلکہ درہوس آریسہ گی ۱۰ جوں گوہر اشک کو ہے فراموش چکیدگی

بر خاک افتادگی کشتگانِ عشق ہے سجدہ سپاس بہ منزل رسیدگی

انسان نیاز مندِ ازل ہے کہ جوں کماں مطلب ہے ربط سے رگ دیے کی غبیدگی

ہے بسمل ادائے چمن عارضاً بہار گلشن کو رنگ گل سے ہے درخوں طبعیگی

دیکھا نہیں ہے ہم نے بعشق بُتِاں اسد

غیر از شکستہ حالی و حسرت کشیدگی

۲۷۲ عاشق نقاب جلوہ جانا نہ چاہیے ۱۰ فانوسِ شمع کو پیر پروانہ چاہیے

ہے دھل، ہجر عالمِ تمکین مضبوط ہیں معشوقِ شونخ و عاشقِ دیوانہ چاہیے

ساقی بیمارِ موسمِ گل ہے سُروِ بخش بیباں سے ہم گزر گئے، پیمانہ چاہیے

دیوانگیاں ہیں حاملِ رازِ نہانِ عشق اے بے تمیز گنجِ بویرانہ چاہیے

جاو و ہے طرزِ گفتگوے یار اے اسد

یاں جہنموں نہیں اگر افسانہ چاہیے

۲۷۳ یوں بعدِ ضبطِ اشک پھر اگر دیار کے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

تمام دفتر ربط مزاج درہم ہے

اسد بنا ز کی طبع آرزو انصاف

کہ ایک دہم ضعیف و غم دو عالم ہے

عجب کہ پر تو غور، شمع شبنستان ہے  
برنگ پست، نہ ہر اب اوہ پیکان ہے  
بطر ز گلِ رگ جاں مجھ کو تارِ داماں ہے  
نشانِ جوہرِ شمشیر، زخمِ دنداں ہے  
صبا خرامیِ خواہاں، بہارِ ساماں ہے  
دماغِ نازکشِ منتِ طبیباں ہے

عذارِ یار، نظر بندِ چشمِ گریاں ہے  
زباںِ بکامِ خوشائِ ز فطرِ تنخیِ ضبط  
قبائے جلوہ نسب ہے لبسِ عریانی  
لبِ گزیدہ معشوق ہے دلِ افکار  
کشد و غنچہ دہلا، عجب نہ رکھ غافل  
فغاں کہ بہر شفاے حصولِ ناشدنی

۲۳۹

اسد جہاں کہ علی بر سرِ نوازش ہو

کشا و عقدہ و شوارکار آساں ہے

کہ ماہِ وز وِ خانے کفِ نگارین ہے  
خطِ پایہ، سرِ اسرِ نگاہِ گلچیں ہے  
رکابِ روزنِ دیوارِ خانہ زین ہے  
درازِ رگِ خوابِ تباںِ خطِ چین ہے  
کہ خطِ عبا زینِ خیرِ زلفِ مشکیر  
کہ گوشِ گلِ غمِ شبنم سے پند آگیا

۲۴۰ شفق بد عوی عاشق، گواہِ رنگیں ہے  
کرے ہے بادہ تے لب کسبِ رنگِ فروغ  
عیاں ہے پائے خنای سے پر تو خورشید  
جبین صبح، امیدِ فسانہ گویاں پر  
ہوا نشانِ سوادِ دیارِ حسنِ عیاں  
بجائے گردن سنے نالہ ہائے بلبلِ زار



کثرتِ جوشِ سوید اے نہیں تل کی جگہ خال کب مشاہدے سکتی ہے کاکل کے تلے  
 بسکہ خواباں باغ کر دیتے ہیں وقتِ مے شیشے کا رگِ گل کے تلے  
 ہے پرافشا دنِ ٹپیدن کی تکلیفِ ہوس ورنہ صد گلزار ہے یک بالِ بلبل کے تلے  
 پیے بمقصدِ بردنی ہے خیرِ مے سے اے اسد

جادوئے منزل ہے خطِ ساغرِ گل کے تلے

۲۳۷ جو ہر آئینہ ساں، مژگانِ بدلِ آسودہ ہے قطرہ اشکِ تراویدہ، نگاہِ آلودہ ہے  
 درِ طلسمِ عاجزِ می اے اضطرابِ آرام کوئلہ پرقتانی کا فریبِ خاطرِ آسودہ ہے  
 اے ہوسِ عرضِ بساطِ نازِ مشتاقانِ پوچھ جوں پڑاؤں چندیں دغِ مشکِ اندوہ ہے  
 ہے ریا کا رتبہ بالا ترِ تصورِ کردنی تیرگیِ داغ سے مہیمِ مس اندوہ ہے  
 ہے سوادِ خطِ پریشاں موٹی ماتمِ زدہ خامہ میرا شیخِ قبرِ کشکالِ گادوہ ہے  
 پنبہ مینا سے مے رکھ لو تم اپنے کان میں مے پرنتاںِ ناصح بے صدفِ گوبے ہو وہ ہے

کثرتِ انشائے مضمونِ تخیل سے اسد

ہر ہر انگشتِ نوکِ خامہ فرسودہ ہے

۲۳۸ بہارِ تعزیتِ آبادِ عشقِ تاقم ہے کہ تیغِ یارِ ہلالِ مہِ محمد ہے  
 برہنِ ضبط ہے آئینہ بندِ گوہر وگر نہ بحرِ میں ہر قطرہ چشمِ پرِ غم ہے  
 چمن میں کون ہے طرزِ آفرینِ نگاہِ نیا کہ گل ہے بلبلِ رنگیںِ بیضہ شبنم ہے  
 اگر نہ ہو مے رگِ خوابِ صرفِ شیرازہ



نہاں ہے گو ہر مقصود جیپ خوشنماسی میں  
عزیزاں گرچہ ہلا تہیں مگر وصل سے کینے  
تصویر تکیں طعین ہائے طعنے دل  
بے بی غیر ہے قطع باس خانہ برباداں ہے  
کہ یاں غواص ہے مثال اور آئینہ دریا ہے  
مجھے افسون خواب افسانہ خواب زلیخا ہے  
بیاد رنگ ہائے رفتہ گلچین تماشا ہے  
کہ تار جادہ رہ رشتہ دامان صحرا ہے  
اسد شب ہائے تاریک افاق شعلہ زبیاں ہیں  
چراغ خانہ دل سوزش داغ تماشا ہے

۲۳۲ یہ بزم ہے پرستی حیرت تکلیف بیجا ہے  
نشاط دیدہ و بینا ہے کو خواب چریداری  
ندانی شوخی اندیشہ تاب در دو نیمہ سی  
مگر معمار حسرت ہا، چہ آبادی چرویرانی  
تہ ہو کر جوش اشک آئینہ در آئینہ خفتن  
برستی ہائے قید زندگی، معلوم آزادی  
کہ یاں کف برب پیانہ از جوش تقاضا ہے  
بہم آورد و مژگان بوسہ جیت تماشا ہے  
کف افسوں سودن عہد غدیر تماشا ہے  
کہ مژگان جوش طاف اسو کف و انان صحرای  
بحولان کا مطلب ہانکا و عاجزاں پائے  
شرور و ریندوم رشتہ در گناہے عارا ہے  
اسد یاس تماشا ہے محبت امید آزادی

گداز آرزو ہا آب بار آرزو ہا ہے

۲۳۵ بہر پروردن ہر سر لطف گستر سایہ ہے  
فصل گل میں دیدہ و خرمیں نگاہان جنوں  
شورش باطن سے یاں نک مجھ کو غفلت ہے کہ  
لے اسد آبار ہے بکھ سے جہاں شاعری  
۲۳۶ وہ ناکر آب گل سے سایہ گل کے تلے  
۲۳۷ بہر پروردن ہر سر لطف گستر سایہ ہے  
فصل گل میں دیدہ و خرمیں نگاہان جنوں  
شورش باطن سے یاں نک مجھ کو غفلت ہے کہ  
لے اسد آبار ہے بکھ سے جہاں شاعری  
۲۳۸ وہ ناکر آب گل سے سایہ گل کے تلے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



نقاب یار ہے غفلت نگاہی مائے سیندھ  
ز وحشت مائے مجنوں شوخی میلی نمایاں ہے

اسد بند قبا ہے غنچہ رگزار سامانی  
اگر ہوئے شگفتن خوش نیک عالم گلستاں ہے

۲۳۱  
ہجوم ناکہ ہجرت عاجز عرض یک اُنفاں ہے  
خوشی ریشہ صد نیساں سے خس بد مذاں ہے  
کجائے کو عرق، سبھی عروج نشہ رنگس تر  
خطر خسار ساقی تا خط ساعیر چراغاں ہے  
رہا بے قدر دل در پردہ جو خوش ظہور آخر  
گل و زکس بہم آئینہ در قسیم کوراں ہے  
تکلف ساز رسوائی ہے غافل شرم رعنائی  
دلِ خون گشتہ در دستِ خفا اکودہ عریاں ہے  
تماشا سر خوش غفلت ہے، با وصفِ حضور دل  
ہنوز آئینہ خلوت گاہ باز ربط مرقاں ہے  
تکلف بر طرت، ذوق زلیخا جمع کر ورنہ  
پریشاں خوابِ آغوشِ داغِ یوسفِ ساں ہے

اسد جمیعتِ دل در کنارِ بنجودی خوشتر

دو عالم آگہی سامانِ یک خوابِ پریشاں ہے

۲۳۲  
تغافلِ مشربی سے نامائی بسکہ پیدا ہے  
نگاہِ مست و پرچشمِ بٹائی زُتارِ مینا ہے  
نصرت و شینوں میں ہے تصور مائے مجنوں کا  
سوا پرچشمِ آہو عکسِ حالِ مئے لیلہا ہے  
محبت طرزِ پیوند نہال دوستی جانے  
دویدن ریشہ ساں صفتِ گِ خوابِ زلیخا ہے  
کیا یکسر گلاز دل نیازِ جو ششِ حسرت  
سُوید النعمانہ بندی داغِ مینا ہے  
نہیں ہونا پریدنِ جلوہ رنگِ از ربطِ خونِ پیری  
حنایِ پیچہ بھیدا و مرغِ رشتہ برپا ہے  
اسد گر دانہ در نہایت تصویرِ باز و شو  
عزنی بحرِ حوں قناتِ آئینہ رہنما ہے  
اثرِ سوزِ محبت کا قیامت بے مہا ہے  
کر دگ سے سنگ میں حکمِ شکر کا ریشہ پیدا ہے





طراز غایت محبت در پیش من  
دوختی بر من بختی بختی  
نقاب او هر غفلت که بپایار  
ناله و ناله بپایار  
استدفا بختی که کار است  
در هر دو کس که بختی  
بجویم ناله و ناله در عرض من  
خوشتر است بختی بختی  
کلی که در عرض من  
خط خیارش را خط خیارش  
را بفرماید دل در بختی  
نقد و نقد بختی بختی

یگانہ رب سے شگفتہ بہت و شریعت  
عکس گویا فانی آئینہ دریا کرے

نہ

نہ فانی سے نہیں سرور گریبان  
جملہ تنہاوں کی غریب کو آقا کرے

چاک کی خواہش اگر دشت بوعینی ہو  
عج کے مانند زخو دل گریبان کرے  
میں کو چہ خوش بیاست سے یا شکت  
میں شیشہ دید و سماع کی فزکانی کرے  
خیزد عارض سے نکلا ہے نف کو اعلیٰ غم  
میں قلم مغلوبے جو کچھ پریشانی کرے  
بات پر گزرتا ہے یاد و وقت قلم  
کرک شب تاب آسمان پر فانی کرے  
وقت اس افتاد وہ خوش جو قناعت  
نقش پایے مور کو تخت سیدانی کرے

کنا چوک ہم ستم زوقی کہ جان ہے  
چہ میں کیسے سیمہ امور سماں ہے  
ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے  
پر تو کے آفتاب کے نقشے میں جان ہے  
کاس نے غم سنا دل جو تیرے  
آہستہ تیرے دل پہ گھڑا رنگ ہے

بہ نقش خاموشی ز کبر کمال بیخ پیمان  
کبر بر مدحے کی زبان حال زندان ہے  
نہوئی خامہ زاد و چہم ہے پڑا نکال ہے  
عجا بہر مہم میں کہ دیر گزشتان ہے  
نکلتے اشک میں ریا گریز پڑ پڑ  
پڑناوس برت پر چشم اشک باران ہے  
میں نے زلف مشک افشایں میں از دوزخ  
کوشان آبروان و دوزخ آسما پریشان ہے  
تکلف بدقت کے جانتی زلف بدخوب  
نکلاوے کتاب از تیغ تیرے بیان ہے  
سیدہ فرخ زخمی کی تلف کیفیت شادی  
کو صبح حید مجھ کو بدتر از خاک گریبان ہے

ہے بے اختیار و فدا داری اس قدر  
پیر بھی اسی خوش میں کیا نہ پڑا ہے  
بیٹھا ہے جو کسایہ دوزخ پر داریں  
فرداں روا سے کٹو بہر دستاں ہے  
کیا خوب کہنے کو کہ نہ نہیں دیا  
میں چپے ہو کہنے ہی فریاد کیا  
وہی میں کہنے وا خواہد کو کتاوت  
بیچارہ چند روز کو فریاد ہے

جہاں زمان مجرتان نہ لے پریشانی  
عکس شریعت بہت ایک تار کو دہشت فانی ہے  
نہیں ہے مرنے جلانے کسب جمعیت  
میں یہ نفس تار تار دہشت پیمان ہے  
عجا بہر دشت و دشت نہ رہا زشتار  
کہ چشم آبرو میں میں ان مریضوں ہے



پیامِ تعزیت پیدائے اندازِ عیادت سے  
بیا بانِ فنا ہے بعدِ صحرائے طلبِ تازی  
شرارِ آہ سے موجِ عبادانِ گلیں ہے  
شبِ ماقمِ ترومانِ دودِ شمعِ بالیں ہے  
پسینا تو سنِ بہت کا سیلِ خانہ زریں ہے  
خانے دستِ خونِ کشنگاں سے تیغِ زنگیں ہے  
جیس پر میری مدِ عامہ قدرتِ خطِ جیں ہے

اندِ جِ حسنِ منتِ ناگوار آہے طبیعت پر  
کشا و عقدہِ محوِ ناخنِ دستِ نگاریں ہے

۲۲۵  
محوِ آرمیدگی سامانِ بیانی کرے  
آرزوئے خانہ آبادی نے دیراں تر کیا  
چشمِ میں توڑے نمکدانِ تاشکرِ خوابی کھے  
نغمہِ بادِ ابستہ یک عقدہ تارِ نفس  
نہاں مشکلِ کشتاؤں کہ مضرابی کھے  
زخمِ ہائے کہنہ بجا ماندہ خونِ مردگی کھے  
ایا کروں گرسایہ دیوارِ سیلابی کرے  
نہاں مشکلِ کشتاؤں کہ مضرابی کھے  
اے خوشا گراں تیغِ یارِ تیرابی کرے

گر سحر وہ جلوہ ریز بے نقابی ہو اسد  
رنگِ خسارِ گلِ خورشیدِ منتابی کرے

۲۲۶  
اے خوشا و قہرِ کرساتی یک خستہ تانِ اکرے  
گرتبِ آسودہ شترگانِ تصرفِ واکرے  
تار و پودِ فرشِ محفلِ پیہرِ مینا کرے  
رشتہ پائے شوخیِ بالِ نفسِ پیداکرے  
دستِ ردِ مسطرِ قسم یک قلمِ انشا کرے  
نوحہ ماقمِ بادِ زپرِ عنفت کرے  
جو عزادارِ شہیدانِ نفسِ وز ویدد ہو  
ہو تنورِ تنانِ طلسمِ حلقہ گرواب ہو

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



ہے عرضِ شکست، آئینہٴ دجراتِ عاشق جزا، کہ سر لشکرِ وحشتِ علمی ہے  
وامانہٴ شوقِ طرب و صل نہیں ہوں اے حسرتِ بیارفتگی کی کمی ہے  
وہ پردہٴ نشیں اور اسدِ آئینہٴ انظار

شہرتِ چمنِ فتنہ و عنفتِ ارمی ہے

۱۲۱ اُس قاصدِ رعنائی جہاں جلوہ گری ہے تسلیمِ فروشیِ روشِ کبابِ دری ہے  
شہرِ مندہٴ گفت ہوں مددِ او اعلیٰ سے ہر قطرہٴ شربت مجھے اشکِ شکری ہے  
سرمایہٴ وحشت ہے دلاسا یہ رگزار ہر سبزہٴ خواستہٴ یاں بالِ پری ہے  
روشن ہوئی یہ بات دمِ نزع کہ آخر فانوسِ کفن بہر چراغِ حسدی ہے

مکے نہیں اسدِ دمِ روا اقلیمِ عدم سے

ہم آتے ہیں غالبِ روا اقلیمِ عدم سے

یہ تیرگیِ حال لباسِ سفری ہے

۱۲۲ تا چند نفسِ غفلتِ ہستی سے بر آوے قاصدِ تیشِ نالہ ہے یاربِ خبر آوے  
ہے طاقِ فراہوشیِ سودا سے دو عالم وہ سنگ کہ گلدستہٴ بھوشِ شہر آوے  
دردِ آئینہٴ کیفیتِ صدرِ رنگ ہے یارب خیمہٴ طربِ ساعزِ زخمِ جگر آوے  
تمثالِ بستانِ گہر رکھے فیضِ مرہم آئینہٴ بحرِ بانیِ داغِ جگر آوے  
حقیقتِ آوارگیِ دید نہ پوچھو دلِ تاخیرِ خوش و داغِ نظر آوے  
زبانِ جگرِ حلقہٴ بیرونِ در آوے زنجیریِ صدرِ حلقہٴ بیرونِ در آوے  
زبانِ جگرِ حلقہٴ بیرونِ در آوے تا ابلہٴ محفلِ کششِ موجِ گہر آوے  
وہ نقشہٴ ہر زمانہٴ فنا ہوں کہ جس کو ہر ذرہٴ کیفیتِ ساعزِ نظر آوے



ہر غنچہ اسد، بارگہ شوکت گل ہے

دل فرس رہے ناز ہے بیدل اگر آئے

۲۲۳  
تجیر ہے گریباں گیر ذوق جلوہ پیرائی  
نگاہ اس چشم کی افزوں کسے نے ناتوانی  
شکست قیمت دل آنسو سے عذر شنائی  
پر طاؤس ہے نیرنگ داغ حیرت انشائی  
شرار سنگ سے پا درخشاں گلگون شیریں ہے  
غور دست دے نہ تھانہ توڑا فرق بدید پر  
جنوں افسردہ و جان ناتواں لے جلوہ تکلف  
جنوں یکسی سا غرکش داغ پلنگ آیا  
خدا یا خوں ہو رنگ امتیاز اور نامہ موزوں ہو  
نگاہ عبرت افسوں گاہ برق و گاہ مشعل ہے

خوابات جنوں میں ہے اسد وقت قلع نوشی

بہ عشق ساقی کوثر، بہار بادہ پیمائی

۲۲۴  
غم و عشرت قدم بوسِ دل تسلیم آئیں ہے  
تفاہ ہے کہ ناموس و فاسوائی آئیں ہے  
لبیبی کی سببش کرتی ہے گوارہ جنبانی  
ہمارا دیکھنا کرتا ہے سیر گلستان کو

و عے مد عالم کردگانِ عشق، آئیں ہے  
نفس تیری گلی میں خوں اور بازارِ رنگیں ہے  
قیامت کشتہ رسلِ تنہاں کی خواب بگیں ہے

[illegible]

جراحت دوزی عاشق ہے جاے رحم ترساں ہوں کہ رشتہ تارِ اشک دیدہ سوزن نہ ہو جاوے  
 غضب شرم آفریں ہے رنگِ ریزی لائے خود بینی پسید می آئینہ کی بینہ روزن نہ ہو جاوے  
 سمجھ اس فصل میں کوتاہی نشو و نما غالب ہے  
 اگر گل مر و کے قامت (پیر) پیرا ہن نہ ہو جاوے

۲۱۶ نوائے خفتہ الفت اگر بیتاب ہو جاوے پر پروانہ تارِ شمع پر مضرب ہو جاوے  
 نمک بڑا رخِ مشک آلودہ وحشت تماشا ہے سواد دیدہ آہو شبِ ختاب ہو جاوے  
 اگر دشتِ معرق افشان بے پروا خرامی ہو بیاض دیدہ آہو کفِ سیلاب ہو جاوے  
 طراوت جوشی طوفانِ آب گل سے ممکن ہے کہ ہر یک گرد بادِ گستاں گرداب ہو جاوے  
 انہیں میان تک آے دستِ عادی خلِ نصرت کر کہ سجدہ قبضہ تیغِ خمِ محراب ہو جاوے  
 بزمِ گل اگر شیرازہ بند بے خودی لپیے ہزار ششگلِ مجموعہ یک خواب ہو جاوے  
 اسد بادِ صدفِ مشق بے تکلف خاک گردیدن  
 غضب ہے گر غبارِ خاطر احباب ہو جاوے

۲۱۸ دل بیمار از خود رفته تصویرِ نہالی ہے کہ مژگانِ ریشہ دارِ نیتان شیر قالی ہے  
 سرورِ نشہ گردن اگر کیفیتِ نسہا ہو نہاں ہر گرد بادِ دشت میں جامِ معالی ہے



خروجِ نشہ ہے مترقا قدم قد چمن رویاں  
بجائے خود و گرنہ سر و بھی میناے خالی ہے  
ہوا آئینہ جام بادہ عکسِ روئے گلگوں سے  
سوا درِ خالِ رُخ، داغِ شرابِ پرتنگا لی ہے  
پیلے نامہ موٹے روہ و صفیٰ کر کیجیے  
کہ تارِ جادہ سر منزلِ نازکِ خیالی ہے  
اسد اٹھنا قیامتِ قاتلوں کا وقتِ آرایش

لباسِ نظم میں بالیدنِ مضمونِ عالی ہے

۲۱۹  
شبم بے گل لالہ نہ خالی زاد ہے  
داغِ دلِ بیدر و، نظر گاہِ حیا ہے  
دلِ خوں شدہ کشمکشِ کثرتِ اظہار ہے  
آئینہ بدستِ بختِ بدستِ حنا ہے  
تمثالِ میں تیری ہے وہ شوخی کہ بصدوق  
آئینہ بے اندازِ گلِ آغوشِ کنا ہے  
قری کفِ خاکستر، بلب نفسِ رنگ  
اے نالہ نشانِ جگر سوختہ کیا ہے  
محبورِ می و دعویٰ گرفتاریِ الفت  
دامنِ تہِ سنگِ امدہ احرارِ وفا ہے

اے پر تو خورشیدِ جہاں تاب ادھر بھی  
سائے کی طرح ہم یہ عجب وقتِ پڑا ہے  
سر رشتهِ ریتابیِ دلِ در گرو عجز  
پر دازِ بخوں خفتہ و فریادِ سا ہے  
ظاہر ہے اسدِ حالِ شہیدانِ گذشتہ

تبعِ صغیر آئینہ تصویرِ نما ہے

۲۲۰  
زلزلتِ بے آغوشِ نظرِ بدستِ ملی ہے  
ہر چند خطِ سبزِ زمزم و رقی ہے  
ہم مشقِ وفا جانتے ہیں لغزشِ یا تک  
اے شمعِ بجھے دعویٰ ثابتِ قدی ہے





ہو جہاں تیرا داغِ خوی نازکِ نیمِ مست خوابِ نازِ گلخانِ دو درِ چراغِ کشتہ ہے  
ہے دلِ افسردہ داغِ آرزوئے شوخِ اسد  
شعلہ آخرِ فالِ مقصودِ چراغِ کشتہ ہے

۲۱۴

عبارتِ بسکہ تجھ سے گرمیِ بازِ بسترِ فروغِ شمعِ بایں طالعِ بیدارِ بستر ہے  
بذوقِ شوخیِ اعضا، تکلفِ بازِ بستر ہے معافِ پچپاٹِ کشمکشِ ہر بازِ بستر ہے  
معملاً تکلفِ سرِ ہر چشمِ بستن ہے گدازِ شمعِ محفلِ پیشِ طومارِ بستر ہے  
مرہِ فرشِ رہِ دلِ ناتواں آرزوِ بے مضطر پائے خفہِ سیرِ ادوی پُرِ عمارِ بستر ہے  
سرِ شکِ سرِ بھرِ ادا دہِ نورِ لعینِ دالِ دلِ بے دستِ پافادہِ برِ خودِ ارِ بستر ہے  
برِ طوفانِ گاہِ جوشِ اضطرابِ وحشتِ شبانہ شمعِ آفتابِ صبحِ محشرِ تارِ بستر ہے  
اسدِ جوشِ بہارِ دیدہ بیدار کے صدقے ہے

ہماری دید کو خوابِ زلیخا عارِ بستر ہے

۲۱۵

خطر ہے رشتہٴ لفتِ برگِ گردن نہ ہو جانے غورِ دوستی آفت ہے تو دشمن نہ ہو جانے  
بپاسِ شوخیِ ترکانِ سرِ ہر خارِ سوزن ہے تبسمِ برگِ گل کو بخندِ دامن نہ ہو جانے

بگھاڑا ہے وہ دماغِ بیدار ہے  
چچا ہے کہ پیر دلِ زور ہے  
نورِ کمال اس کی حالتِ بیدار ہے  
میں ہی بہت دھنسا ہوا ہے

نذرِ تہ کو دلِ وجہ کو  
یہاں سے بیدار ہے  
عاشقِ تیرے چاہیے کہ کون  
اندر دھنسا ہے خودِ تیرے

آجالیہ نام، کوئی کب تک  
دیوار سے ایسا سر کو چھوٹا ہے  
جانتے ہیں قریب کو خطا کی ہے  
کاغذ کے دوتے ہیں گلوں  
غبار کو بے قسم کی کیناں  
غلب کو دلتا نام جو کور  
ان زہدِ لپ سے  
میں جیسے کہ لپٹا ہوا  
کھانا ہے اس کی سلاہتی  
کھانا ہے اس کی سلاہتی

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or a page from a book. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines across the page. The ink is dark, and the background is light-colored paper. The text appears to be a mix of prose and poetry, with some lines being more prominent than others. The overall appearance is that of an old, possibly illuminated, manuscript.

دو جہاں وسعت بقدر یک فضاے خندہ ہے

جاے استہزا ہے عشرت کوشی ہستی اسد

صبح و شبنم فرصت نشو و نماے خندہ ہے

۲۱۲  
۷

برگ ریزِ ناخنِ مطرب بہارِ نغمہ ہے

گوشِ ماسیابی و دلِ بیقرارِ نغمہ ہے

سیلِ مہاں کو کِ صدائے آبشارِ نغمہ ہے

نالہ و زنجیرِ محنوں ریشہ دارِ نغمہ ہے

تیشہ سے سرو سبزِ جوہرِ نغمہ ہے

کسوتِ ایجادِ بلبلِ خارِ نغمہ ہے

شوخیِ مضربِ جولاںِ آبشارِ نغمہ ہے

کس سے اے غفلت تجھے تعبیرِ آگاہی ملے

سازِ عیشِ بیدی ہے خانہ ویرانی مجھے

منجلیِ خواں ہے بذوقِ تارِ گیسوے دراز

نشہ ہماں دابِ رنگِ سازِ ہماستِ طرب

شوخیِ فریاد سے ہے پردہ زنبورِ گل

غفلت استعدادِ ذوق و مدعا غافل اسد

پنبہ گوشِ حریفانِ پود و تارِ نغمہ ہے

۲۱۳  
۷

جامِ داغِ شعلہ اند و دِ چراغِ کشتہ ہے

نبضِ بیمار و فاد و دِ چراغِ کشتہ ہے

لالہ چشمِ حسرتِ آلودِ چراغِ کشتہ ہے

صبحِ یک نیمِ نمکِ سودِ چراغِ کشتہ ہے

لالہ داغِ شعلہ فرسودِ چراغِ کشتہ ہے

نشہ مے بے چینِ دودِ چراغِ کشتہ ہے

رحمِ کرنا ظلم کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے

داغِ ہمد گیر ہیں اہلِ باغ، گر گلِ ہوشید

نور ہے کسِ ہرم کی عرضِ جراحتِ خانہ کا

نامرادِ جلوت و درِ ہر رنگِ حسرتِ گل کے

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or a collection of poems. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines, some of which are crossed out or written over others. The content is dense and appears to be a mix of prose and verse.

کس کا سراغ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا  
آئینہ فرش شش بہت انتظار ہے  
پھر ٹکے ہے شبنم آئینہ برگ گل پر آب  
اے غدلیب وقت و دارع بہار ہے  
کیفیت، مجوم تمنا رسا  
خیمازہ ساغرے رنج خار ہے

۲۰۹  
۵

مستی بذوق غفلت ساقی ہلاک ہے  
موج شراب یک قرہ خوابناک ہے  
کلفت طلسم جلوہ کیفیت دگر  
زنگار بستہ آئینہ یک برگ تاک ہے  
ہے عرض جو ہر خط و حال ہزار گس  
لیکن ہنوز دامن آئینہ پاک ہے  
ہوں غلوتِ فسادِ گئی انتظار میں  
وہ بے دماغ، جس کو متانت پاک ہے

جوشِ جنوں سے کچھ نظر آتا نہیں اسد  
صحرا ہماری آنکھ میں یک مشت خاک ہے

۲۱۰  
۵

حسن بے پروا خریدار متاع جلوہ ہے  
آئینہ زانوئے فکرِ اختر آج جلوہ ہے  
عجز دید نہا بنا زونا زرقتنا بچشم  
جادو صحراے آگاہی شعاع جلوہ ہے  
اختلاف رنگِ بو طرح بہار بے خودی  
صلح کل اگر دوا بگاہِ نزع جلوہ ہے  
تا کجا اے آگئی رنگِ تماشا با حق ہے  
چشم و اگر دیدہ آغوشِ دواعِ جلوہ ہے

حسنِ خواباں بسکہ بے قدر تماشا ہے اسد  
آئینہ یک دستِ ردِ امتناع جلوہ ہے

۲۱۱  
۴

خود فروشی ہائے سستی بسکہ جائے خند ہے  
تا شکستِ قیمتِ دہا صدائے خند ہے  
شوخی اظہارِ دندا نہا براے خند ہے  
دعویٰ جمعیتِ احباب، جائے خند ہے  
ہیں عدم میں غنچہ یا عبرت کش انجام گل  
ایک جہانِ اتقانِ اقل، در قضاے خند ہے  
عیشِ بینائی حسدِ کلفتِ افسردگی  
عرضِ دندانِ در دلِ افتر دنائے خند ہے  
نقشِ عبرت در نظرِ بانیِ عشرت و سیاط

[illegible]

راحت کین شوخی تقریب ناز ہے  
 زلفِ پری بس لہ آرزو رسا  
 پڑا ز آشیانہ غنچے ناز ہے  
 یعنی دماغِ غفلت ماتی رسید تر  
 پائے نظر بہ دامنِ افسانہ کھینچے  
 یک عمر دامنِ دل دیوانہ کھینچے  
 بالِ پری بوخت ہے جانہ کھینچے  
 خمیازہ رخسار سے پیانہ کھینچے

۲۰۷  
 رختِ جنونِ سیل بہ ویرانہ کھینچے  
 کرتا ہے گلِ جنون تماشا کہیں جسے  
 مگر گلدستہ نگاہ، سو یاد کہیں جسے  
 مژگانِ کوکبِ رنگِ خارِ اکہیں جسے  
 زخمِ فراق، خندہ بے جا کہیں جسے  
 صبحِ بہار، پنبہ، مینا کہیں جسے  
 افسونِ انتظار، تما کہیں جسے  
 وہ ایک مشتِ خاک کہ صحر اکہیں جسے  
 ہے چشمِ تر میں حسرتِ ویدار سے اسد  
 شوقِ عنان کی غنچہ، دریا کہیں جسے

۲۰۸  
 منت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے  
 عبرت طلب ہے، حلِ معما کے انگی  
 ہے ذرہ ذرہ تنگی جا بے غبارِ شوق  
 خوریکشہ و فاسے شریکیت چاہیے  
 دامنِ صد کفن تہِ سنگِ مزار ہے  
 شبنم گدازِ آئینہ، اعتبار ہے  
 گردِ دام یہ ہے وسعتِ صحرِ اشک ہے  
 اے بے حیا، ظلمِ عرقِ بے غبار ہے







دست کن تو غریب نه  
از نظر او غریب نه

مخزن غنا جان  
مخزن غنا جان

تغیر در قسم دل و دانه  
تغیر در قسم دل و دانه

بر آواز آید غنای  
بر آواز آید غنای

خداوند خدای  
خداوند خدای

در خرقه غم  
در خرقه غم

۲۰۴ خوابِ غفلت بہ کیس گاہِ نظر نہیاں ہے  
 ۴ شامِ سایہ میں بہ تاراجِ سحر نہیاں ہے  
 دو جہاں گردشِ یک سُبْحِ اظہارِ نیاز  
 نقدِ صد دل بہ گریبانِ سحر نہیاں ہے  
 خلوتِ دل میں نہ کہ دخلِ بجز سجدہ شوق  
 استاں میں صفتِ آئندہ در نہیاں ہے  
 فکرِ پرواز جنوں ہے سببِ ضبط نہ پوچھ  
 اشکِ حسیٰ بفضیہ شکر گاہِ تر پر نہیاں ہے  
 ہوشِ اے ہرزہ سرا، تہمتِ بیداری چند  
 نالہ در گردِ تمناے اثر نہیاں ہے  
 ویرمِ غفلت مگر احرامِ فسادِ باندہ ہے  
 در نہ ہر سنگِ تلخ کے سینے میں شہر نہیاں ہے  
 دردِ وحشت اسدِ آئینہ اظہارِ نشاط

۲۰۵ دامنِ دل بوہم تماشا نہ کھینچے  
 ۴ اے مدحیٰ نجاتِ بے جا نہ کھینچے  
 گلِ چشکِ اشارہ جیبِ دریدہ ہے  
 نازِ بہارِ جز بہ تعاضد نہ کھینچے  
 گر صفحہ کو نہ دیکھے پروازِ سادگی  
 جز خطِ عجز، نقشِ ثمن نہ کھینچے  
 حیرتِ حجابِ جلوہ و وحشتِ بخارِ راہ  
 پائے نظرِ بیدامنِ صحرا نہ کھینچے  
 واما ندگی بہانہ دلِ تنگی فریب  
 دردِ طلب بہ آبلہ پانا نہ کھینچے  
 دیدارِ دوستانِ لباسی ہے ناگوار  
 صورتِ بکارِ خانہ و بیانا نہ کھینچے

۲۰۶  
 ۴  
 ہے بے خوار نشہِ خونِ جگر اسد  
 دستِ ہوسِ بگردنِ مینا نہ کھینچے  
 بآئندہ نازِ مسجد و مینا نہ کھینچے  
 حوں شمعِ دلِ بختِ باندہ کھینچے  
 ہر وقتِ یک دلِ صد ماکِ عرض  
 گزلفِ یارِ کھنچ نہ کے شام نہ کھینچے

[illegible]

گرے حضرت بیدل کا خط لوح مزار

اسد آئینہ پر دایر معانی مانگے

۱۹۹  
۸  
ہر قدم دوسری منزل ہے نمایاں مجھ سے  
میری رفتار سے لگا کر ہے بیاباں مجھ سے  
نواب جمعیت محل ہے پر شاں مجھ سے  
رگِ بستر کو ملی شوخی مڑ گاں مجھ سے  
کنج تار یک و یکس گیری اختر شری  
عینک چشم ہوا روزن زنداں مجھ سے  
غم عشاق نہ ہو سادگی آموز بستاں  
آرزو خانہ آئینہ ہے ویراں مجھ سے  
بتنِ عیدِ محبت بے نادانی مہتا  
چشمِ نکشودہ رہا عقدہ ہوسیاں مجھ سے  
آتش افروزی یک شعلہ ایما مجھ سے  
چشمک آرائی یک شہرِ غموشاں مجھ سے  
اے تسلی ہوس وعدہ فریب افشاں ہے  
ورنہ کیا ہونہ سکے نالہ بساں مجھ سے

اے اسدِ سترس وصلِ تمنا معلوم

کاش ہو قدرتِ برچیدنِ اماں مجھ سے

۲۰۰  
فرست آئینہ صد رنگِ غمِ آرائی ہے  
روز و شب یک کفنِ افسوس تماشائی ہے  
شرمِ طوفانِ خزاں نگِ طرب گاہِ بہار  
گلِ متاب کفنِ چشمِ تماشائی ہے  
دشتِ زخمِ وفا دیکھ کہ سرتا سر دل  
بخیہ جوں جوہرِ تیغِ آفتِ گیرائی ہے  
شمعِ آسا چہ سرِ دھوی و کوپاے ثبات  
گلِ صد شعلہ بکین چپِ ٹیکباٹی ہے  
نالہ خونیں رُق و دلِ گلِ مضمونِ شفق  
چمنِ آرائے نفسِ دشتِ تنہائی ہے  
بوسے گلِ فتنہ بیدار و چینِ جا بے خواب  
وصلِ ہر رنگِ تیشِ کسوتِ زائی ہے  
باغِ خاموشی دل ہے سخنِ عشقِ سہد  
نفسِ سوختہ دہرِ چینِ ایماٹی ہے

[illegible]

عرض حیرانی بیمار محبت معلوم  
ذوقِ راحت اگر احرامِ پیش ہو جوں شمع  
جیسی آخر کلفت آئینہ تصویر آوے  
پایے خواہید بدل جوئی شکر آوے  
موجہ رگ سے دل پایے برنجیر آوے  
میل صیاد کیں خانہ تعمیر آوے  
وہ گرفتارِ خیالی ہوں کہ جوں فتارہ

سرِ معنی بگر میانِ شوقِ خامہ اسد  
چاکِ دل شانہ کش طرہ تحریر آوے

۱۹۸  
تشنہ خون تماشا جو وہ پانی مانگے  
رنک سے گل نے دمِ عرض پریشانی بزم  
آئینہ چٹمک اندازِ روانی مانگے  
برگِ گل ریزہ مینا کی فشانی مانگے  
شانہ سالی موزِ زبان خامہ مانی مانگے  
چشمِ مور آئینہ دل نگرانی مانگے  
عجائبِ حیات سے پرواز کرانی مانگے  
شہیرِ گاہ سے متروکہ رسالی مانگے  
دل وہ افسانہ کہ آئینہ بیانی مانگے  
نمکِ زخمِ بیکر، بالِ فشانِ مانگے  
پیلے ملاوس پیے خامہ مانی مانگے  
شعلہ آئینہ بیکر ریشہ روانی مانگے

تشنہ خون تماشا جو وہ پانی مانگے  
رنک سے گل نے دمِ عرض پریشانی بزم  
زلفتِ تحریر پریشان تقاضا ہے مگر  
آئینہ خط ہے نہ کہ خندہ شیریں کہ مباد  
ہوں گرفتارِ کیں گاہِ تغافل کہ جہاں  
چشمِ پرواز و نفسِ خفتہ، مگر صنعتِ امید  
تو وہ افسوں کہ بجز کو تماشا جانے  
و حشتِ نور تماشا ہے کہ جوں حکمتِ گل  
نفقشِ ناز بہت طماز یا نحوشتِ رقیب  
وہ تب عشقِ تماشا ہے کہ جوں رشتہ رنج

[illegible]



دردِ انظارِ تپشِ کسوتی گلِ معلوم  
ہوں میں دُعاغ کہ پھولوں میں بسا ہے مجھے  
جاہم ہر ذرہ ہے سرشارِ تمنا مجھ سے  
ہوں میں دُعاغ کہ کانٹوں سے لگایا ہے مجھے  
بے دماغِ تپش و عجزِ دو عالمِ فریاد  
کس کا دل ہوں کہ دو عالم سے لگایا ہے مجھے  
جوشِ فریاد سے لوں گا دیتِ خوابِ اسد

شوخیِ نغمہ بیدل نے جگایا ہے مجھے

۱۹۶/۹  
باغِ تجھ بن گلِ زر گس سے ڈراتا ہے مجھے  
چاہوں کہ سیرِ حینِ آنکھ دکھاتا ہے مجھے  
ماہِ نو ہوں کہ فلکِ عجزِ مسکھاتا ہے مجھے  
عمرِ بحرِ ایک ہی پہلو پہ بٹھاتا ہے مجھے  
نالہِ سرمایہِ یک عالم و عالمِ کفِ خاک  
آسمانِ بیضہِ قمری نظر آتا ہے مجھے  
جو ہر تیغِ بسرِ چشمہِ دیگر معلوم  
ہوں میں دُعاغ کہ زہرِ آبِ گھاتا ہے مجھے  
مدعا محوِ تماشا نے شکستِ دل ہے  
آئینہِ خانے میں کھینچے لیے جاتا ہے مجھے  
شوہرِ قتال ہے کس رشکِ حینِ کیا رب  
عجرتِ آئینہِ انجامِ جنوں میں جوں شمع  
میں ہوں اور حسرتِ جاوید، مگر ذوقِ خیال  
بفسونِ نگہِ نازِ ستا ہے مجھے

حیرتِ فکرِ سخنِ مازِ سلامت ہے اسد

دل پس زانوئے آئینہ بٹھاتا ہے مجھے

۱۹۷/۲  
قتلِ عشاقِ نہ غفلتِ کشِ تدبیرِ آوے  
یارِ آئینہ بطنِ خمِ شمشیرِ آوے  
بالِ طاؤس ہے رعنائیِ ضعفِ پرواز  
کون ہے داغ کہ شعلے کا عینِ گیرِ آوے

[illegible]

تیشہ فولاد و دست مبارکے فرما دیا  
بے متوں خوابِ گرانِ خسرو پر دین ہے  
بزرگینِ خشاں کے کھائے میں نیس تیر نگاہ  
پردہ بادام یک غزالِ حسرت میں ہے  
خوں چکاں ہے جاہ مانند رگ سودا یاں  
سبزہ صحرائے الفت نشترِ خوں یز ہے  
ہے بہارِ یزرو، گلگونِ نکہت پر سوار  
یک شکستہ نگ گلِ خدشِ مہمیر ہے

غارِ غل دیکھ رے یار یاد آیا اسد  
جوشِ فصلِ بہاری اشتیاقِ انگیز ہے

۱۹۲ نظر پرستی و بیکاری خود آرائی  
رقیبِ آئینہ ہے حیرتِ تماشائی  
ز خود گدشتنِ دل کا رواں حیرت ہے  
نغمہ غبارِ ادب گاہِ جلوہ فرمائی  
پیشم در شدہ ترگاں ہے شوخیِ گِ خواب  
نہ پوچھنا ز کی وحشتِ شکیبائی  
نہیں ہے حوصلہ پام و کثرتِ تکلیف  
جنونِ ساختہ جز فسونِ دانائی  
خراب نادرِ بیل شہیدِ خندہ گل  
ہنوز دعویٰ تمکین و یمِ رسوائی  
شکستِ سارِ خیال آنسے دل افتاد  
ہنوز نادرِ پرافشانِ ذوقِ رعنائی  
ہزار قافلہ آرزو و بیابانِ مرگ  
ہنوز محملِ حسرت بدوشِ خود رائی

وداعِ حوصلہ توفیقِ شکوہِ بحرِ وفا

اسد ہنوز گمانِ غرورِ مرزائی

۱۹۳ گے طاقِ تقریبِ زبانِ تجھ سے

راغِ غلاب نہیں ہے  
جنگِ غلاب میں سیک جگمگ  
۱۹۲  
دوست سے اور عشق میں سیک جگمگ  
دوست سے تمہارے کہیں ہیں  
مرثیہ جیسے ہوئے اسباب ہے  
مختے پر ہی دجھاتِ بیرونِ پاک  
رسولِ دین کی جگہ ہے  
بانے طبعیوں کے تو خاک کا سہ  
کرتے تھے اس سے قافلے کا سفر  
کی ایک ہی گاہ کہیں خاک ہو  
پوچھنے کی معاشِ جگہ نگاہ  
جوں شمع اپنی وہ خوراک ہو  
کہتا ہے کون نادرِ بیل کو بے اثر  
پر ہے میں گل کے تاکہ جگمگ ہو  
اس رنگ سے اٹھائی گل کی شمع اسرار  
دشمن بھی جو کو دیکھ سکے غم ناک ہو

۱۸۱۸  
 ۱۸۱۹  
 ۱۸۲۰  
 ۱۸۲۱  
 ۱۸۲۲  
 ۱۸۲۳  
 ۱۸۲۴  
 ۱۸۲۵  
 ۱۸۲۶  
 ۱۸۲۷  
 ۱۸۲۸  
 ۱۸۲۹  
 ۱۸۳۰  
 ۱۸۳۱  
 ۱۸۳۲  
 ۱۸۳۳  
 ۱۸۳۴  
 ۱۸۳۵  
 ۱۸۳۶  
 ۱۸۳۷  
 ۱۸۳۸  
 ۱۸۳۹  
 ۱۸۴۰  
 ۱۸۴۱  
 ۱۸۴۲  
 ۱۸۴۳  
 ۱۸۴۴  
 ۱۸۴۵  
 ۱۸۴۶  
 ۱۸۴۷  
 ۱۸۴۸  
 ۱۸۴۹  
 ۱۸۵۰  
 ۱۸۵۱  
 ۱۸۵۲  
 ۱۸۵۳  
 ۱۸۵۴  
 ۱۸۵۵  
 ۱۸۵۶  
 ۱۸۵۷  
 ۱۸۵۸  
 ۱۸۵۹  
 ۱۸۶۰  
 ۱۸۶۱  
 ۱۸۶۲  
 ۱۸۶۳  
 ۱۸۶۴  
 ۱۸۶۵  
 ۱۸۶۶  
 ۱۸۶۷  
 ۱۸۶۸  
 ۱۸۶۹  
 ۱۸۷۰  
 ۱۸۷۱  
 ۱۸۷۲  
 ۱۸۷۳  
 ۱۸۷۴  
 ۱۸۷۵  
 ۱۸۷۶  
 ۱۸۷۷  
 ۱۸۷۸  
 ۱۸۷۹  
 ۱۸۸۰  
 ۱۸۸۱  
 ۱۸۸۲  
 ۱۸۸۳  
 ۱۸۸۴  
 ۱۸۸۵  
 ۱۸۸۶  
 ۱۸۸۷  
 ۱۸۸۸  
 ۱۸۸۹  
 ۱۸۹۰  
 ۱۸۹۱  
 ۱۸۹۲  
 ۱۸۹۳  
 ۱۸۹۴  
 ۱۸۹۵  
 ۱۸۹۶  
 ۱۸۹۷  
 ۱۸۹۸  
 ۱۸۹۹  
 ۱۹۰۰  
 ۱۹۰۱  
 ۱۹۰۲  
 ۱۹۰۳  
 ۱۹۰۴  
 ۱۹۰۵  
 ۱۹۰۶  
 ۱۹۰۷  
 ۱۹۰۸  
 ۱۹۰۹  
 ۱۹۱۰  
 ۱۹۱۱  
 ۱۹۱۲  
 ۱۹۱۳  
 ۱۹۱۴  
 ۱۹۱۵  
 ۱۹۱۶  
 ۱۹۱۷  
 ۱۹۱۸  
 ۱۹۱۹  
 ۱۹۲۰  
 ۱۹۲۱  
 ۱۹۲۲  
 ۱۹۲۳  
 ۱۹۲۴  
 ۱۹۲۵  
 ۱۹۲۶  
 ۱۹۲۷  
 ۱۹۲۸  
 ۱۹۲۹  
 ۱۹۳۰  
 ۱۹۳۱  
 ۱۹۳۲  
 ۱۹۳۳  
 ۱۹۳۴  
 ۱۹۳۵  
 ۱۹۳۶  
 ۱۹۳۷  
 ۱۹۳۸  
 ۱۹۳۹  
 ۱۹۴۰  
 ۱۹۴۱  
 ۱۹۴۲  
 ۱۹۴۳  
 ۱۹۴۴  
 ۱۹۴۵  
 ۱۹۴۶  
 ۱۹۴۷  
 ۱۹۴۸  
 ۱۹۴۹  
 ۱۹۵۰  
 ۱۹۵۱  
 ۱۹۵۲  
 ۱۹۵۳  
 ۱۹۵۴  
 ۱۹۵۵  
 ۱۹۵۶  
 ۱۹۵۷  
 ۱۹۵۸  
 ۱۹۵۹  
 ۱۹۶۰  
 ۱۹۶۱  
 ۱۹۶۲  
 ۱۹۶۳  
 ۱۹۶۴  
 ۱۹۶۵  
 ۱۹۶۶  
 ۱۹۶۷  
 ۱۹۶۸  
 ۱۹۶۹  
 ۱۹۷۰  
 ۱۹۷۱  
 ۱۹۷۲  
 ۱۹۷۳  
 ۱۹۷۴  
 ۱۹۷۵  
 ۱۹۷۶  
 ۱۹۷۷  
 ۱۹۷۸  
 ۱۹۷۹  
 ۱۹۸۰  
 ۱۹۸۱  
 ۱۹۸۲  
 ۱۹۸۳  
 ۱۹۸۴  
 ۱۹۸۵  
 ۱۹۸۶  
 ۱۹۸۷  
 ۱۹۸۸  
 ۱۹۸۹  
 ۱۹۹۰  
 ۱۹۹۱  
 ۱۹۹۲  
 ۱۹۹۳  
 ۱۹۹۴  
 ۱۹۹۵  
 ۱۹۹۶  
 ۱۹۹۷  
 ۱۹۹۸  
 ۱۹۹۹  
 ۲۰۰۰  
 ۲۰۰۱  
 ۲۰۰۲  
 ۲۰۰۳  
 ۲۰۰۴  
 ۲۰۰۵  
 ۲۰۰۶  
 ۲۰۰۷  
 ۲۰۰۸  
 ۲۰۰۹  
 ۲۰۱۰  
 ۲۰۱۱  
 ۲۰۱۲  
 ۲۰۱۳  
 ۲۰۱۴  
 ۲۰۱۵  
 ۲۰۱۶  
 ۲۰۱۷  
 ۲۰۱۸  
 ۲۰۱۹  
 ۲۰۲۰  
 ۲۰۲۱  
 ۲۰۲۲  
 ۲۰۲۳  
 ۲۰۲۴  
 ۲۰۲۵  
 ۲۰۲۶  
 ۲۰۲۷  
 ۲۰۲۸  
 ۲۰۲۹  
 ۲۰۳۰  
 ۲۰۳۱  
 ۲۰۳۲  
 ۲۰۳۳  
 ۲۰۳۴  
 ۲۰۳۵  
 ۲۰۳۶  
 ۲۰۳۷  
 ۲۰۳۸  
 ۲۰۳۹  
 ۲۰۴۰  
 ۲۰۴۱  
 ۲۰۴۲  
 ۲۰۴۳  
 ۲۰۴۴  
 ۲۰۴۵  
 ۲۰۴۶  
 ۲۰۴۷  
 ۲۰۴۸  
 ۲۰۴۹  
 ۲۰۵۰  
 ۲۰۵۱  
 ۲۰۵۲  
 ۲۰۵۳  
 ۲۰۵۴  
 ۲۰۵۵  
 ۲۰۵۶  
 ۲۰۵۷  
 ۲۰۵۸  
 ۲۰۵۹  
 ۲۰۶۰  
 ۲۰۶۱  
 ۲۰۶۲  
 ۲۰۶۳  
 ۲۰۶۴  
 ۲۰۶۵  
 ۲۰۶۶  
 ۲۰۶۷  
 ۲۰۶۸  
 ۲۰۶۹  
 ۲۰۷۰  
 ۲۰۷۱  
 ۲۰۷۲  
 ۲۰۷۳  
 ۲۰۷۴  
 ۲۰۷۵  
 ۲۰۷۶  
 ۲۰۷۷  
 ۲۰۷۸  
 ۲۰۷۹  
 ۲۰۸۰  
 ۲۰۸۱  
 ۲۰۸۲  
 ۲۰۸۳  
 ۲۰۸۴  
 ۲۰۸۵  
 ۲۰۸۶  
 ۲۰۸۷  
 ۲۰۸۸  
 ۲۰۸۹  
 ۲۰۹۰  
 ۲۰۹۱  
 ۲۰۹۲  
 ۲۰۹۳  
 ۲۰۹۴  
 ۲۰۹۵  
 ۲۰۹۶  
 ۲۰۹۷  
 ۲۰۹۸  
 ۲۰۹۹  
 ۲۱۰۰  
 ۲۱۰۱  
 ۲۱۰۲  
 ۲۱۰۳  
 ۲۱۰۴  
 ۲۱۰۵  
 ۲۱۰۶  
 ۲۱۰۷  
 ۲۱۰۸  
 ۲۱۰۹  
 ۲۱۱۰  
 ۲۱۱۱  
 ۲۱۱۲  
 ۲۱۱۳  
 ۲۱۱۴  
 ۲۱۱۵  
 ۲۱۱۶  
 ۲۱۱۷  
 ۲۱۱۸  
 ۲۱۱۹  
 ۲۱۲۰  
 ۲۱۲۱  
 ۲۱۲۲  
 ۲۱۲۳  
 ۲۱۲۴  
 ۲۱۲۵  
 ۲۱۲۶  
 ۲۱۲۷  
 ۲۱۲۸  
 ۲۱۲۹  
 ۲۱۳۰  
 ۲۱۳۱  
 ۲۱۳۲

پنجگی ہائے کبابِ دل ہوئی خامی تری  
چھا گیا فرطِ صفا سے زلف کا اعضا میں عکس  
ہے نزاکت جلوہ اظلم سیہ قامی تری  
تجھ کو اے غفلتِ نسب پروائے مشتاقاں کہاں  
یاں نگاہ آلود ہے دستارِ بادامی تری  
برگِ ریزی ہائے گل ہے وضعِ زرافشاہِ نانی  
باغ لیتی ہے گلستاں سے گلِ اندامی تری  
میرے کام آئی دلِ مایوسِ ناکامی تری  
ہم نشینیِ رقیباں گرچہ ہے سامانِ رشک  
لیکن اُس سے ناگوارا تر ہے بنامی تری

سربِ زانوئے کرم رکھتی ہے مشرّمِ ناکسی

اے اسد بے جا نہیں ہے غفلتِ آرامی تری

۱۹۰ چشمِ گریاں بسملِ شوقِ بہارِ دید ہے  
اشکِ ریزیِ عرضِ بالِ افشانیِ امید ہے  
دامِ گردوں میں وہ جاتا ہے ہنگامِ دُعا  
گوہرِ شبنابِ اشکِ دیدہ خورشید ہے  
رتبہِ تقسیمِ خلعتِ مشرباںِ فردوسِ زیب ہے  
چشمِ قربانیِ گلِ شاخِ ہلالِ حمید ہے  
کچھ نہیں حاصلِ تعلقی میں بغیرِ از سوز و ساز  
اے خوشنارندے کہ شمعِ خلوتِ تجرید ہے

کثرتِ اندوہ سے حیران و مضطرب ہے اسد

یا علیؑ وقتِ عنایاتِ دومِ تائید ہے

۱۹۱ وہ حشرہ برآہِ رو باندینِ از دل تیز ہے  
یہ زمینِ مثلِ غیساں سختِ ناکِ خیز ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

برگزینان کرامت و صفات و احوال و کرامات و معجزات و غیره

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

حبیب اللہ علیہ السلام  
 کبریا علیہ السلام  
 ازبکستان  
 ایچاق وقت غنایات دوم  
 وہ آرزو  
 زمین نہایت

۱۸۷ صبح سے معلوم آثارِ ظہورِ شام ہے  
 غافلِ آغازِ کارِ آئینہٴ انجام ہے  
 بسکہ صیادانِ براہِ عشق ہیں صرفِ کیں  
 جادہ رہ سرِ سبزِ ترکانِ چشمِ دام ہے  
 بسکہ تیرے جلوہ دیدار کا ہے اشتیاق  
 ہر بُتِ خورشیدِ طلعتِ آفتابِ بام ہے  
 مستعدِ قتلِ یک عالم ہے جلا دِ فلک  
 کمکشائِ موجِ شفق میں تیغِ خونِ آشام ہے  
 کیا کمالِ عشقِ نقصِ آبادِ گیتی میں ملے  
 پتنگی ملے تصورِ یاں خیالِ خام ہے

ہو جہاں وہ ساقیِ خورشیدِ رو مجلسِ فروز

داں اسدِ تارِ شعاعِ ہر خطِ جام ہے

۱۸۸ دیکھتا ہوں وحشتِ شوقِ خروشِ آمادہ کے  
 فالِ رسوائیِ سرِ شکرِ بصرِ ادادہ کے  
 دامِ گرِ بزمِ میں نہیں کیجئے طائوس ہو  
 جوشِ نیزِ نگِ بہارِ عرضِ صحرِ ادادہ سے  
 پاؤں پلِ طوفانِ صدائے آب ہے  
 نقشِ پا جو کان میں کھینچے ہے انگِ جادہ کے  
 بزمِ وحشتِ کدوے کس کی چشمِ مست کا  
 شیشے میں نہیں پری نہیں ہے موجِ بادہ کے  
 خیمہٴ لیلیا سیاہ و خانہٴ مجنوںِ خراب  
 جوشِ ویرانی ہے عشقِ دلیِ بیرونِ ادادہ سے

بزمِ ہستی وہ تماشا گاہ ہے جس کو کہ

بزمِ ہستی وہ تماشا ہے کہ غالب ہم سے

دیکھتے ہیں چشمِ از خوابِ عدمِ مکتادہ سے

۱۸۹ اے خیالِ وصلِ تارِ بے گشتی تری





خوشا شوقے کہ جوشِ حیرت اندازِ قاتل سے  
 بگم شمشیر میں جوں جو ہر آرا میدنی جانے  
 جفا شوخ و ہوس گستاخ ہر مطلب ہے مگر عاشق  
 نفس و قالبِ خشتِ محدود دیدنی جانے  
 نوائے طائرانِ آشیانِ گم کردہ آتی ہے  
 تماشا ہے کہ رنگِ رفتہ برگردیدنی جانے  
 اسد جاں نذرِ اطفالے کہ ہنگامِ ہم آغوشی  
 زبانِ ہر سرِ مو حالِ دل پر سیدنی جانے

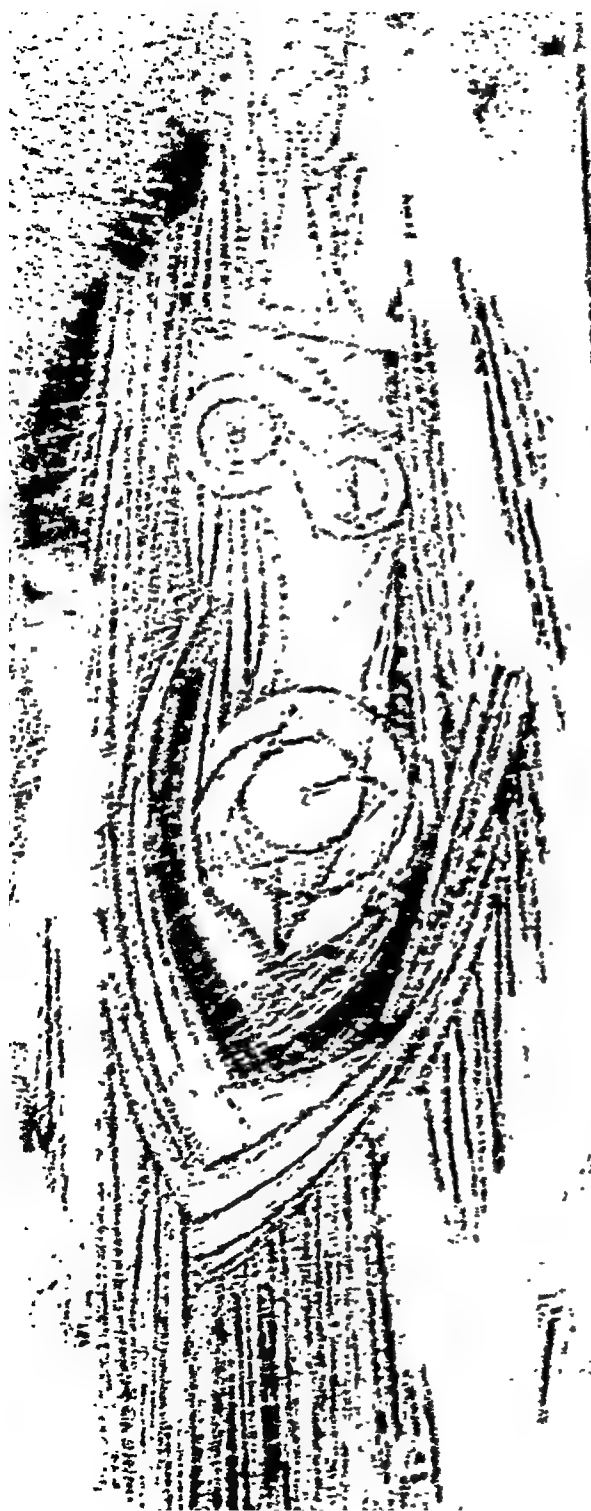
۲

۱۸۶

گلستانِ یک تماشا پیش پا افتادہ مضمون ہے  
 بیمارِ گل و داغِ نشہ ایجادِ مجنون ہے  
 رجوعِ گریسے دل خوش سراپہ طوفان  
 عدم و حشمتِ سراغ و ہستی آئینِ بند ویرانی  
 اگر باندھے کفِ پا پر خا آئینہ موزوں ہے  
 ہجومِ برق سے چرخِ وز میں یک قطرۂ خون ہے  
 براگشتِ حسابِ اشکِ ناخنِ فعلِ اثر ہے  
 دماغِ دو جہاں پر سنبل و گل یک شبنم ہے  
 سوید امر دمِ حشمِ پرئی نظارہ افسوں ہے  
 سحر از بہر شست و شوئے داغِ ماہِ صابون ہے  
 تماشا ہے علاجِ بے دماغی دے دل غافل  
 فنا کرتی ہے اہلِ سر و شستِ کلفتِ انہاری

اسد ہے آج مرگانِ تماشا کی خرابندی  
 چراغانِ نگاہِ دشوخی اشکِ جگرگوں ہے





نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب

نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب

نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب

نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب  
نشد در کجایم سوزناک سبب

پیش تو کیا نہ ہوئی شوق یک پر افشاندن رہا میں ضعف سے شرمندہ نو آموزی

اسد ہمیشہ پئے کنش پئے سیم سناں

شعاع مہر سے کرتا ہے چرخ زردوزی

۱۸۴  
خبر نگہ کو نگہ چشم کو عدو جانے وہ جلوہ کر کہ نہ میں جانوں اور نہ تو جانے

نفس بہ نالہ رقیب و نگہ بہ اشک عدو زیادہ اُس سے گرفتار ہوں کہ تو جانے

پیش ہے شرم بقدر چکیرین عرقے مباد حوصلہ معذور جستجو جانے

جنوں فسر وہ تمکین ہے کاش عہد وفا گداز حوصلہ کو پاس آبرو جانے

زباں سے عرض تمنا سے خامشی معلوم مگر وہ خانہ بر انداز گفتگو جانے

میخ کشتہ الفت بر علی خاں ہے

کہ جو اسد تپش نبض آرزو جانے

۲

۱۸۵  
اگر گل حسن الفت کی ہم جو شیدنی جانے پر بلبل کے افسردن کو دامن چیدنی جانے

فسون حسن سے ہے شوخی گلگونہ آرائی بہار اُس کی کف مشاطہ میں بالیدنی جانے

نوائے بلبل و گل پاسبان بے دماغی ہا بیک ترگانِ خواہاں صدیچن خواہیدنی جانے

زہے شب زندہ دار انتظار سناں کہ وحشت ہے



گلزارِ تمنا ہوں گلچینِ تماشا کو

صد نالہ اسدِ بیل در بندِ زبانا نی

۱۸۱  
نظرِ نقص گدایاں کمال بے ادبی ہے ۳ کہ خارِ خشک کو بھی دعویٰ چمنِ نسی ہے

ہوا وصال سے شوقِ دلِ حریصِ زیاد لبِ قلع پر کفِ بادہ جو شِ تشہِ لبی ہے

خوشا خیالِ کسانے کہ محبوبِ خبری ہیں حصولِ یاس و الم رزقِ مدعا بی ہے

چمن میں کس کی یہ رسم ہوئی ہے بزمِ تماشا کہ برگِ لالہ و گلِ شیشہ ریزہ جلی ہے

اسد کو کیوں منوا امیدِ لطیفِ بندہ نوازی

علیؑ ولی اسد اللہ جانِ شینِ نبی ہے

۲۸۲  
۴ دلا غلط ہے تمنا سے خاطر افروزی کہ بوسہ لبِ میگوں میں ہے گلو سوزی

ظلمِ آئینہ زانوئے منکرِ خود بینی ہنوز صحن کو ہے سعیِ جلوہ افروزی

ہوئی ہے سوزشِ دل لیکہ داغِ بے اثری اُگے ہے دودِ جگر سے شبِ سیہ وزی

بہ پر فشانِ پروانہ پیرا رخِ مزار کہ بعدِ مرگ بھی ہے لذتِ جگر سوزی

تیری وفائے کیا ہو تلافی کر رہیں  
تیرے سوا بھی تم پر ہر قسم تم ہے  
کھلتے ہو جن کی چھکاتیں غمِ بھلا  
ہر چیز اس میں مانتا ہے غمِ بھلا  
اللہ سے تیری تہا بے غمِ بھلا  
اگر نہ تیری تہا بے غمِ بھلا  
دلِ بھلا کی تہا بے غمِ بھلا  
چو پاؤں اٹھ گئے تہا بے غمِ بھلا  
چھوٹی اسدِ بھلا گدائی میں لگی  
سائل ہے توحاشِ اہلِ کرم بھلا

(اضافہ جو خطِ غالب نہیں)  
۱۸۲  
۴

بلکہ غلط ہے تمنا سے خاطر افروزی  
ظلمِ آئینہ زانوئے منکرِ خود بینی  
ہوئی ہے سوزشِ دل لیکہ داغِ بے اثری  
بہ پر فشانِ پروانہ پیرا رخِ مزار  
تیری وفائے کیا ہو تلافی کر رہیں  
تیرے سوا بھی تم پر ہر قسم تم ہے  
کھلتے ہو جن کی چھکاتیں غمِ بھلا  
ہر چیز اس میں مانتا ہے غمِ بھلا  
اللہ سے تیری تہا بے غمِ بھلا  
اگر نہ تیری تہا بے غمِ بھلا  
دلِ بھلا کی تہا بے غمِ بھلا  
چو پاؤں اٹھ گئے تہا بے غمِ بھلا  
چھوٹی اسدِ بھلا گدائی میں لگی  
سائل ہے توحاشِ اہلِ کرم بھلا

در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب

که در این کتاب که در این کتاب



تسکینِ وہِ صدِ محفلِ یکِ ساغرِ خالی ہے  
بے فائدہ یاروں کو فرقِ غم و شادی ہے  
مغزِ در نہ ہونا داں سترِ تاسِ گیتی ہے  
ہوں وقتِ سخن گوئی ہر صورتِ اسدِ معذور

وہمِ پیشِ ہستی ایجادِ سبِ مستی  
زندہ انِ تحمل میں مہمانِ تغافل ہیں  
ہوئے نہ غبارِ دل، تسلیمِ زمیں گیراں  
ہوں وقتِ سخن گوئی ہر صورتِ اسدِ معذور

بیاں زورِ قی خود واری طوفانی معنی ہے  
غنجوں کے تشکف میں آنکھوں کشائی ہے  
داغوں کا نظر اُٹا خودِ ختمِ نمائی ہے  
بیاں جوشِ غبارِ دلِ سامانِ صفا ہے  
یہ کاسہ زانو ہے یا جامِ گدائی ہے  
وہ دیکھ کے حسنِ اپنا، مغزِ در ہو اعلیٰ ہے  
صدِ جلوہ آئینہ یک صبحِ جدائی ہے

گلشنِ کوثری صحت از بسکہ خوش آئی ہے  
از بسکہ سکھاتا ہے غمِ ضبط کے اندازے  
آئینہ نفس سے ہو حیرانِ کدورتِ ہا  
ہنگامِ تصور ہوں، درِ یوزہ گرِ بوسہ  
وہ دیکھ کے حسنِ اپنا، مغزِ در ہو اعلیٰ ہے  
صدِ جلوہ آئینہ یک صبحِ جدائی ہے

۱۷۹  
۵

ایجادِ گریباں ہا در پر وہِ عریانی  
عجزِ عرقِ شرے اے آئینہ حیرانی  
پروازِ فنا مشکل میں عجزِ تنِ آسانی  
دامِ گلہ الفت، زنجیرِ پشیمانی  
خوں ہو قفسِ دل میں اے سعیِ پرافتانی  
محدورِ سبکداری، مجبورِ رگراں جانی

درِ یوزہ ساماں ہا اے بے سرِ سامانی  
تمثالِ تماشا ہا، اقبالِ تمنا ہا  
دعوائے جنوںِ طبل، تسلیمِ عبثِ حاصل  
بیگانگیِ خواہ، موجِ برمِ آہو ہا  
پروازِ تپشِ رنگی، گلزارِ ہمہ رنگی  
سنگِ اندِ سختِ اندِ در و سرِ خود داری

۱۸۰  
۷

وینم من بجا سینه  
سکین ده خنک سینه  
زندان سینه  
چوین بار کوفتی غم و ساد  
سیدم من کبریا  
سود و غدا  
من و غم  
دیوانی ادرن خود دار طاف  
ده و دیو  
میدونه آینه یک  
مکشی از سینه  
در کوزه سینه  
سید در سینه

بے خودی فرماں روا ہے حیرت آباد جنوں  
زخم دوزی جرم و سیر اس دریدن منع ہے  
مردہ دیدار سے رسوائی اظہار دور  
آج کی شب چشم کو کب تک پدیدن منع ہے  
بیم طبع نازک خواباں سے وقت سیر باغ  
ریشہ زیریں کو بھی دویدن منع ہے  
یار معذور تغافل ہے عزیزاں شفقت  
نالہ بلبل گوش گل شنیدن منع ہے

بانیع بادہ کشتی ناداں ہے لیکن اے اسد

۱۷۷  
چار سے عشق میں صاحبِ دو کا کافی مفت ہے  
بے ولا سے ساتی کو زکشتیدن منع ہے  
نقد ہے داغِ دل اور آتشِ زبانی مفت ہے  
۴  
زخمِ دل پر باندھیے حلوائے مغزِ استخوان  
تندرستی فائدہ اور ناتوانی مفت ہے  
یعنی اے پیر فلک شامِ جوانی مفت ہے  
نقدِ انجم تاکے از کیسہ بیروں رختیں  
بردِ نکشودہ دل پاسا بی مفت ہے  
گر نہیں پاتا درونِ خانہ ہر بیگانہ جا  
برہوس لے جہاں دم فشانِ مفت ہے  
چونکہ بلکے ہوس پر ہر قبا کوتاہ ہے

مال و جاہ و دستِ پابے ز خرید میں اسد

پس نہ لہائے دگر راحتِ سانی مفت ہے

۱۷۸  
جینا بی یار و دوست، ہمزنگِ قسلی ہے  
غافلِ تپشِ مجنوں محلِ کشِ ملی ہے  
کلفتِ کشتی ہستی، بدنامِ دوزگی ہے  
یاں تیرگیِ ایم، خالِ رخِ رنگی ہے  
وہن سہرِ بالیدن، کروں ہم افروہ دن  
خوشتر ز گل و غنچہ چشم و دل ساتی ہے

[illegible]

میت مشرب نیاز کلفت و خشت اسد

ایک بیابان مسایہ بالی عیسا ہو جائیے

۱۴۲  
کوشش ہمہ مٹیابِ رد و شکنی ہے ۴ صد جنبش دل ایک شرہ برہم زنی ہے  
آئینہ و نشانہ ہمہ دست و ہمہ زانو  
رامش گرا بآبِ فناء نالہ اسپند  
گو حوصلہ پامرد و تغافل نہیں لیکن  
دی لطف ہوئے بجنوں طرفہ نزاکت  
از بسکہ ہے مخو بچمن تکیہ زدن با

فریادِ اسد بے نگہی ہاے تباہ سے

سچ کہتے ہیں واللہ کہ اللہ غنی ہے

۱۷۲  
کاشانہ ہستی کہ بر انداختنی ہے  
ہے شعلہ شمشیر قاصدہ افکار  
جز خاک بسر کردن بے فائدہ حاصل  
اے بے غمراں حاصل تکلیفِ میدان  
ماں سوختنی چارہ گر ساختنی ہے  
اے داغِ تمنا سپر انداختنی ہے  
ہر چہد میدانِ ہوسِ ناختنی ہے  
گردن تماشاے گل افراختنی ہے

ہے سادگی ذہن، تمناے تماشا

جائے کہ اسد زنگ حین باغختی ہے

۱۷۵ حکم دیا گیا کہ نہیں اور آرمیدن منع ہے  
 بادجو مشق و حشمت اور بدین منع ہے  
 اب گردیدن و اکین چکیدن منع ہے  
 شرم آئینہ تراش جبہ طوفان

دکھو اور خط میں نسخہ

دکتر احمد علی  
۱۳۸۴  
سازمان اسناد و کتابخانه ملی  
جمهوری اسلامی ایران

پھر یہی  
سایاں صدیوں  
پھر یہی  
سایاں صدیوں  
پھر یہی  
سایاں صدیوں

بابت گریہ و زاری نہ کرو  
نہا وصال کے لئے  
کوئے غم نہ بنو

دل پھر ملاؤں گے کوئی دلاؤں گے  
نہیں کہہ سکتے کہ وہاں کوئی ہے

نہایت پرستش کے ساتھ شریک کی طلب  
عزیز شایع عقل و دل مجاہد کی  
کے کو مقابل میں بازو

ہم نے یہ سب کچھ کو تو قابلِ مبالغہ قرار دیا ہے۔

میں نے اپنے لیے ایک نیا گھر بنوا دیا۔

چہ فرشتے لگاتے ہیں

۱۔ اے اللہ! میری ہمت بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۲۔ اے اللہ! میری دلچسپی بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۳۔ اے اللہ! میری ہمت بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۴۔ اے اللہ! میری دلچسپی بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۵۔ اے اللہ! میری ہمت بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۶۔ اے اللہ! میری دلچسپی بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۷۔ اے اللہ! میری ہمت بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۸۔ اے اللہ! میری دلچسپی بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۹۔ اے اللہ! میری ہمت بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔  
 ۱۰۔ اے اللہ! میری دلچسپی بڑھا دے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔



بسکہ حیرت سے زپا افتادہ زہنار ہے      ناخن انگشت تب خال لب بیمار ہے  
زلف سے شبِ رمیاں اداں نہیں قدرتِ یرغ      درنہ محشر با برہن صافی رخسار ہے  
در خیال آباد سوداے سرِ مژگانِ دوست      صد رنگ جاں جاوہِ صحرائے شترزار ہے  
بسکہ ویرانی سے کفر و دیں ہوئے یروزر      گردِ صحرائے حرم در کوچہ زنتار ہے  
اے سرِ شوریدہ سالماں عشقِ وپاسِ ابرو      یک طرف سودا و یک سو منتِ مستار ہے  
وصل میں دل انتظارِ طرہ رکھتا ہے مگر      بہر تاراجِ تمت افتنہ در کار ہے

خانماں با پایمالِ شوخی دعوی اسد

سایہ دیوار، میلاد در و دیوار ہے

کوہ کے ہوں با درِ خاطر، گر صدا ہو جائیے      بے تکلف اے شرارِ حبیبت کیا ہو جائیے  
یاد رکھیے ناز ہائے رفتہ دل بُردنی      آشیانِ طائرِ رنگِ حنا ہو جائیے  
بیضہ آسانگِ بالِ وپر ہے (یہ) کنجِ قفس      از سرِ نو زندگی ہو کر رہا ہو جائیے  
داد از دستِ جفاے صدرِ ضربِ المثل      گر ہمہ افتادگی جوئی نقشِ پا ہو جائیے  
لطفِ عشقِ ہر یک اندازِ درِ دکھلائے گا      بے تکلف یک نگاہِ آشنا ہو جائیے  
از دلِ ہر درد مندے جوشِ بیتابی زدنی      اے ہمہ بے مدعائی، یک دعا ہو جائیے





خلوتِ بالی پر قمری میں واکر راہِ شوق      جادہ گلشنِ بزمِ گیشہ زیرِ خاک ہے  
عیشِ گرمِ اضطرابِ اہلِ غفلتِ سردہر      دوزِ ساغرِ نیکِ گلستاں برگِ زیرِ خاک ہے  
عرضِ وحشت پر ہے زنا تو اتنی ہائے دل      شعلہ بے پردہ چینِ دامنِ خاکشاک ہے  
ہے کندِ موجِ گلِ آشفستہ فتراکی، اسد  
رنگِ یوں بے سوارِ توسنِ چالاک ہے

۳

۱۷۱ چشمِ خوابِ مے فروشِ نشہ زارِ ناز ہے      سرمہ گویا دودِ موجِ شعلہ آواز ہے  
نقشِ صدِ سطرِ تبسم ہے بر آبِ زیرِ گاہ      حسن کا خطِ پر نہاںِ خندِ بدنی انداز ہے  
ہے عمرِ خامہ ریزشِ ہائے استقبالِ ناز      نامہ خودِ پیغامِ کو بالِ و پر پرِ وار ہے  
سرفروشتِ اضطرابِ انجامی الفتِ پیوچھ      مالِ خامہ خارِ درِ پیرِ ہنِ آغاز ہے  
نالہِ دلِ نغمہ ریزاں ہے بمضربِ خیال      رشتہ پیا یاں نو اسامانِ بندِ ساز ہے  
مشرم ہے وضعِ ناقلِ انتخابِ یک نگاہ      اضطرابِ چشمِ بر پادِ ختمِ غماز ہے

شوخیِ اظہار کو، جز وحشتِ مجنوں اسد

بسکہ لیلایے سخنِ محفلِ نشینِ راز ہے

ملوتک و قمر بنی و کار راه شوق  
جا و کینش و کینش و زینت هر  
سینگی که در صفا و ابل غفلت هر  
مرا و کینش و کینش و زینت هر  
نوعی و کینش و کینش و زینت هر

هر کس که در کمال آفتاب و کینش  
یک سببی و کینش و کینش و زینت هر  
نوعی و کینش و کینش و زینت هر

و کینش و کینش و کینش و زینت هر  
نوعی و کینش و کینش و زینت هر  
نوعی و کینش و کینش و زینت هر

و کینش و کینش و کینش و زینت هر  
نوعی و کینش و کینش و زینت هر  
نوعی و کینش و کینش و زینت هر

ماہ کی مانند کاش روز افزوں ہے مجھے

غمیگی ہے بر نفس پیچیدین فکر اے اسد

و انگشتن ہائے دل در رہن مضمون ہے مجھے

۴

۱۶۸ دیکھ تری غمے گرم دل بطیش رام ہے

شوخی خیم حبیب فتنہ آیام ہے

جلوہ بنیش پناہ بخشتے ہے ذوق نگاہ

کو نفس و چرخا جرات عجز آشکار

عظمتِ افسردگی، تمت تمکین نہ ہو

بزم و دایع نظیف باس طرب نامہ بر

گرے طوفان رکاب نالہ و محشر عیناں

بے سرو سامان اسد فتنہ سرا انجام ہے

۴

۱۶۹ بسکہ سوئے خیال زلف و دشت ناک ہے

بیاں فلاخن باز کس کا نالہ بیباک ہے

ہے دو عالم ناز نیک صید شہ دل سوار

تا دل شب آہنوسی شانہ آسا چاک ہے

جادہ تما کسار مئے عینی افلاک ہے

بیاں خطیر کار سستی حلقہ فقر اک ہے



رسی اور خطیں

جس تو ہے فرصت ربط سرو زار نو بجے

ہے شکستِ ننگِ ارکانِ گردشِ پہلو بجے

فرصتِ آرامِ غشِ ہستی ہے بحرانِ عدم

محو ایماے فنا ہے فرصتِ پیری اسد

قامتِ خم سے ہے حالِ شوخیِ ابرو بجے

۱۶۶  
اُدھے شادی میں عقدِ نالہ یارب مجھے

ہے کشادِ خاطر وابستہ درہنِ سخن

صحِ ناپیدا ہے کلفتِ خانہ اُدبار میں

دہی طالع سے سوں فوقِ معاصی میں اسیر

دنا پیداو بے جا تمت و ارستگی

طبع ہے مشتاقِ لذتِ بے حسرت لے اسد

آرزو سے ہے شکستِ آرزو مطلب مجھے

۴

شِں دزدِ دنیا پوشیدہ افسوں ہے مجھے

دشمنِ دوا نیدن ہے رفتنِ زیرِ خاک

کئے ہم بیکرِ گردشِ پریشانی سے جج

تے لے کا زود انجامِ سیرِ شامِ شباب

ناخنِ انگشتِ خرابِ نعلِ آرزو ہے مجھے

خنجرِ جلا و برگِ بیدِ مجنوں ہے مجھے

گردشِ جامِ تمنا دورِ گردوں ہے مجھے

۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



حسرتے اے ضبط سوزش حیرت انہما حال  
شوخ ہے مثلِ جناب از پرست بیرون آمدن  
واکیا ہرگز نہ ظالم عقدہ تارِ نفس

ہوں ہیولائے دو عالم صورتِ تقریر اسد  
فکر نے سوچی غموشی کی گریبانِ مجھے

۵۲

ہم زباں آیا نظر فکر سخن میں تو مجھے  
پا بہ اُن چور ہا ہوں بسک میں صحرانورد  
چاہیے درمانِ ریش دل بھی تیغ یا سے  
یادِ مژگاں میں بے شتر زار صحرائے خیال

مردمک ہے طوطی آئینہ زانو مجھے  
خارِ پاہیں جو ہر آئینہ زانو مجھے  
مرہم زنگار ہے وہ دمکہ ابرو مجھے  
چاہیے وقتِ پیش یک دست صیہلو مجھے

کثرتِ جور و ستم سے ہو گیا ہوں بے داغ

خوبرو دیاں نے اسد آخر کیا بد خو مجھے

باعثِ اماندگی ہے عمر فرصت جو مجھے  
خاکِ فرصت پر سرِ ذوقِ قندائے انتظار  
اضطرابِ عمر بے مطلب نہیں آخر کہ ہے

۱۰  
بیتِ نوح اول صفحہ  
۱۲۳۵  
در ماہ  
عہد







۵۳۵  
 در راه  
 عسل  
 ۱۰

مری محفل میں غالب  
اسد محفل میں میری گردش افلاک باقی ہے  
خوشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے  
نگاہ دل سے تری سر نہ نکلتی ہے  
بجائے زخم گیسو ہے راستی آموز  
دہان مار سے گویا صبا نکلتی ہے  
برنگ شیشہ ہوں یک گوشہ دل کی  
کبھی پری مری خلوت میں نکلتی ہے  
بہار شوخ و چین تنگ و رنگ گل و چمن  
نسیم باغ سے پادرِ خفا نکلتی ہے  
نپوچھ سینہ عاشق سے آبِ تیغ نگاہ  
کہ زخمِ روزِ در سے ہوا نکلتی ہے  
فسارِ تنگی صحبت سے آتی ہے شبنم  
صبا جو غنچے کی خلوت میں جا نکلتی ہے

اسد کو حسرتِ عرضِ نیاز تھی دمِ فکل  
ہنوز یک سخن بے صدا نکلتی ہے

۴ کتابتِ شہِ عیسیٰ زدامت ہے  
زبکہ مشقِ تماشا جنوں علامت ہے  
بہ پیچِ پاپ ہوسِ سبکِ عافیت مت توڑ  
نگاہِ خفتہ سرِ شستہ سلامت ہے  
وفا مقابل و دعوائے عشق بے بنیاد  
جنونِ ساختہ و فصلِ گلِ قیامت ہے  
نجانوں کیوں کہ مٹے داغِ طعنِ بدِ عہدی  
تجھے کہ آئینہ بھی ورطہ سلامت ہے  
اسد بہارِ تماشاے گلستانِ حیات  
وصالِ لالہ عذارانِ سرو قیامت ہے

۵۲

موجِ گردابِ حیاتِ چینِ پشیمانی مجھے  
ہے شعاعِ مہرِ زتارِ سیمانی مجھے

۱۹۲  
ترجیں رکھتی ہے شرمِ قطرہ سامانی مجھے  
شبنم آسا کو مجالِ سبہ گردانی مجھے  
عینِ تصویر ہوں بیتابِ اظہارِ عیش

سجده در غایت  
تواضع و خضوع

۱  
خوشنویس نام دارد کلمه در کنار کلمه  
نهاد دل تا بر سر کلمه در کنار کلمه  
جمله هم کلمه در کنار کلمه  
دانه های کلمه در کنار کلمه

۲  
کبیر بن ابی بن کلمه در کنار کلمه  
بدر شمع و کلمه در کنار کلمه  
نیم باغ و کلمه در کنار کلمه  
نور چشمه و کلمه در کنار کلمه  
سحاب و کلمه در کنار کلمه

کے چشم تیریں ہر ایک پاروں پہ در گل ہے  
 جس دل میں خیال گر می انداز قافی ہے  
 بھلتی ہے پیش میں بسبوں کی برقی کی شوخی  
 اسد وہ گل کہ جس شمع سے جلوہ فزانی  
 وہ گل جس گھٹن میں عبودہ فانی کے غائب

۱۵۹  
 جنوں رسوائی وارستگی زنجیر بہتر ہے  
 بقیدِ مصلحت و فتنگی تدبیر بہتر ہے  
 خوش خود بینی و تدبیر و غفلت فقیرانہ  
 بدین عجز اگر بدنامی تقدیر بہتر ہے  
 درون جو بر آئینہ جوں برگِ خندانوں ہے  
 بتان نقشِ خود آرائی حیا تعمیر بہتر ہے  
 دل آگاہ تسکین خیر بیدوی ہو یا رب  
 نفسِ امارت و اوج بے تاثیر بہتر ہے  
 ندایا شہرِ تامل دروہے افسون آگاہی  
 نگہ حیرت سوا و خواب بے تعبیر بہتر ہے  
 تہا ہے اسد فقی رقیب اور شرک کا مسجد  
 دعاے دل بحرابِ غم شمشیر بہتر ہے

۱۵۸  
 شہ پہلوئے چشم آئے جلوہ اور اک باقی ہے  
 ہوا وہ شعلہ و اش اور شوخی ناشاک باقی ہے  
 چین میں کچھ نہ چھوڑا تو نے غیر از سیدہ قمری  
 عدم میں برفِ قی سردشتِ خاک باقی ہے  
 گدازِ معنی بیشِ شست و نشِ نقشِ خود کا  
 سراپا شمعِ آئین یک نگہ و پاک باقی ہے  
 ہوا ترکِ بکس زعفرانی و کشتا لیکن  
 ہنوز آفتِ نسب کی خنجرِ پیری چاک باقی ہے  
 چین زارتِ تہا و رخسارِ پیچیدہ ہے لیکن  
 ہمارے نیرنگِ آہِ حسرتِ ناک باقی ہے  
 نہ حیرتِ چشم ساقی کی نہ صحبتِ دو دریا خرم کی

وہ کہ جسے میں نے عبودہ فواحہ کے نام سے

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

مجلس شورای اسلامی

درست از اخبار و روایات و کتب معتبره  
و از اخبار و روایات و کتب معتبره

کلمہ حق کہیں سے نہ آتا ہے  
یہی دلیل ہے کہ اس کا ہر کلمہ حق ہے  
کہ جس کا کلمہ حق ہے اس کا دل  
کلمہ حق ہے کہ اس کا دل

نصف مبرور ہو یا رب  
ارلہ پانچویں

بازون سرزنش خوار  
تقصیر محکم  
سور

سید احمد علی شاہ صاحب  
نفسا  
میرزا حسین  
سید احمد علی شاہ صاحب

[illegible]

مجلس

[illegible]

میرزا محمد علی خان

۱۰۰

مجلس شورای اسلامی  
تاریخ ۱۳۵۷/۱۰/۲۵  
شماره ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰

عبدالرحمن ورفاق





Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or a collection of poems. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines across the page. The ink is dark, and the paper appears aged. The text is written in a cursive style, likely a manuscript or a collection of poems. The ink is dark, and the paper appears aged. The text is written in a cursive style, likely a manuscript or a collection of poems. The ink is dark, and the paper appears aged.







۱۵۲  
۱۰

مٹی کو نہیں دھست ہی سی  
ہری دھست تری نہرت ہی سی

قطع بیگم نہ نقل ہم سے  
کھینچیں ہے وعدت ہی سی

میرے ہرگز نہیں ہے یہ کی دسواں  
لے دے مجلس نہیں غلت ہی سی

طاؤس خاک، حسن نظر باز ہے مجھے  
آغوش گل ہے آئینہ دوزخہ دوزخہ خاک  
ہر جزو آیشاں پر پرواز ہے مجھے  
ہے جلوہ خیال سویدے مرد مک  
دوست بہار نشہ و گل ساغر شراب  
فکر سخن بہانہ پرواز خامشی  
ہر ذرہ چٹک نگر ناز ہے مجھے  
عرض بہار جوہر پرواز ہے مجھے  
ہر جزو آیشاں پر پرواز ہے مجھے  
جوں داغ شعلہ سر خط آغاز ہے مجھے  
چشم پر پی شفق کہہ راز ہے مجھے  
دو دیراں سر سر آواز ہے مجھے

میں بھی دھن تو نہیں ہی اپنے  
غیر کھٹک سے محبت ہی نہیں  
میں بھی تو نہیں ہی نہیں  
بے نیاز ہی تو نہیں ہی نہیں  
ایسی ہی تو نہیں ہی نہیں  
ایسی ہی تو نہیں ہی نہیں  
ایسی ہی تو نہیں ہی نہیں  
ایسی ہی تو نہیں ہی نہیں

۱۵۳  
۱۰

ہر بیتاں قلم روا عجاز ہے مجھے

کہ شمع خانہ دل آتش مے سے فروزاں کی  
میا ہی ہے مے ایام میں لوح و بناں کی  
زبان شانہ سے تعبیر عذراں پریشاں کی  
کہ ہوتی ہے زیادہ سر مہری شمع ریڈاں کی  
کہ جوہر آئینہ کا ہر ملک ہے چشم حیراں کی  
چھپاؤں میں کہ غالب سر زین داغ نمایاں کی

۱۵۴  
۱۰

۱۵۵  
۱۰

جنوں تہمت کش تکیں نہ ہو گوشا دمانی کی  
نکپاش خراش دل ہے لذت زندگانی کی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰





کتاب تھا کل وہ نامہ رساں سے بسوز دل

دردِ جدائی اسد اللہ خاں پیوچھ

۱۲۲/۲ ضبط سے پسند جوں مردم اقامت گیر ہے

مجرم بزمِ فسرون دیدہ بخیر ہے

آشیاں بند بہارِ عیش ہوں ہنگامِ قتل

یاں پر پرواز رنگِ رفته بالِ تیر ہے

ہے جہاں فکر کشید نہائے نقشِ روئے بار

ماہتابِ ہالہ پیرا گردہ تصویر پر ہے

وقتِ حنِ افروزی زینتِ طرازاں جاے گل

از نہالِ شمع پیدا پنچہ رنگِ گلیگر ہے

گرید سے بندِ محبت میں ہوئی نام آوری

نحتِ نحتِ دلِ نگینِ خانہ زنجیر ہے

ریزشِ خوں ہے سرا سرِ جرمِ نوشی مایہ یار

یاں گلے شیشہ سے قبضہ شمشیر ہے

جو شامِ غم چراغِ خلوت دل تھا اسد

وصل میں وہ سوزِ شمع مجلسِ تقریر ہے

۱۲۵/۵ کرے ہے رہرواں سے خضرِ راہِ عشقِ جلادی

ہوا ہے موجِ ریکِ روانِ شمشیرِ فولادی

نظر بندِ تصور ہے قفس میں لطفِ آزادی

شکستِ آرزو کے رنگ کی کہیا ہوں صیادی

کرے ہے حن ویراں کا روئے سادہ رویاں پر

خباہِ خط سے تعمیرِ بناے خانہ بربادی

چنارِ آساعدم سے بادلِ پراقتش آیا ہوں

تہی آغوشی دستِ تمنا کا ہوں فریادی

اسد از بسکہ فوجِ درد و غم سرگرمِ جولاں ہے

خباہِ راہِ ویرانی ہے ملکِ دل کی آبادی

۱۲۶/۵ یہ سرِ نوشت میں میری ہے اشکِ افشانی

کہ موجِ آب ہے ہر خطِ چینِ پیشانی

جنونِ وحشتِ بہتی یہ عام ہے کہ بہار

کرے ہے کسوتِ طاووس میں پرافشانی











[illegible]

گرفتارِ الما کے زمانہ

اسد اندیشہ شد رشتہ

نہ پھر یہ ہرہ ساں خانہ بخت

۱۳۷

رفار سے شیرازہ اجڑاے قدم باندھ  
ایک کاری تسلیم بہر رنگ چمن ہے  
اے آبادہ محمل پئے صحراے عدم باندھ  
شیرازہ صدائے جوں سحر بہم باندھ  
حیرتِ حدِ قسیم مٹاے پری ہے  
پامردیک انداز نہیں قامتِ ہستی  
طاقت اگر اچھا کرے تمہمتِ خم باندھ

دیباچہ وحشت ہے اسد شکوہِ خواں

خونِ کردل اندیشہ و مضمونِ تم باندھ

۱۳۸

خلق ہے صفحہٴ عبرت سے سبق ناخواندہ  
خوش دل ہے زمانہ کج سببِ گفتِ بیا  
ورنہ ہے چرخِ دزمینِ ایک درنِ گردانہ  
کونلِ آگاہ نہیں باطنِ ہم دیگر سے  
موجِ مے مثلِ خطِ جام ہے برجامانہ  
ہے سخنِ ماگردِ زمانِ بوسِ افتانہ  
ہے ہر اک فردِ جہاں میں ورقِ ناخواندہ

اے اسد اے بے حاصلی بوالہوساں

یعنی ہیں ہرزہ اڑاں سوزِ دازیں سوزانہ









ہے تماشا حیرت آباد تغافلہائے شوق      یک رنگ خواب سرا سر جوشِ خون آرزو

خوسے شرم سرود بازاری ہے بیل خانان

ہے اسد نقصان میں محنت اور صلح ہے ماریہ تو

۱۳۶/۲      اشک چکیدہ رنگ پریدہ      طرح ہوں میں از خود پریدہ

گویا دمچھڑ کو کرتے ہیں خوابان      لیکن بان درد کشیدہ

ہے رشتہ جانِ فرط کشش سے      مانند نبض دست پریدہ

ٹوٹا ہے افسوس سے خم زلف      سے تانہ کبیر دست گزیدہ

خال سیاہ رنگیں رخاں سے      سے داغ لالہ درخون طلیدہ

جوشِ جیوں سے جوں کوست کل      سراپا ہوں جیبِ دریدہ

یار و اسد کا نام و نشان کیس

بیدل فقیر آفت رسیدہ

۱۳۷/۲      خوش طوطی و کج آشیانہ      شاں در زیر بالِ آئینہ حنائے

سرشک بر زمین افتادہ آسا      اٹھاریاں سے نہ میرا آبِ دانہ

حزینتِ عرضِ سو ز دل نہیں ہے      زبان ہر جید ہو جاوے نہ بات

دلِ نالائے سے بے پردہ پیدا      لڑائے ربط و چنگ و چغنائے

کرے کیا دعویٰ آزادی عشق



خوشحال عالم کہ در طوفان ہے  
مگر طوفان ہے میں میں سمیٹ موج صبا کلم ہو  
اثر سرے سے اور لبہ لے عاشق سے صبر کلم ہو  
کہ موج گرد میں صد خندہ دندان نما کلم ہو  
جہیں میں در لباس سجدہ لے دست عالم ہو  
مبادا اے بختیاب طبع، نقش بد عالم ہو  
عرق بھی جن کے عارض پر بے تکلف عالم ہو  
کہ جس کے ہاتھ میں ناند خوں رنگ نما کلم ہو  
کریں خواب جو میر حن اسد یک پردہ نازک  
وہ صبح قیامت در گریبان قس کلم ہو

سیب و استکان کو رنگ محبت، خدا و خدا  
نہیں نزد تو تسکین نگرش لے بید و داں  
مناغ خاک بر سر کو فلق کو بحر تہیسی  
ہوئی ہے ناتوانی بید مانغ شوخی مطلب  
تجھے ہم مفت دیوں یک جاں چین جہیں لیکن  
صفا ہے عروج کو ہر بلا کہ داں تکلیف  
بلا گردان تمکین بناں صد موج کو ہر  
اٹھائے کب وہ جان شرم تہمت قتل عاشق کی  
کریں خواب جو میر حن اسد یک پردہ نازک  
وہ صبح قیامت در گریبان قس کلم ہو

کاسہ دیروز کی سے جام بروست بہو  
وام لیتی ہے پر پر وار پر پیراں کی بہو  
گردن باز سے فلزم الفت میں سر طے کہو  
عاطلان آئینہ داں سے نقش پائے جھنجھو  
سے پر پر وار رنگ فتنہ خوں گسٹ کہو

نہنگی نے نے قلع کی سے کدے کی آبرو  
بہر جاں پروردن یعقوب بال چاک سے  
گردن صاعل ہے غم شرم جہیں آشنا  
گردن شوق طلب ہے عین تاباک وصال  
رہن خاموشی میں ہے آرایش رزم وصال



اسد پر گوشہ ریشم عنایت اے آفت  
کہ یہ سرشک ز چشم افتادہ، گو ہر ہو

۱۳۲  
بید در سربسجدہ الفت نہ دہو جوں شمع بخوط داغ میں کھا کر وفتو نہ ہو  
دل در کف تغافل ابے یار سو نہپ آئینہ ایسے طاق پہ گم کہ کہ تو نہ ہو  
زلف خیال نازک و انظار بے قرار یارب کہ شوق شانہ کش گفتگو نہ ہو  
تنہا ناز جلوه گر نقش اعتبار ہستی عدم ہے آئینہ گرد و پرو نہ ہو  
مژگان خلیدہ رگ ابر ہمار ہے نشتر بغیر پندہ رمیسا فرو نہ ہو  
عرض نشاط دید ہے مژگان انتظار یارب کہ خار یہ سیمین آرزو نہ ہو

داں پر نشان دام قطر ہوں جہاں اسد  
صبح بہار بھی نفس رنگ و بو نہ ہو

۱۳۳  
حسد پمانہ ہے دل عالم آب تماشا ہو کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے داہو  
ہم بالیدن سنگ و گل صحرا یہ کیفیت کہ تار جادو لا کسار کو زنا ریمینا ہو  
حریف و حشت ناز نسیم عشق جب آؤں کہ مٹی خینچہ حجر یک گلستاں دل مہیا ہو  
بجائے دانہ خرمن یک بیاباں بیضہ قمری مجھے حال دہنوخ ہے کہ جس سے خاک پیدا ہو  
کرے کیا ساز و نیش وہ تماشا پنج آگاہی جیسے مئے دما رخ بے خودی خواب زلیخا ہو  
جنون عیش ہے یارب سر و سامان آزادی کروں یک گوشہ دہن تر گلاب بہت دیا ہو  
وہ دل جوں شمع بہر دعوت نظارہ یعنی نگہ لبر ز اشک و سینہ معور ممتا ہو  
اگر وہ سر و جان بخش خرام استرازا آئے کت پر خاک گلشن شکر قمری تالہ فرسا ہو  
نہ دیکھیں مئے یک دل فرغی از شمع کافوری خدا ایسے قہر ہے اسد پریم تماشا ہو  
۱۳۴  
مبادا بے تکلف فصل کا برگ و فواکم ہو



اسد ہے طبع مجبورِ تمنا افسرِ مینی ہا  
فناں بے اختیاری و فریبِ آرزو خورن

۱۲۶  
۵  
دیکھے مت چشمِ کم سے سے غبطِ افسردگاں  
گرمِ تکلیفِ دلِ رنجیدہ ہے از بیکہ چرخ  
جوں صدفِ پُرور ہیں نڈاں دُرِ بکرا فشر دگاں  
قرع کا فوری ہے مہرا بہر سہرا خور دگاں  
رنجشِ دلما جہاں ویراں کرے گی اے فلک  
ہاتھ پر سہا تھا تا ہم جنبشِ سند سودنی  
دشتِ سماں ہے غبارِ خاطرِ آرزو دگاں  
شوقِ مفتِ زندگی ہے اے بغلتِ مر دگاں

خار سے گلِ سینہ افکارِ جفا ہے اے اسد

بورگریزی ہے پر افشانیِ ناوکِ خور دگاں

۱۲۷  
۵  
سازشِ صلحِ تباں میں ہے نہاں جگیدن  
بسکہ شرمندہ بوسے خوش گلدیاں ہے  
قلم و چنگ ہیں جوں تیر و کماں فمیدن  
نکبتِ گل کو ہے غنچے میں نفسِ لزدین  
ہے فروغِ رخِ افروختہِ خواباں سے  
گلشنِ زخمِ کھلاتا ہے جگر میں پکیاں  
شعلہ شمعِ پرافشانِ بخود لرزیدن  
گرہِ غنچہ ہے سامانِ چینِ بالیدن

چمن و ہر میں ہوں سبزہ بیکانہ اسد

وائے اے بے خودی و تہمتِ آرا میدن

۱۲۸  
۷  
صاف مے از بیکہ عکسِ گل سے گلزارِ چمن  
ہے نزاکتِ بسکہ اس موسم میں محارِ چمن  
جانشینِ جوہرِ آئینہ ہے حنِ چمن  
قالبِ گل میں دھلتے ہے خشتِ دیوارِ چمن  
تیری آرایش کا استقبال کرتی ہے بہار  
الفبتِ گل سے غلط ہے دعویِٰ ارستگلی  
جوہرِ آئینہ ہے یاں نقشِ احضارِ چمن  
سرو ہے بادِ صدفِ آزادی گرتی چمن

اسد ہے طبع مجبور تمنا آفرینی ہا  
فغاں بے اختیاری و فریب آرزو خوردن

۱۲۶  
۵  
دیکھیے مت چٹم کم سے سے ضبط آفر دگاں  
گرم تکلیف دل رنجیدہ ہے از بیکہ چرخ  
جوں صدف پرور ہیں ندان دگر آفر دگاں  
قرص کا فوری ہے ہر از ہر سر آفر دگاں  
رنجش دہا جہاں ویراں کرے گی اے فلک  
دشت سماں ہے غبارِ خاطر آفر دگاں  
ہاتھ پر ہوا تھتا ہم جنبش نہ سودنی  
شوقِ مفتِ زندگی ہے اے بغفلتِ مردگاں

خار سے گل سینہ افکارِ جفا ہے اے اسد

برگریزی ہے پر افشانی ناوک خوردگاں

۱۲۷  
۵  
سازش صلحِ تاں میں ہے نہاں جنگیدن  
بسکہ شرمندہ بوسے خوش گلدیاں ہے  
نغمہ و چنگ ہیں جوں تیر و کماں فمیدن  
نکمتِ گل کو ہے غنچے میں نفسِ زردیدن  
گلشنِ زخم کھلاتا ہے جگر میں پیکاں  
ہے فردغِ رخِ افروختہ و خواباں سے  
شعلہ شمعِ پر افشانِ بخود لرزیدن  
گرہ غنچہ ہے سامانِ چین بالیدن

چمن دہر میں ہوں سبزہ بیگانہ اسد

دلے لے لے بے خودی و تمہت آرا میدن

۱۲۸  
۷  
صاف مے از بیکہ عکس گلے گلزارِ چمن  
ہے نزاکت بسکہ اس موسم میں محارِ چمن  
جاننشین جو ہر آئینہ ہے حقِ ارچمن  
قالبِ گل میں ڈھلے ہے خشتِ دیوارِ چمن  
تیری آرایش کا استقبال کتنی ہے بہار  
الفتِ گل سے غلط ہے دعویٰ ارشکِ چمن  
سرو ہے بادِ صفِ آزادی گرفتارِ چمن



Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or a page from a book. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines, with some lines being crossed out or corrected. The content appears to be a mix of prose and poetry, with some lines starting with "و" (and) and others with "و" (and) or "و" (and). The text is written in a dark ink on a light background.

باعثِ ایدہ ہے بزمِ خوردن بزمِ سرور  
عزت آباد صدق میں قیمتِ گوہر نہیں  
داں سیاہی، سوادِ مردک یاں داغے  
نیشہ ریزہ غیر عرضِ شوخی نشتر نہیں  
ہے فلک بالانشیں فیضِ خم گردیدی  
مہ حریفِ نازش ہم چشمی ساغر نہیں  
دل کو اظہارِ سخن اندازِ فتح الباب ہے  
عاجزی سے ظاہر اتبہ کوئی برتر نہیں  
یاں سریرِ خامہ غیر از اصطکاکِ در نہیں

کب تک پھرے اسد لبائے تفتہ پر زباں  
تابِ جوشِ تشنگی اے ساقی کوثر نہیں

۱۲۴  
۵  
ضمانِ جادہ رویا ندن ہے خطِ جامِ مینوشاں  
وگر نہ منزلِ حیرت سے کیا واقف ہیں مینوشاں  
نیں ہے ضبطِ ہز مشاطگی ہائے غم آرائی  
کہ میلِ شرمِ چشمِ داغ میں ہے آہ خاموشاں  
بہ ہنگامِ تصورِ ساغر زانو سے پیتا ہوں  
مے کیفیتِ خیما زہ ہائے صبحِ اسفوشاں  
نشانِ روشنی دل نہاں ہے تیرہ بختوں کا  
نہیں محسوسِ دودِ مشعلِ بزمِ سیہ پوشاں

پریشانی اسد در پردہ ہے سامانِ جمعیت

کہ ہے آبادی صحرا، ہجومِ خانہ بردوشاں

۱۲۵  
۷  
نیں ہے بے سبب قطرے کوثرِ گلِ گوہرِ فردن  
گرہ ہے حسرتِ آبے بردے کارِ آردن  
میرنوسے ہے رہزنِ وارِ نعلِ واژگونِ بازجا  
نہیں ممکنِ بچلاں ہائے گردوںِ دخلِ پے بردن  
خمارِ ضبط سے بھی نشہِ اظہارِ پیدا ہے  
تراوشِ شیرہ انگور کی ہے منتِ افشردن  
خوابِ آبادِ غربت میں حبثِ افسوسِ ویرانی  
گلِ از شاخِ دورِ افتادہ ہے نزدیکِ پشردن  
فغانِ واہ سے حاملِ بجزِ دردِ میریاراں  
خوشائے غفلتِ اکالہاں نفسِ زردینِ فردن  
درینا بستنِ نعتِ سحر سے ہو کے میں غافل ہے  
رہا یا مالِ حسرتِ ہائے فرشِ بزمِ گسردن

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

اسد طرز عروج اضطرابِ لبیل آہنگان  
سمجھتے ہیں پیش کو الفتِ قاتل کی تاثیریں

۱۲۰ بے دماغی حیلہ جوئے ترک نہائی نہیں ورنہ کیا موجِ نفس زنجیرِ سودائی نہیں  
وحشیِ نوکر دہ نظارہ ہے ہیرت جسے حلقہ زنجیرِ جز چشم تماثلی نہیں  
قطرہ کو جوشِ عرق کرتا ہے دریا دشت گاہ جز جیا پر کارِ سعی بے سرو پای نہیں  
چشمِ زگس میں نمک بونی ہے شبنم سے ہوا فرصت نشو و نما سازِ شکیبائی نہیں  
کس کو دوں یارب حسابِ زنا کی دل آمد و رفتِ نفس جز شعلہ پیمائی نہیں  
مت کھائے انجامِ غافلِ سارِ ہستی پر غور مور کے پر میں سرو برگِ خود آرائی نہیں

سایہ افتادگی بالین و بستر ہوں اسد

جوں صنوبرِ دل سراپا قامت آرائی نہیں

۱۲۱ ظاہر اسرِ پنجرِ افتادگاں گیر انہیں ورنہ کیا دامان کی حسرتِ نقش پانہیں  
آنکھیں پتھرائی ہیں نامحسوس ہے تارِ نگاہ ہے زبیں از بسکہ سنگیں جادو بھی پیدا نہیں  
ہو چکے ہم جادو سالِ صبا رطوبت و تازہ نوز زینتِ یک پیرِ جن جوں دامنِ صحرا نہیں  
ہو سکے ہے پردہ جوشیدینِ خونِ جگر اشکِ بعدِ ضبط کم از پندہ مینا نہیں  
ہو سکے کب گفتِ دل مانعِ سیلانِ اشک گروِ ساحلِ سنگِ راہِ جوششِ دریا نہیں

اے اسد ہے دہر میں صد خضرِ پادِ اشکِ عمل

اگلی غافل کہ یک امروز بے وسہ انہیں

۱۲۲ ضبط سے مطلبِ بجز وارتگی دیگر نہیں دامنِ مثالِ آبِ آئینہ سے تر نہیں  
ہوتے ہیں بے قدر و درجہ وطنِ صبا جلال

وہ عزیزی اور وہ دھماکا لہاں دھنکے پروردگار کے لہاں  
نور کا وہ بارشوفی کشت کوہی ہے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۱۱۷ سودائے عشق سے دم سر و کشید ہوں  
 کی متصل ستارہ شناسی میں عمر صرف  
 شام خیال زلف سے صبح دمید ہوں  
 تبسج اشک ٹائے زمرگان چکید ہوں  
 مخمخائے جنوں میں دماغ رسید ہوں  
 مانند شانہ دست بد مذاں گزیدہ ہوں  
 مضراب تار ہائے گلوے بریدہ ہوں  
 خونابہ ہلا، ہلی حسرت پشیدہ ہوں  
 جوں بوئے گل ہوں گرچہ گراناہ مشیت زد  
 لیکن اسد بوقت گذشتن جبریدہ ہوں

۱۱۹ ہوئی ہیں آب شرم کو شش بے جاتے تیریں  
 خیالِ سادگی ہائے تصور نقش حیرت ہے  
 عرق زیر پیش ہیں موج کی مانند زنجیریں  
 پر حلقہ پہ رنگِ فتنہ سے کھینچے ہے تصویریں  
 بیاض دیدہ زنجیر پر کھینچے ہے تصویریں  
 کرے ہیں غنچہ و منقار طوطی نقشِ گلگیریں  
 خبار آلودہ ہیں جوں دود شمع کشتہ تقریریں  
 وگر نہ خواب کی مضر ہیں افسانے میں تعیریں  
 پسند آہنگی ہستی و سحر نالہ فرسائی  
 درشتی تامل ہے فسوں پنبہ درگوشی



تماشا کردنی ہے لطفِ زخمِ انتظارِ دل      سوادِ داغِ مرہمِ مردِ مکت ہے چشمِ سوزنِ ہیں  
دل و دین و خرد تا راجِ نازِ جلوہ پیرائی      ہوا ہے جو ہر آئینہ خیلِ موحسہ من ہیں  
ہوئی تقریبِ منعِ شوقِ دیدنِ خانہ ویرانی      کفِ سیلابِ باقی ہے بزرگِ پنبہ ورنِ ہیں  
نکو ہنس، مانعِ دیوانگی مائے جنوں آئی      لگایا خندہِ ناصح نے بخیہ حبیبِ دہنِ ہیں

اسدِ زندانی تاثرِ الفت مائے خوبانِ ہیں  
خیمِ دستِ نوازش ہو گیا ہے طوقِ گردنِ ہیں

۱۱۷۷ خوں درجِ گنہ گشتِ بے زردی رسیدہ ہوں      خود آشتیانِ طائرِ رنگِ پریدہ ہوں  
ہے دستِ ردِ پیرِ جہاںِ مستینِ نظر      پایے ہوسِ بدامنِ مژگاںِ کشیدہ ہوں  
میں چشمِ واکشادہ و گلشنِ نظرِ فریب      لیکن عجبِ کشتِ بنمِ خورشیدِ دیدہ ہوں  
تسلیم سے یہ نالہِ موزوں ہوا حصول      اے بے خبرِ میںِ نغمہِ چنگِ خمیدہ ہوں  
پیدا نہیں ہے اصلِ تنگ و تازِ جستجو      مانندِ موجِ آبِ زبانِ بریدہ ہوں  
میں بے ہنر کہ جو ہر آئینہ تھا، بھٹ      پایے نگاہِ خلقِ میںِ خارِ خلیدہ ہوں

میرا نیاز و عجز ہے مفتِ مہتاں اسد  
یعنی کہ بندہ بدرمِ ناحسہ دیدہ ہوں





















Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a short passage, written diagonally across the page.







فکر خسته خندان

ناله خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

خسته خندان

دیر و حرم اُس نے تکرارِ قمتِ داما ندگی شوق تراشے ہے پنا ہیں  
 یہ مطلع (اسد) جو ہر افسونِ سخن ہو  
 گدے عرضِ تپا کی نفسِ سوختہ چاہیں  
 حسرت کش یک جلوہ بیدل ہیں نگاہیں  
 کھینچوں ہوں سویلے دلِ چشم سے نہیں

۱۰۷  
 جانے کہ پائے سیلِ بلا درمیاں نہیں  
 کس جرم سے ہے چشم تجھے حسرت قبول  
 دیوانگانِ غم کو سرِ خانماں نہیں  
 ہر رنگ گردشِ اُس نے ایجادِ درد ہے  
 اشکِ سحاب جز بود ابرِ خزاں نہیں  
 اے عجز کیا کروں بہ بتائے بے خودی  
 طاقتِ حریفِ سختی خوابِ گراں نہیں  
 عبرت سے پوچھ درویشِانی نگاہ  
 یہ گرد و ہم جز بسرا متحماں نہیں  
 گلِ غنچگی میں غرقِ دریاے رنگ ہے  
 اے آگہی فریب تماشا کہاں نہیں  
 برقِ بجانِ حوصلہ آتشِ فکُن (اسد)  
 اے دلِ فسرده طاقتِ ضبطِ فغاں نہیں

۱۰۸  
 مرگِ شیریں ہو گئی تھی کوئین کی فکر میں  
 فرصتِ یک چشمِ حسرتِ شہشِ جہتِ آغوش ہے  
 تھا حیرِ رنگ سے قطعِ کفن کی فکر میں  
 وہ غریبِ وحشتِ آباد تلی ہوں جسے  
 ہوں پسندِ آسا و دواخِ انجمن کی فکر میں  
 سایہ گلِ داغ و جوشِ نکبتِ گلِ موجِ دود  
 کو چرے ہے زخمِ دلِ صبحِ وطن کی فکر میں  
 رنگ کی گرمی ہے تارِ راجِ چمن کی فکر میں

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خلائفنا في الأرض بعدنا  
وهم أئمتنا من بعدي  
عليهم السلام  
أما بعد  
فإن هذا كتابي الذي كتبت فيه  
مذكراتي وفتاويي وأحكامي  
والتي هي بحسب ما سمعت من  
آل بيتي الطاهرين  
والتي هي بحسب ما علمت من  
كتاب الله والسنن المطهرة  
والتي هي بحسب ما وجدته في  
الكتب الشرعية  
والتي هي بحسب ما رأيته في  
الواقعيات  
والتي هي بحسب ما سمعته من  
العلماء والأفاضل  
والتي هي بحسب ما وجدته في  
الكتب الشرعية  
والتي هي بحسب ما رأيته في  
الواقعيات  
والتي هي بحسب ما سمعته من  
العلماء والأفاضل

کہ آہو کہ پابستِ دم دیکھتے نہیں  
 مژدہ کو جواہرِ دستم دیکھتے ہیں  
 سویلانیں سیرِ عدم دیکھتے ہیں  
 قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں  
 تجھے کس قنات سے ہم دیکھتے ہیں  
 کہ شبِ رُوحہ نقشِ قدم دیکھتے ہیں  
 اسد کو گراں چشمِ کم دیکھتے ہیں  
 تری بالِ شمعِ حدم دیکھتے ہیں

خطِ نحتِ دل یک قلم دیکھتے ہیں  
 دلِ آشفگانِ خالِ کنجِ دہن کے  
 ترے سرورِ عنا سے یک قدرِ آدم  
 تاشا کد اے محوِ آئینہ بازی  
 سراخِ تفتِ نالہ لے داغِ دل سے  
 سراپتیں ہیں پریشانِ نگاہاں  
 کہ ہم بھیدِ طوطی ہند غافل

خوابیدہ سیرت کہ دُداغ ہیں آپس  
 جوں دو دفرام ہوئیں وزن میں نگاہیں  
 ہیں داغ سے لبریز شقایق کی کلاہیں  
 آئینے کے پایاب سے اُترتی ہیں سپاہیں

۱۰۶  
 جوں مردِ کم چشم میں ہوں جمعِ نگاہیں  
 پھر حلقہ کا کل میں پڑیں دید کی راہیں  
 پایا سر ہر ذرہ جگر گوشہ و حشت  
 کس دل پہ ہے عزمِ صفتِ ترکانِ خود آرا



حاصل از این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

وہ التماسِ لذتِ بیدار ہوں کہ میں      تیغِ ستم کو پشتِ خمِ التجا کروں  
وہ رازِ ناکہ ہوں کہ بہ شرحِ نگاہِ عجز      افشاںِ غبارِ سرمہ سے فردِ صدا کروں  
لوں دامِ نجاتِ خفتہ سے یک خوابِ خوش اسد  
لیکن یہ بیم ہے کہ کہاں سے ادا کروں

۱۰۴  
آنسو کہوں کہ آہ ہوارِ ہوا کہوں      ایسا غناں گینختہ آیا کہ کیا کہوں  
اقبالِ کلفتِ دلِ بے مدعا رسا      اختر کو داغِ سایہِ بالِ ہما کہوں  
مضمونِ وصلِ ہاتھ نہ آیا خیال کے      مرغِ فرا پریدہ رنگِ حنا کہوں  
حلقے ہیں چشمِ ہائے کشادہ بسوئے دل      ہر تارِ زلف کو نگہِ سرمہ سا کہوں  
وز دیدنِ دلِ تم آمادہ ہے محال      مژگاں کہوں کہ جو ہر تیغِ قضا کہوں  
طرزِ آفرینِ نکتہِ سرا ئی طبع ہے      آئینہ خیال کو طوطیِ منہ کہوں

غالب ہے رتبہ فہمِ تصور سے کچھ پرکھ  
ہے عجزِ بندگی جو علی کو خدا کہوں

۱۰۵  
جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں      خیاباںِ خیاباںِ ارم دیکھتے ہیں  
کسو کو ز خود رستہ کم دیکھتے ہیں

وہ اعلیٰ کی لذت بے لعل و ناز  
تغنی کو رشتہ رستم دستی کو ز

دینا عین کی آئینہ کو ابرار و  
یوسف کو عین رستم کو صہ ارون

طربین لستہ لستہ لستہ لستہ  
وہ ازادہ قند و شکر لستہ لستہ

لستہ لستہ لستہ لستہ لستہ  
لستہ لستہ لستہ لستہ لستہ

چندین لستہ لستہ لستہ لستہ  
کو کہ از خود لستہ لستہ لستہ

طالب  
چندین لستہ لستہ لستہ لستہ

پیمائشِ زمینِ رہِ عمر بس تمام  
کیا دے صدا کہ کلفتِ کم گشتگاں سے آہ  
ہے سرمہ گرِ درہ بگولے جس تمام  
ترساں ہوں کوچہ گردِ بازارِ عشق سے  
ہیں خارِ راہ جو ہر تیغِ عسّ تمام  
اے بالِ اضطراب کہاں تک فسر دگی  
یک پر زدنِ پیش میں ہے کارِ قص تمام  
گذرا جو استیاں کا تصورِ بوقتِ بند  
مژگانِ چشمِ دام ہوئے خارِ رخس تمام  
کرنے نہ پائے ضعف سے شورِ جنوں (اسد)  
اب کے بہار کا یو ہیں گذرا برسِ تمام

۱۰۳

خوش و شستے کہ عرضِ جنونِ فنا کروں  
۱۰۳/۹  
کہ بعدِ مرگ عرضِ جنونِ ہوا کروں  
جوں گہِ درِ راہ، جامہِ رستیِ فنا کروں  
موجِ غبار سے پر یکِ دشتِ فنا کروں  
آاے بہارِ ناز کہ جوشِ خرام سے  
دستارِ گردِ شاخِ گلِ نقشِ پا کروں  
خوش اُفتادگی کہ بھراے انتظار  
جوں جادہ، گہِ درہ سے نگرِ سرمہ سا کروں  
دردِ اور یہ ادا کہ دل آوے ایسیرِ چاک  
دردِ اور یہ کہ روِ نالہ واکروں  
دہ بے دماغِ منتِ اقبال ہوں کہ میں  
دشتِ بدایغِ سایہِ بالِ ہما کروں



اس شعلہ نے گلگوں کو جوگشتن میں کیا گرم  
 حشرت کدہ عشق کی ہے آب ہوا گرم  
 وا کر سکے یاں کون بجز کاوشِ شوخی  
 پھولوں کو ہونٹی باد بہاری وہ ہوا گرم  
 گر ہے سر در یوزگی جلوہ دیدار  
 جوں برق ہے پیچیدگی بندِ بزم گرم  
 یہ آتش ہمسایہ کہیں گھر نہ جلاوے  
 بوں پنجرہ خورشید ہوئے دست دعا گرم  
 کی ہے دل سوزاں نے مے پہلو میں جاگرم  
 غیروں سے اُسے گرم سخن دیکھ کے غالبؔ

میں رشک سے جوں آتش خاموش رہا گرم

بسکہ ہیں بدستِ لشکنِ لبکنِ میخانہ ہم  
 موے شیشہ سے اُگاتے ہیں خطِ پانہ ہم  
 غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس  
 برق سے کرتے ہیں روشن شمعِ ماتم خانہ ہم  
 بسکہ ہر یک موے زلفِ افشاں سے ہے ارتعاع  
 پنجرہ خور دیکھتے ہیں زیر دستِ شانہ ہم  
 نقشبندِ چاک ہے موج از فروغِ ماہتاب  
 یل سے فرشِ کتاں کرتے ہیں درویرانہ ہم  
 آشنا تعبیرِ خوابِ سبزہ بیگانہ ہم  
 جوں زبانِ شمع، داغِ گرمی افسانہ ہم  
 سنبلِ اشفتہ کو موے سر دیوانہ ہم  
 چکے چکے جلتے ہیں جوں شمعِ خلوت خانہ ہم  
 بسکہ دو چشم و چراغِ محفلِ اختیار ہے

شامِ غم (میں) سوزِ عشقِ شمعِ رویاں کے (اسد)

پریشانِ سوختن ہیں صورتِ پرانہ ہم

۱۰۲ جس دم کہ جادہ وار ہوتا زلفِ نفس تمام

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

بقدرِ وصلہ عشق جلوہ سازی ہے      وگر نہ خانہ راہینہ کی فضا معلوم  
 بنا نہ حاصلِ دل بستگی فراہم کر      متاعِ خانہ زنجیرِ جزا معلوم  
 بہارِ درگاہِ غنیمت، شہرِ جلاں ہے      طلسمِ نازِ مجبِ تنگی قبا معلوم  
 طلسمِ خاکِ کیں گاہِ یک جہاں سودا      ہرگز تکیہ آسائش فنا معلوم  
 تکلفِ آئندہ دو جہاں مدار ہے      سراغِ یک نگہِ قہرِ آشنا معلوم

(اسد) فریقہ انتخاب طرزِ حیف

وگر نہ دلبری وعدہ وفا معلوم

۹۱ ازاں جا کہ حسرت کش یار ہیں ہم      رقیبِ تمناے دیدار ہیں ہم  
 رسیدنِ گلِ باغِ واما ندگی ہے      بحثِ محفلِ آراے رفتار ہیں ہم  
 نفسِ ہونہ معزولِ شعلہ وودن      کہ ضبطِ تپش سے شہرِ کار ہیں ہم  
 تغافلِ کیں گاہِ وحشت شناسی      نگہبانِ دلہاے اغیار ہیں ہم  
 تماشاے گلشن، تمناے چیدن      بہارِ آفرین، گنہ گار ہیں ہم  
 نہ ذوقِ گریبانِ نازِ پروائے اماں      نگاہِ آشناے گل و خار ہیں ہم

(اسد) شکوہ کفر و دعائے ناسپاسی

ہجورِ تمناے سے لاچار ہیں ہم

یاں اشکِ گرم ہے اور آہِ جدا گرم







که خدایا که در این دنیا

در این دنیا که در این دنیا

در این دنیا که در این دنیا

در این دنیا که در این دنیا

در این دنیا که در این دنیا

در این دنیا که در این دنیا

گر کرے پشمرده انجاسی کو داغ یاد گل  
غینہ سے منقارِ بلبل وار ہونے یاد گل  
گر سبزم باغ کیسینا چاہے نقشِ رُے یار  
شمع ساں ہو جائے رنگِ خامہ بہر یاد گل  
دستِ رنگیں سے جو رخ پر داکے زلفِ رسا  
شاخِ گل میں ہو نہاں حجبِ شانہ در شاد گل  
سچی عاشق ہے فروغِ افزائے آبِ رویکار  
میاں شزار تیشہ ہے بر تربتِ مر یاد گل  
ہے تصورِ صافی قطعِ نظر از جان و جسم  
لختِ دل ہے بر سرِ شمعِ خیالِ آباد گل  
ہو گیا در گلشنِ آبادِ جواحتِ مائے دل  
غینہ پریشانِ شاخِ نادکِ صیاد گل  
برقِ نارِ جلود ہے از خودِ ربودنِ مائے حسن  
کیجیے شمعِ بزمِ خلوت، ہر چہ بادا باد گل

خاک ہے عرض بہارِ صد نگارِ ستاں (اسد)

آرزو میں کرتے ہیں از خاطرِ آزاد گل

۹۷/۵ گرچہ ہے یک بیضہِ طاؤسِ آسانگِ دل  
ہے چمنِ مہرِ مایہِ بالیدنِ صدرِ تنگِ دل  
بیدلاں کے تیشِ جوںِ غمِ اشِ آبِ از سراب  
تھے شرِ طوفانِ باطلِ گزہ رکھنا تنگِ دل  
دشتِ زخمیہِ مسک ہے بہتِ بد کو تھی  
ہے گرہِ بر کیسہِ درہمِ خیالِ تنگِ دل  
ہوں زیبا افتادہ اندازِ یادِ حسنِ سبز  
ہے خوابِ سبزہ از جوںِ شمارِ تنگِ دل

اے (اسد) خامش ہے طوطیِ تنگِ کفارِ طبع

ظاہر ارکھتا ہے میاں آئینہ زیرِ رنگِ دل

۹۸/۲ از کندیِ سببِ یارِ نارِ ساہ معلوم  
غبارِ نالہ کیں گاہِ مدعا معلوم

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or a page from a book. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines, some of which are partially obscured by the binding or the way the page is folded. The ink is dark, and the paper appears aged.

۹۴ ہوں بد و حشت انتظار آوارہ دشتِ خیال  
 اک سفیدی مارتی ہے دور سے چشمِ غزال  
 ہے قفس پروردہ گلشن کس سوائے بام کا  
 طوقِ قمری میں ہے سروِ باغِ ریحانِ سقا  
 ہم غلط سمجھے تھے لیکن زخمِ دل پر رحم کر  
 آخر اس پر دے میں تو سنہتی تھی اے صبحِ صال  
 بیسی افسردہ ہوں اے ناتوانی، کیا علاج  
 جلوہ خورشید سے ہے گرم پہلوئے ہلال  
 شکوہ درو و درو داغ، اے بے فائدہ درک  
 خوں بہاے یک جہاں امید ہے تیرا خیال  
 عرض درو بے وفائی، و حشتِ اندیشہ ہے  
 خوں ہوا دل تا جگر یارب! زبانِ شکوہ لال  
 اُس بجھا مشرب پر عاشق ہوں کہ سمجھے ہے (اسد)  
 خونِ صوفی کو مباح اور مالِ سستی کو حلال

۱۵

۹۵ ہر عضوِ غم سے ہے شکن آسا شکستہ دل  
 جوں زلفِ یار ہوں میں سراپا شکستہ دل  
 ہے سر زشت میں رقم و اشکِ تگی  
 ہوں جوں خطِ شکستہ ہمہ جا شکستہ دل  
 امواج کی جو یہ شکنیں آشکار ہیں  
 ہے چشمِ اشکِ یز سے دریا شکستہ دل  
 ناما زنی نصیبِ درشتی غم سے ہے  
 امیدِ نامید و تمنّا شکستہ دل  
 ہے سنگِ ظلمِ چرخ سے میخانے میں (اسد)  
 صہبا فادہ خاطرِ میہنا شکستہ دل

۹۶ ہر عرضِ حالِ شبنم سے رقمِ ایجا و گل  
 ظاہر ہے اس چین میں لالِ مادرِ زاد گل

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

عیسیٰ طلسمِ جنِ تغافل ہے، زینہار  
جز پشتِ چشمِ ہنجرِ عرضِ دوا نہ مانگ  
میں دور گردِ عرضِ فریبِ نباز ہوں  
دشمن سمجھ، ولے نگہ آشنا نہ مانگ  
نظارہ دیگر و دلِ خونیں نفسِ دگر  
آئینہ دیکھ، جو ہر برگِ خانہ مانگ

یک بختِ اوجِ ہند پر یک باری اسد

سر پر و بالِ سایہ بالِ ہمانہ مانگ

۲ آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد  
مجھ سے حساب بے گنتی اے خدا نہ مانگ

۹۲ بدر ہے آئینہ طاقِ ہلال  
غافلِ نقصان سے پیدا ہے کمال

ہے بیا در زلفِ مشکینِ بتاں  
روزِ روشنِ شامِ آنسوئے خیال

بسکہ ہے اہلِ دمید نہا غبار  
ہے نہالِ شکوہِ دریجاںِ سفال

صافی رخسار سے ہنگامِ شب  
عکسِ داغِ مہ ہوا عارضِ پہِ خال

نورِ خواباں سے دیدِ پڑیا ہے آج  
ورنہ تھا خورشیدِ یک دستِ سوال

شورِ حشر اُس فتنہ قامت کے حضور  
سایہ آسا ہو گیا ہے پایمال

ہو جو بلبلِ پیر و مسکیر (اسد)

غیچہ و منقار گل ہو زیرِ بال





ایک جانب اے (اسد) شبِ فرقت کا بیم ہے  
دامِ مہوس ہے زلفِ دلاویز یک طرف

۹۱ آٹے ہیں پارہ ہائے جگر درمیانِ اشک  
ظاہر کرے ہے جنبشِ مژگاں سے مدعا  
لایا ہے لعلِ پیش بہا کاروانِ اشک  
طفلانہ ہاتھ کا ہے اشارہ زبانِ اشک  
میں دادی طلب میں ہوا جملہ تنِ عرق  
ہر چند محوِ قطرہ زنی تھا بسانِ اشک  
دلِ خستگان سے گلِ کھمبے ہے مدِ چمن بہار  
بارغِ نحولِ طپیدنِ آبِ وارانِ اشک  
در حالِ انتظارِ قدومِ بتاں (اے۔)  
ہے بر سرِ مرثیہ نگراںِ دیدبانِ اشک

۹۲ گر تجھ کو ہے یقینِ اجابتِ عائد مانگ  
اے آرزوِ شہیدِ وفا خوں بہانہ مانگ  
یعنی بغیرِ یکِ دلِ بے مدعا نہ مانگ  
جز بہرِ دستِ بازو سے قاتلِ عائد مانگ  
گستاخی وصال ہے مشاطہِ نیاز  
برہم ہے بزمِ غنچہ بیکِ جنبشِ نشاط  
یعنی دعا بجزِ خیمِ زلفِ دوام نہ مانگ  
کاشانہ بسکرتِ تنگ سے غافلِ ہوا نہ مانگ

کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم

کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم

کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم

کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم  
کرم به منبر رفیع بنشینم

نہ زبانِ غنچہ گو یا نہ زبانِ حنا و باغ

جوشِ گل کرتا ہے استقبالِ تحریر (اسد)

زیرِ مشق شعر ہے نقشِ از پے احضارِ باغ

رکھتے ہو مجھ سے اتنی کدورت ہزارِ حیف

مجبوریاں تلک ہوئے اے اختیارِ حیف

گھر پر پڑا نہ غیر کے کوئی شرارِ حیف

تھا کھل نگاہ بدوشِ شرارِ حیف

پائی جگہ ٹھہری دل میں تو ہو کر غبارِ حیف

آیا نہ میری خاک پہ وہ شہسوارِ حیف

دردِ آفریں ہے طبعِ الم خیز یک طرف

خوابِ گر ان خسرو پر ویز یک طرف

ہم یک طرف ہیں برقِ شررِ بیز یک طرف

میتابی دلِ تپشِ انگیز یک طرف

تو تجھ غبارِ حیف

بیمِ رقیب سے نہیں کرتے وداعِ ہوش

نقصِ میرے ہی جلانے کو اے آہِ شعلہ ریز

میش از نفسِ بناں کے کرم نے دفا نہ کی

ہیں میری مشتبہ خاک سے اس کو کدو تیں

دینا [اسد] میں سرمہِ چشمِ رکابِ یار

عسی مہرباں ہے شفا ریز یک طرف

سنجیدنی ہے ایک طرف رنج کو کہن

خرمنِ بیا دادہ دعویٰ ہیں ہوسو سو

ہر موبدانِ پیرِ شہپر پرواز ہے مجھے

۶

۹۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ترسے لرزنے سے ظاہر ہے ناتوانی شمع

جلے ہے دیکھ کے بالین یار پر مجھ کو

(اسد) ہے دل پر مرے داغ بدگمانی شمع

۵ عشاق اشک چشم سے مھوئیں ہر داغ

دیتا ہے اور جوں گل و شبنم بہار داغ

عشاق اشک چشم سے دھوئیں ہر داغ

رکھتا ہے اور داغ کا یاں انتشار داغ

جوں چشم لاکشادہ ہے ہر ایک ظاہر

یوں عاشقوں میں ہے سب اعتبار داغ

جوں اعتماد نامہ و خط کا ہو مہر ہے

دیتی ہے گرمی گل و بلبل ہزار داغ

بے لالہ عارضانِ حین و باغ میں مجھے

در حالتِ تصورِ روئے بناں (اسد)

دکھلاے ہے مجھے حینِ لالہ زار داغ

۸۸ بلبلوں کو دُور سے کرتا ہے منع بارِ باغ

۸۸ ہے زبانِ پاسبانِ خارِ سرِ دیارِ باغ

جنشِ موجِ صبا ہے شوخیِ رفتارِ باغ

کون آیا جو حینِ بیتابِ استقبال ہے

مردمِ چشمِ تماشا نقطہ پر کارِ باغ

میں ہمہ حیرتِ جنوں بیتابِ دورانِ خار

ہے دمِ سرِ صبا سے گرمیِ بازارِ باغ

آتشِ ناکِ رخ ہر گل کو بخشے ہے فروغ

کون گل سے ضعفِ خاموشیِ بلبل کہہ سکے

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

کے ہے دو چرخاں سے پہلے مادہ آتش  
نہ باند سے شعلہ جو آگہ غیاز گد باد آتش  
زوا بایں مغمون سطر شعلہ یاد آتش  
ہوئی بایہ و تر از جنبش آمان باد آتش  
دیا داغ جگر کو آونے رنگ شگفتن ہا

اسد قدرت سے حیدر کی ٹپری ہلکے گھر درما کے  
شرار سنگ بت سے دریائے اعتقاد آتش

ادہ رہ خور کو وقت شام ہے تار شعاع  
چرخ واکرتا ہے ماوے آغوش و داغ  
نخ سے ہے بزم انگشت تحیت دروہن  
شعلہ آواز رنگیں پر ہنگام سماع  
ہوں پر طامس جو ہر تختہ مشق رنگ ہے  
بسکہ ہے وہ قبلہ آئینہ محراب شعاع  
رجس حیرت سرشتان سینہ صافی پیش کش  
جو ہر آئینہ ہے یاں گرد میدان نزاع  
چار گونے دہر میں غفلت کا ہے بازار گرم  
ورنہ نقصان تصور ہے خیال انتفاع

اے اسد میں آشنایگانہ سوز و گداز  
ورنہ کس کو میرے افسانے کی تاب شعاع

روح نگار سے ہے سوز جاوداتی شمع  
ہوئی ہے آتش گل آب زندگانی شمع  
زبان اہل زباں میں ہے مرگ خاموشی  
یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانی شمع  
کرسے ہے صوف راہیائے شعلہ قصہ تمام  
پتنگ سمجھے طہ ز فسانہ خوانی شمع  
ملا نہ ہم کو کشتہ و فسانہ خوانی شمع

غم اس کو حسرت پر وائے کا ہے لے شعلہ



اللہ نے وحی کی

تھا خواب میں کیا جلوہ نظر جو شش زینجا  
ہے بالمش دل سوسنگان میں پر طائرس  
بہرے رخ دوست کی از بس کہ ہیں بریکار  
خوڑ قطرہ شبنم سے ہے جس شمع بظانوس  
دریا فتن صحبت اغیار غرض ہے  
لے نامہ رساں نامہ رساں چاہیے جاسوس  
ہے مشق دامن دست گہ وصل کی منظور

ہوں خاک نشین از پے اور اک قد مبوس

۸/۹ زجوش اعتدال فصل و نمکین بہار آتش  
بہ انداز جنا ہے رونق دست چنار آتش  
نہ لبوے گرتس جو بہ طراوت سبزہ خط سے  
لگا لے خانہ آئینہ میں روئے نگار آتش  
فروغ عشق سے ہوتی ہے حل مشکل عاشق  
نکالے ہے ز پائے شمع بر جاماندہ خاد آتش  
شر ہے رنگ بعد اظہار تاب جلوہ تمکین  
کرے ہے رنگ پر خورشید اک روئے کار آتش  
سہا پے بے گدازہ موم ربط پیکر آرائی  
نکلے ہے نہال شمع از تخم شہر آرائی  
خیال و دود تھا سر جوش سوداے غلط فہمی  
نہالے پرفستائی برق خرمین ہائے خاطر ہے  
نہیں برق و شر و جہر و سخت مضبوط طہیدین  
ہوئے پرفستائی برق خرمین ہائے خاطر ہے

(اسد) از دود آتش ابر و ریابار ہو پیدا

اگر ناگاہ ہو جید ریختوں سے فوج آتش

۸/۵ براقلیم سخن ہے گرد افروز سودا آتش

Handwritten text in Urdu script, likely a letter or document, written on aged paper. The text is dense and covers most of the page, with some lines written in the margins. The script is cursive and characteristic of 19th-century Urdu calligraphy.

۱۴۱۰ سنوں  
قامتِ خواباں ہو محرابِ نیازِ سنانِ عجز

بسکہ بے پایاں ہے صحرائِ محبت کے (اسد)

گردِ بادِ اس راہ کا ہے عقدہٴ بیانِ عجز

۸۱۔ حاصلِ دلہنگی ہے کو تھی عمر و بس <sup>۱</sup> پایاں عقدہ ہاے متصلِ تارِ نفس

کیوں نہ طوطیِ طبیعتِ نغمہ پیرائی کرے <sup>۲</sup> باندھتا ہے رنگ گلِ آئینہٴ چاکِ نفس

اے ادا فہماں صد ہے تنگیِ فرصتِ سخن <sup>۳</sup> ہے بھمراے تخیلِ چشمِ فرماںِ بحرِ س

تیز ہوتا ہے خشمِ تندِ خواباں عجز سے <sup>۴</sup> ہے رگِ سنگِ ان تیغِ شعلہٴ خار و دش

سختیِ راہِ محبتِ منعِ دخلِ غیر ہے <sup>۵</sup> پیچتا بادِ جاہِ حکمِ جوہرِ تیغِ عس

اے اسد ہم خود اسیرِ رنگِ بوسے باغ ہیں

ظاہرِ اُصیادِ ناداں ہے گرفتارِ ہوس

۸۲۔ دشتِ الفت میں ہے خاکِ کشتگاںِ محبوبِ بس <sup>۱</sup> پیچتا بادِ خطِ کفِ افسوس و بس

ہے بہیمِ گلِ نیاں <sup>۲</sup> انیمِ تنگیِ ہاے شمعِ نیمِ رنگیِ ہاے شمعِ محضِ خواباں سے ہے

ہے تصویرِ میں نہاں <sup>۳</sup> سرمایہٴ صد گلِ سناں <sup>۴</sup> کا سہ زانو ہے مجھ کو بیضہٴ طاؤس و بس

کفر ہے غیر از گدازِ شوقِ رہبرِ خواستن <sup>۵</sup> راہِ صحرائِ حرم میں ہے جسِ تاؤس و بس

اے اسد گلِ تختہٴ مشقِ شگفتن ہو گئے سنہ

غینچہٴ خاطرِ دیا افسردگیِ مانوس و بس

۸۳۔ کرتا ہے بیاہرتِ رنگیں دلِ مایوس <sup>۱</sup> رنگِ زلفِ رفتہٴ خائے کفِ افسوس











۱۹۰۶

۱۰۰

100

مجلس ۱۰۰

وہی ہے جس نے ان کو اپنا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

161

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

۱۰

۷۶ میں ہوں سراپ یک پیش آموختن ہنوز زخم جگر ہے تشنہ لب دوختن ہنوز  
 اے شعلہ فرستے کہ سویدائے دل سے ہوں کشت پسند صد جگر اندوختن ہنوز  
 مجنوں، فسوں، شعلہ خرامی فسانہ ہے ہے جادہ شمع داغ نیمروز وختن ہنوز  
 فانوس شمع ہے کفن ضبط مرگ کاں در پردہ ہے معاملہ رسوختن ہنوز  
 کو یک شرر کہ باز چراغاں کر دل  
 بزمر طرب ہے پردگی سوختن ہنوز

۱۱

۷۷ داغ اطفال ہے دیوانہ بکسار ہنوز خلوت سنگ سے ہے نالہ طلبگار ہنوز  
 خانہ بے سیل سے خو کر دہ دیدار ہنوز دور ہیں در زد ہے رختہ دیوار ہنوز  
 وسعت سچی کرم دیکھ کہ سرتا سر خاک گذرے ہے آبلہ پایا بر گز بار ہنوز  
 یک قلم کاغذ آتش زدہ ہے صفحہ دشت نقش پامیں ہے تب و تہشت رفتار ہنوز  
 آئی یک عمر سے معذور تماشا ز گس چشم شبنم میں نہ ٹوٹا شرہ خار ہنوز  
 کیوں ہوا تھا طرف آبلہ پایا یارب جادہ ہے دانش پیمیش طومار ہنوز  
 ہوں خموشی چمنِ حررت یک دید اسد  
 مرہ ہے شانہ کش طرہ گفتار ہنوز

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the poem or a separate verse, written in a similar style to the first image. The text is dense and fills the page, with some lines appearing to be part of a larger stanza.

دل میں ہے سودائے زلف مست تغافل ہنوز  
 غنچہ میں دل تنگ ہے حوصلہ گل ہنوز  
 پرورشِ نالہ ہے وحشتِ پرداز سے  
 ہے تر بالِ پر می بینہ بل ہنوز  
 عشقِ کین گاہ دورِ وحشتِ دل دور گرد  
 دامِ تر سبز ہے حلقہٴ کاکل ہنوز  
 لذتِ تیرِ عشقِ پردگی گوشِ دل  
 جو برافسانہ ہے عرضِ تجھ بل ہنوز  
 آئینہٴ متحائل نذرِ تقاضاں اسد  
 شش جہت اسباب ہے وہم تو گل ہنوز

۵۷

بیگانہٴ وفا ہے ہواے چمن ہنوز  
 دو سبز سنگ پر نہ آگاہ کو کین ہنوز  
 یارب! یہ درد مند ہے کس کی نگاہ کا  
 ہے ربطِ مشکِ داغِ سوادِ ختن ہنوز  
 جوں جادوگر کہوے ممتا ہے بے دلی  
 زنجیرِ پا ہے رشتہٴ رحبتِ الوطن ہنوز  
 ہے نازِ منکشاں زرازدستِ رفتہ پر  
 ہوں کفنِ ویشِ شوخیِ داغِ کین ہنوز  
 میں دور گردِ قربِ بساطِ نگاہِ بختا  
 بیرونِ دل نہ تھی تپشِ انجمن ہنوز

تجا مجھ کو خارِ خارِ جنونِ فوار اسد

سوزن میں تھا نہفتہٴ گلِ پیرین ہنوز

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

تجلی و فکر و صفا

۱

۷۲ دیا باروں نے بیہوشی میں دریاں کا فریب آخر  
ہوا سکتے سے میں آئینہ دستِ طیب آخر  
ستم کش مصاحت ہوں کہ خواباں تجھ پہ لیں  
تکلف بطرف مل جائے گا تجھ سا قریب آخر  
رگِ گل جادو تارِ نگہ سے حد موافق ہے  
ملیں گے منزلِ الفت میں ہم اور غیب آخر  
غور و ضبط وقتِ نزع ٹوٹا بیقرارانہ  
نیا زباں افشانی ہوا صبر و شکیب آخر

(اسد کی طرح میری بھی بغیر از صبح رخساراں

ہوئی شامِ جوانی اے دلِ حشر نصیب آخر

۵

۷۳ حُسنِ خود آرا کو ہے مشقِ تغافل ہنوز  
ہے کفِ مشاطہ میں آئینہ لگل ہنوز  
سادگی یک خیالِ شوخی صد رنگِ نقش  
حیرت آئینہ ہے حجبِ تاقل ہنوز  
سادہ و پُرکار تر تغافل و ہشیار تر  
مانگے ہے شمشاد سے شاد و شبنل ہنوز  
ساتی و تسلیم دردِ محفل و تمکینِ گراں  
سیلِ استاد ہے ساغرِ بے مل ہنوز  
شغلِ ہوس در نظر یک حیا بے خبر  
شاخِ گلِ نغمہ ہے مانا لہ بلبل ہنوز

دل کی صدا اے شکستِ رنجِ طرب ہے (اسد)

میشہ بے بادہ سے چاہے ہے قلقل ہنوز

۹

۷۴ چاکِ گریباں کو ہے ربطِ تاقل ہنوز

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰











ہزار آفت و یک جانِ مستمند (اسد)

خدا کے واسطے اے شاہِ بیکساں، فریاد

۶۱ شیشہ آتشیں ٹیخ پر نور عرق از خط چکیدہ روشن ہو

بسکہ ہوں بعد مرگ بھی نگراں مردک سے ہے خال برب کو

دانہ ہاے سرشک لاتی ہے شہِ ریزہ انگور مرد ہے ریشہ ریزہ انگور

ظلم کرنا گداے عاشق پر نہیں شاہانِ حسن کا دستور

دوستوں مجھ ستم رسیدے دشمنی ہے وصال کا مذکور

زندگانی پر استماد غلط ہے کہاں قیصر اور کہاں فقور

یکجہ ہوں اشک اور قطرہ زنی

اے اسد ہے ہنوز دہلی دور

۶۲ بس کہ مایل ہے و درشکِ بہتابِ ایند پر ہے نفسِ تارِ شعاعِ آفتابِ ایند پر

باز گشتِ بادِ دہلیے رو حیرت کہاں غافلانِ غشِ جانِ کچھڑکے ہیں آبِ ایند پر

بہگناں کرتی ہے عاشق کو خود آرائی تری بیدلوں کو ہے براتِ اضطرابِ ایند پر

نارِ خود بینی کے باعث مجرمِ صد بیگناہ جو ہر شمشیر کو ہے پیچِ تابِ ایند پر

دل کو توڑا جو ششِ عیانی سے غافل کیا کیا رکھ دیا پہلو بوقتِ اضطرابِ ایند پر



کو کب بخت بجز روزِ پُر دو نہیں  
موت نہ بافتن ریشہٴ سبیل تا چنبد  
پشیم بے خون دل و دل تھی از جوشِ نگاہ  
عینک چشم جنوں چلتہ کاکل تا چنبد  
بزم داغِ طرب و باغ کشادہٴ پُر رنگ  
برزبانِ عرضِ فسونِ ہوسِ گل تا چنبد  
نالہٴ دامِ ہوس و دردِ اسیری معلوم  
شرحِ بر خود غلطی مائے تحسّل تا چنبد  
جو ہر آئینہٴ منکرِ سخنِ موسےٴ دماغ  
عرضِ حسرت پسِ زانویِ مائل تا چنبد  
سادگی ہے عدمِ قدرت و ایجادِ غنا  
ناکسی آئینہٴ نمازِ توکل تا چنبد

اسیختہ گرفتارِ دو عالمِ اولیام  
مشکلی آسان کرنِ یک خلقِ تغافل تا چنبد

۶۵ بکامِ دل کریں کس رنگِ گریبانِ فریاد  
ہوئی ہے لغزشِ پاکستِ زبانِ فریاد  
کمالِ بندگی گل ہے رہنِ آزادی  
زدشتِ مشتِ پروخارِ آشیانِ فریاد  
نوازشِ نفسِ آشنا کساں؟ ورنہ  
برنگِ نے ہے نہاںِ درہرِ استخوانِ فریاد  
تغافل آئینہٴ وارِ خموشیِ دل ہے  
ہوئی ہے محوِ تقریبِ امتحانِ فریاد  
فدا ہے پیغمبریِ نعمہٴ موجود و عدم  
جہانِ مہل جہاں سے جہاں جہاں فریاد  
نیازِ سنگدلی ہائے دشمنانِ ہمت  
زدستِ شیشیِ طبعِ دوستانِ فریاد









تمثالِ گدازِ آئینہ ہے عبرتِ بنش  
گلازارِ میدانِ شہرستانِ میدان  
آہنگِ عدمِ نالہ بہ کسارِ گروہ ہے  
کس بات پہ مغرور ہے اے عجزِ تمنا  
ہستی نہیں جزِ بستنِ پیمانِ وفا تیج  
نقطہ سارہ تحیرِ چمنستانِ بقای تیج  
فرصتِ تیش و حوصلہ نشو و نما تیج  
ہستی میں نہیں شوخیِ ایجادِ صد تیج  
سامانِ دعا و حشت و تاثیرِ دعا تیج  
آہنگِ لاسہ میں نہیں جزِ نغمہِ بیدل  
عالمِ ہمہ افسانہ ما دارد و ما تیج

لے

دعویٰ عشقِ جنوں سے بگستاں گلِ و صبح  
ساقِ کلرنگ و خطِ آئینہ زرافو سے  
وصلِ آئینہ رخاں ہم نفسِ یکدیکر  
آئینہ خانہ ہے صحنِ چمنستانِ یکدست  
ہیں رقیبانہ ہم دست و گریباں گلِ و صبح  
جامہ زیبایاں کے سدِ ہیں تر داماں گلِ و صبح  
ہیں دعا ہائے سحر گاہ سے خواہاں گلِ و صبح  
بسکہ ہیں بیخود و وارفتہ و حیراں گلِ و صبح

زندگانی نہیں بیش از نفسِ چند (اسد)

غفلتِ آرامی یاراں پہ ہیں خنداں گلِ و صبح

لے

بسکہ وہ پاکو بیاں در پردہ و حشت ہیں یاد

سختی بختی خورستی بیان دین

تلاش کرد از دست بیست و بیست

بسیاری بختی که خورستی

کسی بارت نه خورستی

دو لایق تو نه خورستی

کلا در دین نه خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

بختی خورستی و خورستی

حسرت فرصت بختا بکیر حیرت کو رواج

رنگِ یزیرِ جسم و جاں نے از خستِ عدم

خودِ ہستی نکالائے بزرگِ احتیاج

اے اہم ہے مستعدِ شازگشتن بہر زلف

پنچہ مرثکاں بخود بالیدنی رکھتا ہے آج

۳

جوں بوسے غنچہ نیک نفس آرمیدہ کھینچ

در و طلب بر آبلہ نامیدہ کھینچ

پائے نظر بد امن شوقِ دویدہ کھینچ

اے خارِ وشت دامن شوقِ مریدہ کھینچ

یک داغِ حسرتِ نفسِ ناکشیدہ کھینچ

فرشِ طربِ گلشنِ ناکسِ مریدہ کھینچ

۵۹ بیدلِ ناز و حشمتِ حبیبِ مریدہ کھینچ

یک مرثِ خوں ہے پیرِ تو خور سے گدازد

پیشیدگی ہے عاملِ طومارِ انتظار

برقِ بہار سے ہوں میں پادِ رخسارِ ہنوز

بیخودِ بلطنِ چشمِ عبرتِ چشمِ صید

بزمِ طرب میں بیضہ طائوسِ خلوتان

دربیا بساطِ دعوتِ سیلاب ہے اہم

ساغرِ برباگاہِ دماغِ رسیدہ کھینچ

۴

۶۲ رفتار نہیں بیشتر از لغزشِ پایچ

قطعِ سفرِ ہستی و آرامِ فنا یسچ

حیرت ہمہ اسرارِ پے مجبورِ خموشی





[illegible]

دل کو لے عاشق کُشاں تعلیم خاراں عبث

اے (اسد) بیجا ہے نازِ سجدہ معرضِ نیاز

عالمِ تسلیم میں دعوے مرزا کی عبث

۵۷ گلشن میں بند و بست بضبط ذکر ہے آج قمری کا طوق حلقہ بیرون در ہے آج

معزولی تپش ہوئی افسراطِ انتظار چشم کشادہ حلقہ بیرون در ہے آج

حیرت فروش صد نگرانی ہے اضطراب ہر رشتہ چاک جیب کا نازِ نظر ہے آج

ہوں داغِ نیرنگی شامِ وصال یار نور چراغِ بزم سے جوشِ سحر ہے آج

بیتابی نے کیا سفر سوختنِ تمام پیراہنِ خشک میں بخارِ شمر ہے آج

ناصح ہے بمنزلِ مقصد رسیدنی دو چراغِ خانہ بخارِ سفر ہے آج

دور افتادہ چینِ فکر ہے (اسد)

مرغِ خیالِ بلبلِ بے بال پر ہے آج

۵۸ ہے لبِ گل کوڑوا جنبیدینِ برگِ اختلاج حبِ شبنم سے صبا ہر صبح کرتی ہے علاج

شاخِ گل جنبش میں ہے گوارہ آسا ہر نفس طفلِ شوقِ غنچہ گل بسکہ ہے وحشتِ مزاج

سیرِ ملکِ حسنِ کرمینا خانہ ٹائے نذرِ خمار چشمِ مستِ یار سے ہے گردنِ مینا پر باج

گریہ ٹائے بیدلاں گنجِ شمر در آستین قرآنِ عشق میں حسرت لیتے ہیں خراج

یک جہاں ہے درِ سوادِ چشمِ قربانیِ مقیم



[illegible]



[illegible]

مصرع سرو چمن ہے حسب حال عند لیب

عمر میری ہو گئی صرف بہارِ چمن یار  
گردش رنگِ چمن ہے ہائے وصالِ عند لیب  
ہے مگر موقوف بر وقتِ دگر کار (اسد)

اے شبِ پروانہ و روزِ وصالِ عند لیب

۵۳ نیم رنگی جلوہ ہے بزمِ تجلی زارِ دوست  
دو شمع کشتہ تھا تماشا پنہاں خسارِ دوست

چشمِ بند پر وہ جز تماشا خود بینی نہیں

ہے بقدر نیزہ از بالا سے وا فراختہ

برقِ خرمناہے گوہر ہے نگاہِ تیز بیاں

اے عدوئے مصلحت چنیے بضبطِ افسردہ

کردنی ہے جمعِ تابِ شوخی دیدارِ دوست  
لغزشِ مستانہ و جوشِ تماشا (اسد)

آتشِ مے ہے بہارِ گرمیِ بازارِ دوست

۵۴ جاتا ہوں جدھر سب اٹھے ہے ادھر  
یک دست جہاں مجھ سے پھرا ہے مگر انگشت

مژگاں کی محبت میں جو انگشت ناہوں

ہر غنچہ گلِ صورتِ یک قطرہٴ خوں ہے

گرمیِ زباں ہے سببِ سوختنِ جاں

ہے شمعِ شہادت کے لیے سرِ بسرا انگشت

لکھتا ہوں (اسد) سوزشِ دل سے سخنِ گرم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

رگ ہر سنگ سے نبضِ دل ہو پیدا

بناگِ شیشہ توڑوں، ساقیا پیمانہ پچیاں

اگر ابر سید مست از سوسے کسار ہو پیدا

نہ ہو مایوس غالب گر چہ رونے میں اثر کم ہے

توقع ہے کہ بعد از زاری بسیار ہو پیدا

۵۰

عکسِ چشم آہوے رخوردہ ہے درخِ تزلزل

خافلاں عکسِ سوادِ صفحہ ہے گردِ کتاب

ہے رگِ پا قوتِ عکسِ خطِ جامِ آفتاب

وقتِ شب اخترِ شمر ہے چشمِ بیدارِ کاب

ہر یک اختر ہے فلک پر قطرہ اشکِ کباب

ہے شکستِ رنگ گل آئینہ پر از نقاب

شب کہ تھا نظارہ گردے جتناں کا لے (اسد)

گر گیا بازمِ فلک سے صبحِ طشتِ ماہِ تاب

رنگِ گل آتش کدہ ہے زیرِ بالِ عنایت

بسل آہنگ پریدن ہے بالِ عنایت

۵۱ بس کہ ہے میخانہ دیراں جوں بیابانِ خراب

تیرگیِ ظاہری ہے طبعِ موزوں کا نشان

یک نگاہ صافِ صد آئینہ تا تیر ہے

ہے عرقِ افشاں مشی سائے اوجمِ مشکینِ یار

ہے شفق از سوزِ دل ہا آتشِ افروختہ

بسکہ شرمِ عارضِ رنگیں سے حیرتِ جلو ہے

۵۲

ہے بہاراں میں خزاں پرور خیالِ عنایت

رنگِ گل از حیرتِ گلشنِ فروزی بے دست

عشق کو ہر رنگِ شانِ جن ہے بر نظر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

کہاں ہے دیدہ روشن کہ دیکھے بے حجاب  
نہ دیکھے پاس ضبطِ آب و وقتِ شکستِ بھی

اسد طبعِ متین سے گرنکالوں شعرِ برجستہ

شہر ہو قطرہ خونِ فسرہ در رگِ خارا

گرفتاری میں فرمانِ خطِ تقدیر ہے پیدا  
کہ طوقِ قمری از ہر حلقہٗ زنجیر ہے پیدا

زمین کو صفحہٗ گلشن بن یا جو بچکانی نے  
چمن بالید نیہا از رمِ نچیر ہے پیدا

مگر وہ شوخ ہے طوفانِ طرازِ شوقِ خوریزی  
کہ در بحرِ کماں بالیدہ موج تیر ہے پیدا

نہیں کفِ برب نازک و فورِ نشے سے  
لطافتِ ٹائے جوشِ حسن کا سر شیر ہے پیدا

عروجِ نا اُمیدی ہچتم زخمِ چرخ کیا جانے  
بہارِ بے خزان از آہِ بے تاثیر ہے پیدا

(اسد جس شوق سے ذرے تپش فرما ہوں دزن میں

جراحتِ ماے دل سے جو ہر شمشیر ہے پیدا

سحرِ گمراہ میں وہ حیرتِ گلزار ہو پیدا  
اُڑے رنگِ گل اور آئینہٗ دیوار ہو پیدا

بتانِ زہرِ اس شدت سے دیکھنا ناک کو  
کہ خطِ سبزِ بر پشتِ لبِ سو فار ہو پیدا

لگے گرسنگ سرِ پڑیار کے دستِ نگاریں سے  
بجائے زخمِ گلِ برگِ گوشہٗ دستار ہو پیدا

کہوں کہ عرضِ سنگینی کوہِ اپنی تپشِ رنگی



۱۱۱

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

三

10

—

2

دو دیراہنستاں سے کرے ہے ہمہری      بسکہ ذوقِ آتش گل سے سراپا جل گیا  
 شمعِ رویاں کی سرانگشتِ جنائی دیکھ کر      غنچہ گل پر نشانِ پروانہ آسا جل گیا  
 خانمانِ عاشقوں کا آتش باز ہے      شعلہ رویاں جب ہوئے گرم تماشا جل گیا  
 تاکجا افسوس گر میاھے صحبتِ آخیال      دل ز آتشِ خیزی داغِ تماشا جل گیا  
 ہے اسدی گمانہ کو افسردگی کو بی کسی  
 دل ز گرمیِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا

۷۷

نہاں کیفیتِ مے میں ہے ساہاںِ حجابِ اُس کا      بٹل ہے پنبہِ مینا سے ساقی نے نقابِ اُس کا  
 اگر اُس شعلہ کو دوں پیامِ محسوسِ افروزی      زبانِ شمع خلوتِ غنہ دیتی ہے جوابِ اُس کا  
 عیاں کیفیتِ مینا نہ ہے جوئے گلستاں میں      کہے عکسِ شفق ہے اور مانا ہے جوابِ اُس کا  
 اٹھائے ہیں جو افتادگی میں متصلِ صدمے      کروں گا اشکِ مے دیکھو سے حسابِ اُس کا

(اسد) کے واسطے رنگے بروئے کار ہو پیدا

غبارِ آوارہ و سرگشتہ ہے یا بوتراب اس کا

۷۸

! ز بس ہے نازِ پروازِ غور و نشہ و صہبا      رگِ بالیدہ گدہ دن ہے موجِ بادہ درینا  
 در آہِ آئینہ از جوشِ عکسِ گیسوئے مشکیں      بہارِ سنبلستان جلوہ گر ہے آنسوئے دریا



۳۳  
 ۱ دل بیتاب کہ سینے میں دم چند رہا  
 ۲ الفبت زرمہ نقصاں ہے کہ آخر قارون  
 ۳ بدہم چند گرفتار غم چند رہا  
 ۴ زندگی کے ہے ناگہ نفس چند تمام  
 ۵ زیر بار غم دام و درم چند رہا  
 ۶ لکھ سکائیں نہ اُسے شکوہ پیاں شکنی  
 ۷ کو چہ یار جو مجھ سے قدم چند رہا  
 ۸ لاجرم توڑ کے عاجز قلم چند رہا  
 ۹ عمر بھر ہوش نہ کیجا ہوئے میرے کہ اسد  
 ۱۰ میں پرستندہ رُوسے صم چند رہا

۳۴  
 ۱ جگر سے ٹوٹی ہوئی ہو گئی سناں پیدا  
 ۲ بسانِ سبزہ رگِ خواب ہے زباں ایجاد  
 ۳ دیاں زخم میں آخر ہوئی زباں پیدا  
 ۴ بسانِ سبزہ رگِ خواب ہے زباں ایجاد  
 ۵ کرے ہے غاشی احوالِ بخوداں پیدا  
 ۶ صفا و شوخی داند از حسنِ پا بہ رکاب  
 ۷ خطِ سیاہ سے ہے اگر دکا رواں پیدا  
 ۸ نہیں ہے آہ کو ایما کے تیرا بیدن  
 ۹ وگرنہ ہے خمِ تسلیم سے کماں پیدا  
 ۱۰ نصیبِ تیرہ بلا اگر دوشِ آفریں ہے اسد  
 ۱۱ زمیں سے ہوتے ہیں صد دامنِ آسماں پیدا

۳۵  
 ۱ اُف نہ کی، گو سوزِ غم سے بیجا باہل گیا  
 ۲ آتشِ خاموش کی مانند گویا باہل گیا

الغیر از ستم و غفلت چه آفریند

هم جنم گرفتار هم جنم رها

دیار ستم و دایم حزن رها

دندان که بکشد زانکه فرستد جنم رها

کوی یاد و غریب قدم جنم رها

کجاست این نادان که بپایان

لاجم و تو که با تو فرستد جنم رها

الغیر از ستم و غفلت چه آفریند

هم جنم گرفتار هم جنم رها

دیار ستم و دایم حزن رها

دندان که بکشد زانکه فرستد جنم رها

کوی یاد و غریب قدم جنم رها

کجاست این نادان که بپایان

لاجم و تو که با تو فرستد جنم رها

لعل لونه از کرب و زاریان حلا

که از ضلالت احوال بجز دلان پیرا

عمر و روزگار بیکدیگر میار

عین استن و از صحن حزن رها

کجاست این نادان که بپایان

لاجم و تو که با تو فرستد جنم رها

فهرست با کوه کوهی آفریند

دقیق و بی نهایت و بی پایان

مختار و بی اختیار و بی اختیار

کجاست این نادان که بپایان

لاجم و تو که با تو فرستد جنم رها

اوست که با کوه کوهی آفریند

دقیق و بی نهایت و بی پایان

مختار و بی اختیار و بی اختیار




کچھ ایسا ہی ہے جس کی طرح

مکرمات و نیکوئیوں کے لئے

«مخلد کرکھو، زبونی  
جاکھن دیاں دھرم کھانڈ

مجلس ۱۰۰

۱۰۰



بسم الله الرحمن الرحيم

والتاريخ

الذی یؤتی فی الدنیا والآخرۃ ما یشاء

१३३३

۱۰۰

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

الحمد لله

















مقامی حکومت

کتابخانه عمومی  
مکتبہ اسلامیہ  
۱۶ سیکٹر ملیر، لاہور

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے جس کی ہر بات پر لوگ مانتے ہیں۔

برای این که در این کتاب

مجلس ۱۰۰

تاریخ اسلام

100

ن کرم کو عذر بارش تھا عنان گیر خرم  
گرید سے یاں پنبہ بانس کف سیلاب تھا  
ن خود آرائی کو تھا موتی پر نے کلیان  
یاں ہجوم اشک میں تار نگہ نایاب تھا  
ن زمین سے آسمان تک فتنہ بیتیابی  
شوخی بارش سے مہ فوارہ سیلاب تھا  
جوش یادِ نعمت و مسازِ مطرب سے (اسد)

نماخن غم پر سر تارِ نفس مضارب تھا  
لہر دل میں شب انداز اثر نایاب تھا  
یکہتے تھے ہم بچیم خود وہ طوفانِ بلا  
تھا پسند بزم وصل غیر گویتاب تھا  
بوج سے پیدا ہوئے پیر این دنیا میں خار  
آسمانِ مظہر جس میں یک کف سیلاب تھا  
جوش تکلیف تماشا، محشر آباد نگاہ  
گریدِ وحشت بے قرار جلوہ ہناب تھا  
بے خیر مت کہہ میں بے درد خود بینی سے بچے  
فتنہ و خوابیدہ کو آئینہ مشتب آب تھا  
قلزمِ ذوقِ نظریں آئینہ پایاب تھا

بے دلی تھے اسد افسردگی آہنگ تر

یاد آئے کہ ذوقِ صحبتِ احباب تھا

شب کہ وہ مجلسِ فروزِ صحتِ ناموس تھا  
شمع سے یک خار و پیر این ناموس تھا  
حاصلِ اُلفت نہ دیکھا ہر شکستِ آرزو  
دل بدل پوئے گویا یک لبِ افسوس تھا  
بہت پرستی ہے بہارِ نقشبندی جہاں



و من کما لو من زلفش نه من زلفش

که اینک نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

نه من زلفش نه من زلفش

۴ ہمہ ناما ایسی دی، ہمہ بدگمانی میں دل ہوں فریبِ وفا خوردگان کا  
ارادہ ہوں یک عالمِ افسردگان کا

چہ ظاہر چہ باطن تکلفِ تاسفؔ

اسد میں بسم ہوں پڑ مردگان کا

۲ ہے تنگ زو اماندہ شدنِ حوصلہ پیاؔ جواشکِ گرا خاک میں ہے آبلہ پیاؔ

سر منزلِ ہستی سے ہے سحر اے طلبِ رؔ جو خط ہے کفِ پایا ہے سو سلسلہ پیاؔ

ذیادِ طلب ہے دل و اماندہ کہ آخرؔ نوکِ سرِ شرکان سے رستم ہو گلہ پیاؔ

آیا نہ بیانِ طلبِ کامِ زبانِ نکاشؔ تب خالہ لب ہو نہ سکا آبلہ پیاؔ

فریاد سے پیدا ہے (مہا) گر می و حشت

تب خالہ لب ہے جس قافلہ پیاؔ

وہ فلکِ رتبہ کہ بر تو بن چالاک چڑھاؔ ماہ پر مالہ صفت، مطلقہ فتراک چڑھاؔ

نشہ مے کے اتر جانے کے عم سئے انگورؔ صورتِ اشکِ شرکانِ رگِ تاک چڑھاؔ

بوسہ لب سے ملی طبع کو کیفیتِ خالؔ عے کشیدن سے مجھے نشہ تریاک چڑھاؔ

میں جو گردوں کو بیزانِ طبیعت تو لاؔ تنہا یہ کم وزن کہ ہم سنگِ کفِ خاک چڑھاؔ

اے (مہا) داشتن عقدہ غم گر چاہے

حضرتِ لفت میں جوں شاد دل چاک چڑھاؔ

شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیرے دل بیا ب تھاؔ شوخی و حشت سے افسانہ فسونِ خواب تھاؔ

گر می برقِ تیش سے زبرہ دل آب تھاؔ شعلہِ جوالہِ ہر یک حلقہ گر داب تھاؔ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



Handwritten text in Persian script, likely a manuscript or letter. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines across the page. The ink is dark, and the background is light. The text is somewhat faded and blurry, making it difficult to read accurately. The lines of text are roughly horizontal, following the curve of the page. The script is a form of Perso-Arabic calligraphy, possibly Nasta'liq or a similar style. The overall appearance is that of an old, worn document.

اسد ساغر کشِ تسلیم ہو گردش سے گردوں کی  
کہ ننگِ فہم مستان ہے گلہ بدر و زگاری کا

دردِ اسیم حق سے دیدارِ صنم حاصل ہوا  
خاکِ عاشق بس کہ ہے فرسودہ پروازِ شوق  
رشتہ تبیحِ تارِ جادوہ منہ زل ہوا  
جادوہ ہر دشتِ تارِ دامن قاتل ہوا  
قیس نے از بس کہ کی سیرِ گریبانِ نفس  
محب سے تنگ ہے از بس کہ کارے کشاں  
یک دو چینِ دامنِ صحرائے پرہِ محل ہوا  
رزمیں جو انگور نکلا، عفتہ رفتگی ہوا  
وقتِ شب اُس شمعِ رو کے شعلہ آواز پر  
گوشِ نسریں عارضانِ پروانہ محفل ہوا

عجب کا دریافت کرنا ہے ہنرمندی اسد  
نقص پر اپنے ہوا جو مطلق، کامل ہوا

۷۷

قطرہ نے بس کہ حیرت سے نفس پڑ رہا  
گر محیِ دولت ہوئی، آتشِ زینِ نامِ نگو  
خطِ جامِ بادوہ یکسر رشتہ گویا ہوا  
خانہ خاتم میں یا قوتِ نگینِ حسن گریہا  
نشر میں گم کردہ راہ آیا وہ مستِ فتنہ ریز  
درد سے درپردہ دی خزاں سیاہان سے  
آج رنگِ فتنہ دورِ گردشِ ساغر ہوا  
ریزہ ریزہ استخوانِ کاپورت میں نشر ہوا

سازگار است به کمال کمالی که چنانکه  
از کمال کمالی به کمال کمالی

اولیای حق در این صحنه  
از کمال کمالی به کمال کمالی

الذی انزلنا من السماء  
من السماء من السماء

من السماء من السماء  
من السماء من السماء

من السماء من السماء  
من السماء من السماء

من السماء من السماء  
من السماء من السماء

سبب ہے ناخن و خیل عزیزاں سینہ خستہ کا

دست سے زب ٹوٹا ہے دل باریاں غمگیں کا  
نظر آتا ہے موئے شیشہ رشتہ شمع باریں کا

ایسے کوہ میں خستہ آفریں غفلت اندیشاں  
پے بسجیدن باریاں ہوں حامل خواب سنگیں کا

سے غنچہ و گل ہے جو خمِ خار و خنیاں تک  
کہ صرف بخندِ دامن ہوا ہے خندہ گلچیں کا

بہ آبستیں ہے حاصلِ روعِ عرق آگیں  
چنے ہے کہکشاں از خمیں مہ خوشہ پریشان کا

تہ کعبہ جو رہا جو جس کرتا ہے ناقوسی  
کہ صحرِ افضل گل میں رشک ہے بتخانہ چیں کا

یدن دل کو سوزِ عشق میں خوابِ فراموش ہے  
رکھا اسپند نے مجھ میں پہلو گرم تمکین کا

اسد طرزِ آشتیاں و تدردانِ نکتہ سنجی ہیں

سجھن کا بندہ ہوں لیکن نہیں مشتاقِ تجھیں کا

رنگِ خونِ گل ہے سماں اشکباری کا  
جنونِ برقِ نشتر ہے رگِ ابر بہاری کا

مے حلِ مشکل ہوں زیا افتادہِ محسرت  
بندہ ہے عقدہِ خاطر سے پیاں خاکساری کا

یعنی جو شش دریا نہیں خود داریِ ساحل  
جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا

نتِ مہرِ گونی سے تصورِ انتظارِ ستاں  
ہنگہ کو آبلوں سے شعل ہے اخترِ شاری کا

لافت بے کثافت جلوہ میدا کر نہیں سکتی  
چمن زنگار ہے آئینہ بادِ بہاری کا







و الله اعلم بالصواب

الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى و هارون عليهما السلام

و جعل في القرآن  
دفعاً لغيره و دفعاً لغيره

و جعل في القرآن  
دفعاً لغيره و دفعاً لغيره

الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى و هارون عليهما السلام

و جعل في القرآن  
دفعاً لغيره و دفعاً لغيره

و جعل في القرآن  
دفعاً لغيره و دفعاً لغيره

الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى و هارون عليهما السلام

الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى و هارون عليهما السلام

و جعل في القرآن  
دفعاً لغيره و دفعاً لغيره

سوا دِ خطِ پیشانی سے نسخہ مویبائی  
 نتائے زبانِ محو پس بیزبانی ہے  
 گیا جس سے تقاضا شکوہ بیدستِ دِبائی  
 اسدیہ عجز و بے سامانی فرعون تو اُم ہے  
 جسے تو بندگی کہتا ہے دعویٰ ہے خدائی کا

کرے گر حیرتِ نظارہ طوفانِ نکتہ گوئی کا  
 برے قیس دستِ شرم ہے خرگانِ اہو سے  
 جابِ چشمہ آئینہ ہوئے بیضہ طوطی کا  
 فسانِ تیغ نازک قاتلاں منگِ جراحت سے  
 مگر روزِ عروسی گم ہوا تھا شانِ میل کا  
 دلِ گرم تپشِ قاصد ہے پیغامِ تسلی کا  
 جابِ بحر کہے آبلوں میں ہے خارِ باہی کا  
 نہیں گردابِ جزر و گشتگی ٹائے طابِ جوشی سے  
 تکلف کو خیال آیا ہو گر بیمارِ پرسی کا  
 نیازِ جلوہ ریزی طاقتِ بایں شکستن کا  
 تصور نے کیا سماں ہزار آئینہ بندی کا  
 نہ دی خورشید نے فرصت بقدرِ شبنمِ ستانی

(اسد) تاثیرِ صافیائے حیرت جلوہ پرور ہو

گر آج چشمہ آئینہ دھوئے عکسِ زمکی کا

ز بس خوں گشتہ رشکِ وفا تھا ذوقِ لبیل کا  
 نگاہِ چشمِ حاسد و ام کے لئے ذوقِ خود بینی  
 چرایا زخمِ مائے دل نے پانی تیغِ قاتل کا  
 سراپا رہنِ عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی  
 تماشا شای ہوں وحدتِ خانہ آئینہ دل کا  
 عبادتِ برق کی کرتا ہوں اور افسوسِ صل کا  
 بقدرِ رنگِ بیاں گردش میں ہے پیمانہِ فصل کا  
 شرابِ فرصتِ نگرِ سامانِ یک عالمِ چراغاں ہے  
 جو تو دیئے ہے تو میں ہوں خیمہ زہِ صل کا  
 بقدرِ ظرف ہے ساتیِ خارِ تشنہ کامی کا  
 سراپا تھا تو کو ششہِ حیرتِ عرصہ ۱۱۱ تھا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









[illegible]







[illegible]





بامیدِ نگاہِ خاص ہوں گلِ کشِ حسرت مبادا ہوں غافلِ لطفِ عام اس کا  
 لڑائے گروہِ بزمِ میکشی میں قمر و شفقت کو بھرے پیمانہٴ صدِ زندگانی ایک جامِ اس کا  
 اسد سو دے سر سبزی میں ہے تسلیمِ رنگیں تر  
 کہ کشتِ خشک اس کا اربے پر و اخرام اس کا

۱۱ یاد روزے کہ نفس در گروہِ یارب تھا نالہٴ دل بگردا منِ قطعِ شب تھا  
 بتحیر کدہٴ فرصتِ آرایشِ وصل دلِ شبِ آئینہٴ دارِ تیشِ کوکب تھا  
 جو ہر کس پر افتانیِ نیرنگِ خیال حسنِ آئینہٴ و آئینہٴ جمنِ مشرب تھا  
 پردہٴ دردِ دلِ آئینہٴ صدِ رنگِ نشاط بخیہٴ زخمِ جگر خندہٴ زیرِ لب تھا  
 ہمتا کدہٴ حسرتِ ذوقِ دیدار دیدہٴ گونہٴ ہوتا شاہِ جمنِ مطلب تھا  
 نالہٴ حاصلِ اندیشہٴ کہ جوں کشتِ سپند دلِ ناسو خندہٴ آتش کدہٴ صدمت تھا

(اسد) افسردگی آوارہٴ کفر و دیں ہے

یاد روزے کہ نفس در گروہِ یارب تھا

۱۲ شب کہ دل زخمی عرضِ دُجھاں تیرا یا نالہٴ بر خودِ عسلِ شوخیِ تاثیرِ آیا  
 وسعتِ حبیبِ جنونِ تیشِ دلِ مت پوچھ محلِ دشتِ بد و دُشِ دمِ نچیرِ آیا  
 ہے گرفتاریِ نیرنگِ تماشا، ہستی بالِ طاووس سے دلِ پایے بر زنجیرِ آیا  
 دیدِ حیرتِ کشِ دُخو ریشہٴ چراغانِ خیال



[illegible]







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

اسد ہر جانسن نے طبعِ باغ تازہ ڈالی ہے  
مجھے رنگ بہار ایجادی بیدل پسند آیا

۱۔ خود آرا و حشمتِ چشمِ پری سے شب وہ بد خو تھا  
کہ موم آئینہ تماشائی کو قیودِ بازو تھا  
شیرینی خوابِ لودہ شرکاں نشترِ زبور  
خود آرائی سے آئینہ طلسمِ مومِ جادو تھا  
نہیں ہے باز گشتِ سبکدوشِ جانبِ دریا  
میشہ دیدہ گریباں کو آبِ فتنہ در جو تھا  
رہا نظارہ وقت بے نقابِ ہما بخود لڑاں  
سرشاں گینِ خرہ سے دستِ از جہاں شستہ بر رو تھا  
غمِ مجنوںِ عزادارانِ لیلِ کاپرستش گر  
خیمِ رنگِ سیاہ از حلقہ کے چشمِ آہو تھا  
رکھا غفلت نے دور افتادہ ذوقِ فنا ورنہ  
اشارتِ فہم کو ہر ناخنِ بریدہ ابرو تھا

اسد خاکِ درِ میخانہا بر فرقِ پاشیدن  
خوشا روزے کہ آبِ از ساغرِ مے تابزا نو تھا

۲۔ دویدن کے کیمیں جوں ریشہ زیرِ زمیں پایا  
برگرد سمرہ اندازِ نگاہِ شرمِ مگیں پایا  
اگی اک پنبہ روزن سے بھی چشمِ سفید آخر  
حیا کو انتظارِ جلوہ ریزی کے کیمیں پایا  
اگے چشمِ سفید از پنبہ روزن نکلا ہے  
خضر کو چشمہ آبِ بقا سے تریجیں پایا  
محسرت گاہِ نازِ کشتہ جہاں بخشی خواباں  
خیالِ شوخیِ خواباں کو راحتِ آفریں پایا  
پریشانی سے مغرِ ہر ہوا ہے پنبہ باش  
مگر دستے بہ دامانِ نگاہِ واپس پایا  
نفسِ میرت پرستِ طرزِ ناگیرائیِ مرقاں  
اسد کو پچتا ب طبعِ برقِ آہنگ مسکن ہے

الذین آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

الذين آمنوا

Handwritten text in Persian script, likely a religious or philosophical treatise, featuring dense calligraphy and a large, dark, irregular ink blot in the upper center.

دشتِ خوابِ عدمِ شورِ تماشا ہے اسد  
خمرہ جو ہر نہیں آئینہ و قعر کا

جنوں کرم انتظار و نالہ بیتابی کند آیا  
عدم ہے خیر خواہ جلوہ کو زندانِ بیتابی  
سویدا تا بہ لب زنجیری دو و پسند آیا  
خرام ناز برقِ حاصل سعی پسند آیا  
تماشا کشور آئینہ میں آئینہ بند آیا  
نگاہِ بیجا ب تاز کو بیم گزند آیا  
فراغت گاہِ انخوش و دایع دل پسند آیا  
فضاے خندہ گل تنگ و ذوقِ عیش بے پروا  
جواحتِ تحفہ الماس از منان دیدنی و خوش  
مبارک باد اسدِ مخوارِ جان و دم کند آیا

شمارِ شمعِ مرغوب بہت مشکل پسند آیا  
فیضِ بندگی نو میدی جاوید آساں تر  
تماشے بیک کف بردنِ صد دل پسند آیا  
کشایش کو ہمارا عقدہ مشکل پسند آیا  
کہ اندازِ بخونِ غلطیدنِ بسمل پسند آیا  
خرام ناز بے پروائی قاتل پسند آیا  
برنگِ لالہ جامِ بادہ پر محسوس پسند آیا  
سوادِ چشمِ بسمل انتخابِ نقطہ آرائی  
ہوئی جس کو بہارِ فرصتِ بہتی سے آگاہی





یا علی المرتضیٰ علیہ وعلیٰ اولادہ الصلوٰۃ والسلام

یا حسن بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حسین

ابوالمعالی میرزا عبد القادر بیدل رضی اللہ عنہ

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا  
آتشیں پاہوں گداز و حشت زندان نہ پوچھ  
شوخی نیرنگ صید و حشت طاؤس ہے  
لذت ایجاد ناز افسونِ عرض فوقِ قتل  
کا و کا و بخت جانہماے تنہائی نہ پوچھ  
خشتِ پشتِ دستِ عجز و قالبِ آغوشِ دل  
کاغذی ہے پیریں ہر پیکر تصویر کا  
موسے آتش دید ہے ہر حلقہٴ یانِ نیکر کا  
دامِ سبزے میں ہے پروازِ چینِ تسخیر کا  
نعلِ در آتش ہے تیغِ یار سے نچر کا  
صبحِ کرناشام کا لہجہ ہے جوئے شیر کا  
پڑہو اے یل سے پیمانہ کس قعیر کا؟

ה'תש"א

۱۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۲۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۳۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۴۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۵۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۶۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۷۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۸۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۹۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں  
 ۱۰۔ غرض کہ جو شخص اپنے دل میں

بسم الله الرحمن الرحيم  
 بسم الله الرحمن الرحيم  
 بسم الله الرحمن الرحيم

# بیاض غالب

مرزا اسد اللہ خاں غالب  
کے دیوان کی روایتِ اولیں، مجس گامتن

۱۲۳۱  
۶۱۸۱۶

میں مرتب کی ہوئی غالب کی اپنی بیاض پر مبنی ہے







(۲)

بیلی، بهر اعنال سپرد افسوس را      زنگ است که بسته در گره با سورا  
از بسکه بعجز می کشد بابر دست      دل در بر ناکه می طپد همچون

(۳)

[درق ۶۱ ب]

اے حسن مخور فریب رخسائی یا      عشق است و هزار کار فرمائی یا  
آینه نمود در آب دارد فاعل      چیزے می خواہد این خود آردائی یا

(۴)

ندرت کشیش بکار گاہ تبسیر      گر خواب ز نقش بیالہ تبسیر  
گر دوزخ تخر فسول پردازی      بال قلمش، نگہ بچشم تصویر

(۵)

این بادہ کا ز مے کدہ جم آمد      پیمانہ عشرت دوعالم آمد  
بر چہرہ نام خویش سادے کردم      یعنی این جا بچشم خواہم آمد

(۶)

گوئی کہ ہنوز جستجو خواہی کرد      عشق بت دیگر آرزو خواہی کرد  
اے عمر چہ می فریبی از طول اہل      با ما کہ وفا کرد کہ تو خواہی کرد

(۷)

آن را کہ دے بیکسی ہم خانہ است      گھزار زمانہ، سبزہ بیگمانہ است  
یا ہم چو سنے کہ دوستی دشمن دست      رنگ نیز اگر وفا کند دیوانہ است

(۸)

مہر چند جنوں فروہ سامان نبود      بدستی و ہوشیاری آسان نبود  
گشتند نظر پرست نادانے چند      فاعل کہ نظر پرست نادان نبود

(۹)

[درق ۶۲ - الف]

مرد آن کہ بود ہم خود ہر اسان نبود      در بند طلسم نفع و نقصان نبود  
ہمواد ہی دیش را، تفاضل شرط است      اے تدعیان، کہیم نادان نبود





روشن ہوئی یہ بات دم نزع کے آخر فانوس کئی برس چراغِ سحری ہے  
ہم آئے ہیں غالب روِ اعلیمِ عدم سے  
یہ تیسری حال ، لباس سفری ہے

[غزل نمبر ۲۱، تعداد اشعار ۵]

(۱۵)

[ورق ۵۸-الف]

روتا ہوں بسکہ در ہو بس آزمیدگی جوں گوہر اشک کو ہے فراموش چکیدگی  
بر خاک اوندادگی کشتگانِ عشق ہے سجدۂ پاس، یہ منہ بدل رسیدگی  
انسان نیاز مند ازل ہے کہ جوں کمان مطلب ہے ربط سے رگِ دپے کی خمیدگی  
ہے سبیلِ ادا سے چمن عارضِ بہار گلشنِ کورنگِ گل سے ہے درخوںِ طہیدگی  
دیکھا نہیں ہے ہم نے بہ عشق تباہ اسد  
غیر از شکستہ حالی و حسرت کشیدگی

[غزل نمبر ۲۲، تعداد اشعار ۵]

(۱۶)

[ورق ۵۷-الف]

وہ نہا کر آپ گل سے ، سایہ گل کے تلے بال کس گرمی سے سکھاتا تھا سنبیل کے تلے  
کثرتِ جوشِ سوسیدائے منہیں تل کی جگہ خال کب مشاطہ دے سکتی ہے کاکل کے تلے  
بسکہ خبراں باغ کو دیتے ہیں وقتِ شکست بال اوگ جاتا ہے شیشے کا رگِ گل کے تلے  
ہے پرافشادنِ طہیدن با تکلیفِ بوس ورنہ صد گلزار ہے یک بالِ مبل کے تلے  
پے بہ مقصد بڑھتی ہے ، خنجر سے لے لے اسد  
جادۂ منزل ہے خطِ ساعیہ تل کے تلے

[غزل نمبر ۲۳، تعداد اشعار ۵]

(۱۷)

[ورق ۵۹-ایف]

پرست اور دینِ دل گوہرِ دریا سے شاہی ہے وگرنہ خاتمِ دستِ سیلیاں ، فلسِ ماہی ہے  
سخت تار یکِ طبعوں کا ہے اظہارِ کثافت کا کہ رنگِ خامہٴ فولاد مانا سے سیاہی ہے  
خمیدنِ نقشہٴ میں ہے شرمِ زشتِ اعمالی دباغِ زہد میں آخرِ غرور ہے گناہی ہے  
منہیں ہے خالی آرائش سے بے سامانی عاشق شکستِ حال ، اندازِ آفرینِ کج کلاہی ہے



بہنگام تصور ساغر زانو سے پیتا ہوں      مے کیفیت خمیازہ ہائے صبح آغوشاں  
 نشانِ روشنی دل نہاں ہے تیر بختوں کا      نہیں محسوس دوو شعلِ بزمِ سیہ پوشاں  
 پریشانیِ اسدِ دردِ پردہ ہے سامانِ جمعیت  
 کہ ہے آبادی صحرا بزمِ خانہ بردوشاں

[غزل نمبر ۱۲۴- تعداد اشعار ۵]

(۱۰)

[درق ۲۲- الف]

نہیں ہے بے سبب قطرے کو شکیل گہرا نرسوں      گرد ہے حسرتِ آبِ بروے کار آوردن  
 مہرِ نو سے ہے بہرِ زنِ دامنِ واژگونی بانہا      نہیں ممکن بچلاں ہائے گردِ دلِ فصلِ پے بردن  
 خمارِ ضبط سے بھی، نشہِ اظہار پیدا ہے      تراوشِ شیرہ انگور کی ہے محنتِ انفس و دن  
 خراب آبادِ غربت میں عبتِ افسوسِ ایرانی      گل از شاخِ دورِ افتادہ ہے نزدیکِ پشمن  
 فغانِ و آہ سے حاصلِ بجزِ دردِ سیرِ یاراں      خوشائے غفلتِ گاہاں نفسِ وزِ بدن و مردن  
 دیلِنا بستنِ رختِ سفر سے ہر کے میں غافل      رہا پا پاں حسرتِ ہائے فرشِ بزمِ گستردن

[درق ۲۳ ب] اسد ہے طبعِ مجبورِ قسمتِ آفرینی ہا

فغانِ بے اختیارِی و فریادِ زو خوردن

[غزل نمبر ۱۲۵- تعداد اشعار ۷]

(۱۱)

[درق ۲۲- ب]

سازشِ صلحِ تباں میں ہے نہاں جنگِ بیدن      فغم و چنگ ہیں جوں تیر و کمالِ فہیدن  
 بکمرِ شرمندہ بوسے خوشِ مگردیاں ہے      مہمتِ گل کو ہے غنچے میں نفسِ زویدن  
 ہے فردِ بخارِ رخِ انسِ دہشتِ خوابوں سے      شعلہِ شمعِ پرافشانِ بجزِ لمرِ بیدن  
 گلشنِ زخمِ کھلاتا ہے جبکہ میں پیکاں      گردِ غنچہ ہے ، سامانِ چمنِ بایسدن

چمنِ دہر میں ہوں سبزہ بیگانہ اسد

وائے اسے بے خودی و مہمتِ آرامیدن

[غزل نمبر ۱۲۷- تعداد اشعار ۵]

(۱۲)

[درق ۳۷ ب]

کرے ہے دہرواں سے خضرِ راہِ عشقِ جلاوی      ہوا ہے موجِ ریگِ رواںِ شمشیرِ قولاوی

میں نے اپنے لئے ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 وہ ایک ایسا ہیرو ہے جس نے اپنے لئے  
 ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 [۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵)

(۱۶)

[۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵) میں نے اپنے لئے ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 وہ ایک ایسا ہیرو ہے جس نے اپنے لئے  
 ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 [۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵)

(۱۷)

[۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵) میں نے اپنے لئے ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 وہ ایک ایسا ہیرو ہے جس نے اپنے لئے  
 ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 [۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵)

(۱۸)

[۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵) میں نے اپنے لئے ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 وہ ایک ایسا ہیرو ہے جس نے اپنے لئے  
 ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔  
 [۱۴-۱۵] (۱۴-۱۵)

بوسہ لب سے ملی، طبع کو کیفیتِ خال  
 مے کشیدن سے مجھے، نشہ تریاک چڑھا  
 میں جو گردوں کو عزیزانِ طبیعت تو لا  
 تھا یہ کم وزن، کہ ہم شگب کفِ خاک چڑھا  
 اسے اسد و اشدن عقدہ غم گر چاہے  
 حضرت زلف میں جوں شانہ، دل چاک چڑھا

[غزل نمبر ۳۳ - تعداد اشعار ۵]

(۴)

[ورق ۱۱ - ب]

خط جو رخ پر جانشینِ مالہ مہ ہو گیا  
 حلقہ گیسو کھلا دورِ خطِ رخسار پر  
 مالہ دودِ شعلہ جوالہ مہ ہو گیا  
 مالہ دیکھ، یہ گردِ مالہ مہ ہو گیا  
 شب کی مستِ بیدنِ تنہا تھا وہ جامہ زیب  
 پارہ چاک کتیاں پر کالہ مہ ہو گیا  
 شب کہ وہ گلِ باغ میں تھا جلوہ سرا اسد  
 داغِ مہ جو شمعِ چمن سے لالہ مہ ہو گیا

[غزل نمبر ۴۱ - تعداد اشعار ۴]

(۵)

[ورق ۱۲ - ب]

دلِ تپاب کہ سینے میں دم چند رہا  
 زندگی کے موتے ناگہ نفسِ چند تمام  
 بدہم چند، گرفتارِ غمِ چند رہا  
 لا جرم توڑ کے عاجز، قلمِ چند رہا  
 افسانہ زربہ نقصان ہے کہ آخر قاروں  
 زیرِ بارِ غمِ دامن و درہم چند رہا  
 عمر بھر ہوش نہ یک جا ہوتے میرے کہ اسد  
 میں پرستندہ روئے صنمِ چند رہا

[غزل نمبر ۴۴ - تعداد اشعار ۵]

(۶)

[ورق ۱۲ - ب]

جگر سے ٹوٹی ہوئی ہو گئی سناں پیدا  
 بسانِ سبزہ رگِ خواب ہے زبانِ ایجاد  
 زبانِ رخسار میں آخر ہوئی زباں پیدا  
 کرے ہے خامشی احوالِ بے خوداں ایجاد

لے صرف مطلعِ اعظم الدولہ سردر کے تذکرہ عمدہ فقیر میں موجود ہے۔ غزل کے باقی اشعار کسی نسخے میں نہیں ملتے۔



- \* ۶۔ گونئی کہ ہنوز جستجو خواہی کرد
- \* ۷۔ آں را کہ دلے بیکسی ہم خانہ است
- \* ۸۔ ہر چند جنوں قسروہ ساماں بنود
- \* ۹۔ مرد آں کہ یو ہم خود ہر اسان نبود
- \* ۱۰۔ پیماہ بزم عیش ما گوش خود است
- \* ۱۱۔ شایم و جنون ما ز تمکین و تشنگ
- \* ۱۲۔ انگور، کز دوست انجن پردازی
- \* ۱۳۔ گفتم کہ اسد، گفت دل اشفتہ من

### (م) رباعیات اردو:

- ۱۔ ہر چند کہ دوستی میں کامل ہونا
- ۲۔ بعد از اتمام بزم عید اطفال
- ۳۔ شب زلف و رخ عرق نشاں کا غم تھا
- ۴۔ دل تھا کہ جو جان درد تہید ہی
- ۵۔ سامان ہزار جستجو یعنی دل
- ۶۔ اے کاش تباں کا بھر سید شگاف
- ۷۔ اے کثرت فہم بے شمار اندیشہ
- ۸۔ بے گویہ کمال تہ جہینی ہے مجھے
- ۹۔ گر جو ہر امتیاز ہوتا ہم میں
- ۱۰۔ ہے خلق حد قماش رٹنے کے لیے
- \* ۱۱۔ گھنٹی شررا ہتمام بتر ہے آج

### (ن) مرزا غالب کی ۹ غیر مطبوعہ غزلیں اور ۳ رباعیاں

[درق ۷۔ الف]

(۱)

فروز بچیدنی ہے فرش، بزم عیش گستر کا  
دینا، گردش آموزہ فلک ہے دور ساغر کا





- (۲۰۹) - ہستی بذوق غفلت ساقی بڑا ک ہے
- (۲۱۰) - حسیں ہے پروا خریدار متاع جلود ہے
- (۲۱۱) - خود فروشی ہائے ہستی بسکد جاے خند ہے
- (۲۱۲) - شوخی منہ اب جولاں آبیا رنغمہ ہے
- (۲۱۳) - نشہ مے بے چمن، دود چہ ابرغ کشتہ ہے
- (۲۱۴) - عبارت بسکد تجھ سے گرہ می بازار بستر ہے
- (۲۱۵) - خطر ہے رشتہ الفت رگہ گردن نہ چو جاوے
- (۲۱۶) \* - سمجھاؤ اسے یہ وضع چھوڑے
- (۲۱۷) - نوئے خفتہ اُلفت اگر بیدار ہو جاوے
- (۲۱۸) - دل بیمار از خود رفتہ تصویر نہالی ہے
- (۲۱۹) - شبنم بہ گل لالہ نہ خالی زادا ہے
- (۲۲۰) - زلف سیہ افغن نظر بد قلمی ہے
- (۲۲۱) \* - اس قامت غن کی جہاں جلود گرہی ہے
- (۲۲۲) - تا چنڈ نفس غفلت ہستی سے برآوے
- (۲۲۳) - تیر ہے گریباں گیر ذوق جلود پیرانی
- (۲۲۴) - غم و عشرت قدم بوس دل نسیم آئیں ہے
- (۲۲۵) - محو آرا میدگی سامان بیت البی کرے
- (۲۲۶) - اے خوشا وقتے کو ساقی یک خم تماں واکرے
- (۲۲۷) - چاک کی خواہش اگر وحشت بفرمانی کرے
- (۲۲۸) - بر نقب ظاہری رنگ کمان طبع پنہاں ہے
- (۲۲۹) - جہاں زندان محبت مان دلہا سے پریشاں ہے
- (۲۳۰) - کیا جنگ ہم ستم زدگان کا جہان ہے
- (۲۳۱) - ہجوم نالہ حیرت عاجز عرض یک انشاں ہے
- (۲۳۲) - تغافل شربی سے نامتای بسکد پیدا ہے
- (۲۳۳) - اثر سوز محبت کا قیامت بے مابا ہے
- (۲۳۴) - بہ بزم سے پرتی حرمت یحیٰف بے جا ہے
- (۲۳۵) - اضافہ پر ناشیہ ورق ۵۱ ب

۶۰۰	خبر تیرا ایشہ سے مراد ہے مجھ پر ہے	(۶۰)
۶۰۱	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۱)
۶۰۲	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۲)
۶۰۳	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۳)
۶۰۴	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۴)
۶۰۵	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۵)
۶۰۶	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۶)
۶۰۷	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۷)
۶۰۸	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۸)
۶۰۹	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۶۹)
۶۱۰	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۰)
۶۱۱	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۱)
۶۱۲	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۲)
۶۱۳	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۳)
۶۱۴	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۴)
۶۱۵	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۵)
۶۱۶	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۶)
۶۱۷	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۷)
۶۱۸	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۸)
۶۱۹	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۷۹)
۶۲۰	خبر تیرا ہے میری خبر کو خبر تیرا	(۸۰)

- ۱۵۷۔ پھر کچھ اک دل کو بے قرار ہی ہے  
(۱۳) اضافہ بر حاشیہ ورق ۲۹ ب
- ۱۵۸۔ جنوں رسوائی وارستگی زنجیر بہتر ہے  
(۶)
- ۱۵۹۔ مرثہ پہلو سے چشم اے جلوۂ ادراک باقی ہے  
(۶)
- ۱۶۰۔ نحو شیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے  
(۷)
- ۱۶۱۔ زبکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے  
(۵)
- ۱۶۲۔ توجہیں رکتی ہے شرم قطرہ سامانی مجھے  
(۷)
- ۱۶۳۔ ہم زباں آیا نظر فکر سخن میں تو مجھے  
(۵)
- ۱۶۴۔ باعث واماندگی ہے عمر فرصت جو مجھے  
(۵)
- ۱۶۵۔ یاد ہے شادی میں عفت زائلۂ یارب مجھے  
(۶)
- ۱۶۶۔ کاوش و زرد خا پر شیدہ انسو ہے مجھے  
(۵)
- ۱۶۷۔ دیکھ تری خورے گرم دل بیتیش رام ہے  
(۷)
- ۱۶۸۔ بسکہ سوئے خیال زلف وشت ناک ہے  
(۷)
- ۱۶۹۔ جس زخم کی ہو سکتی ہر تہذیب سر رفو کی  
(۷) اضافہ بر حاشیہ ورق ۴۱ ب
- ۱۷۰۔ چشم خواب سے فردش نشہ زار ناز ہے  
(۷)
- ۱۷۱۔ بسکہ حیرت سے زپا افتادۂ زہار ہے  
(۷)
- ۱۷۲۔ کوہ کے چوں بار خاطر، گرد صدا ہو جائیے  
(۷)
- ۱۷۳۔ کوشش ہمہ بیتاب تردد شکنی ہے  
(۷)
- ۱۷۴۔ کاشانہ ہستی کہ بر انداختنی ہے  
(۵)
- ۱۷۵۔ سامان صد ہزار نمک وال کیے ہوئے  
(۱۳) اضافہ بر حاشیہ ورق ۴۳ ب
- ۱۷۶۔ حکم بیانی نہیں اور آرمیدن منع ہے  
(۷)
- ۱۷۷۔ چار سو سے شوق میں صاحب دو کافی مفت ہے  
(۶)
- ۱۷۸۔ بیانی یاد و دوست ہم رنگ تسلی ہے  
(۷)
- ۱۷۹۔ گلشن کو تری صحبت از بسکہ خوش آئی ہے  
(۵)
- ۱۸۰۔ ویرانۂ سالماں اے بے سرو سامانی  
(۷)
- ۱۸۱۔ نظریہ نقص گدایاں کمال بے ادبی ہے  
(۵)
- ۱۸۲۔ دلا، غلط ہے تنائے خاطر افروزی  
(۶)

- [illegible]

(8)

- [illegible]

- ۱۰۸- مرگ شیریں بونگنی تھی کو کہن کے فکریں (۷)
- ۱۰۹- ہے ترجم آفریں آرایش بیدیاں (۷)
- ۱۱۰- اے فاساز تماشا سرکشت جلتا ہوں میں (۵)
- ۱۱۱- قنادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں (۹)
- ۱۱۲- تین بہ بند ہو بس در زادہ رکھتے ہیں (۸)
- ۱۱۳- بغفلت عطر گل جم آگئی جھوڑے ملتے ہیں (۷)
- ۱۱۴- سرشک آشفتمہ سر تھا قطرہ زن مرگاں سے جانے میں (۶)
- ۱۱۵- فزوں کی دوستوں نے حربے قاتل ذوق کشتن میں (۶)
- ۱۱۶- غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں (۶) اضافہ پرعاشیہ ورق ۳۱- الف
- ۱۱۷- نگوں درجہ گہ نہفتہ بہ زردی رسیدہ ہوں (۷)
- ۱۱۸- سوداے عشق سے دم سر د کشیدہ ہوں (۷)
- ۱۱۹- ہوئی ہیں آب شرم کوشش بے جا سے تدبیریں (۷)
- ۱۲۰- بے دماغی، حیلہ جوئی، ترک تنہائی نہیں (۷)
- ۱۲۱- ظاہر اسر پنچہ افتاد گال گیرا نہیں (۶)
- ۱۲۲- ضبط سے مطلب بجز واریستگی دیگر نہیں (۷)
- ۱۲۳- ود فراق اور ود وصال کہاں (۹) اضافہ پرعاشیہ ورق ۳۲ ب
- ۱۲۴- ضمان جادو رویا مدن ہے خط جام سے نوشتاں (۵) \*
- ۱۲۵- نہیں ہے بے سبب قطرے کوشک گوہر افسردن (۷) \*
- ۱۲۶- دیکھیے مت چشم کم سے سے ضبط افسردگان (۵)
- ۱۲۷- سازش صلح بتاں میں ہے نہاں جلیدن (۵) \*
- ۱۲۸- صاف سے اند بکہ عکس گل سے گلزار چین (۷)
- (۹)
- ۱۲۹- منقار سے رکھتا ہوں بہم چاک قفس کو (۵)
- ۱۳۰- اگر وہ آفت نظارہ جلوہ گستر ہو (۵)
- ۱۳۱- وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو (۱۰) اضافہ پرعاشیہ ورق ۳۲ ب
- ۱۳۲- بیدارہ سر سجدہ الفت فرو نہو (۷)



- (۷۷) - بیکہ مائل ہے وہ رشکِ مہتاب آئینہ پیم
- (۷۸) - زنداں کا خبیال چشمِ تر کہ
- (۷۹) - بنیشِ بسی ضبطِ جنوں نو بہار تہ
- (۸۰) - فسونِ یکِ دل ہے لذتِ بیدا و دشمن پر
- (۸۱) - صفائے حیرت آئینہ ہے سامانِ رنگِ آخر
- (۸۲) - دیباہِ دل نے بے ہوشی میں درماں کا فریبِ آخر
- (ف)
- (۸۳) - حسنِ خود آرا کو بے مشقِ تھنائل ہنوز
- (۸۴) - چاکِ گریباں کو ہے ربطِ تائل ہنوز
- (۸۵) - بیگانہٗ وفا ہے ہوائے چین ہنوز
- (۸۶) - میں ہوں سراپِ یکِ پیشِ آموختن ہنوز
- (۸۷) - داغِ اطفال ہے دیوانہ بکساد ہنوز
- (۸۸) - نہ بندھا تھا بہ عدمِ نقشِ دلِ مود ہنوز
- (۸۹) - کو بیابانِ تمنا و کجا جولاںِ عجز
- (س)
- (۹۰) - حاصلِ دستِ بے کو تہیِ عمر و بس
- (۹۱) - دشتِ الفت میں ہے خاکِ کشتِ گالِ مجبور و بس
- (۹۲) - کرتا ہے یادِ بتِ رنگیں دلِ مایوس
- (ش)
- (۹۳) - ز جوشِ اعتدالِ فصلِ دلیکن بہارِ آتش
- (۹۴) - باقلیمِ سخن ہے گردِ اندروزِ سوادِ آتش
- (ع)
- (۹۵) - جادۂ ردِ خور کو وقتِ شام ہے تارِ شعاع
- (۹۶) - رخِ نگاہ سے ہے سوزِ جاودانی شمع
- (د)
- (۹۷) - عشاقِ اشکِ چشم سے دھڑویں ہزار داغ



۴۸- به شرف و متبایا به شرف

(۱)

(۱) به شرف و متبایا به شرف  
۵۸- به شرف و متبایا به شرف  
۴۸- به شرف و متبایا به شرف  
۴۸- به شرف و متبایا به شرف  
۴۸- به شرف و متبایا به شرف

(۲)

(۳)

(۴)

(۵)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۱۸- به شرف و متبایا به شرف

(۶)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۶۵- به شرف و متبایا به شرف  
۶۵- به شرف و متبایا به شرف

(۷)

(۸)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۷۵- به شرف و متبایا به شرف  
۷۵- به شرف و متبایا به شرف

(۹)

(۱۰)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۴۵- به شرف و متبایا به شرف  
۴۵- به شرف و متبایا به شرف

(۱۱)

(۱۲)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۵۵- به شرف و متبایا به شرف  
۵۵- به شرف و متبایا به شرف

(۱۳)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۱۵- به شرف و متبایا به شرف  
۱۵- به شرف و متبایا به شرف

(۱۴)

(۱۵)

(۲) به شرف و متبایا به شرف  
۵۵- به شرف و متبایا به شرف  
۵۵- به شرف و متبایا به شرف

(۱۶)

(۱۷)

- ۲۲۔ کیا کس شمع نے ناز از سر تکلیں نشستن کا (۵)
- ۲۳۔ عبادت سے زبیں ٹوٹا ہے دل یارانِ غمگین کا (۷)
- ۲۵۔ بہارِ رنگِ خونِ گل ہے سماںِ آشکِ باری کا (۷)
- ۲۶۔ دردِ اسمِ حق سے دیدارِ صنم حاصل ہوا (۶)
- ۲۷۔ قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا (۷)
- ۲۸۔ وحشی بن صیاد نے ہمِ رمِ خوردوں کو کیا رام کیا (۵)
- ۲۹۔ گر نہ احوالِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا (۶)
- ۳۰۔ تنگِ نظروں کا مرتبہ جہد سے برتر نہیں ہوتا (۷) \*
- ۳۱۔ لبِ خشک و تشنگیِ مردگان کا (۶)
- ۳۲۔ ہے تنگ ز واماںدہ شدنِ حوصلہ پا (۵)
- ۳۳۔ وہ نلکِ رتبہ کہ بر تو سن چالاک چڑھا (۵) \*
- ۳۴۔ شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیرے دل بیتاب تھا (۶)
- ۳۵۔ نالہٴ دل میں شبِ اندازِ اثرِ نایاب تھا (۶)
- ۳۶۔ شب کہ وہ مجلسِ سرورِ خلوتِ ناموس تھا (۵)
- ۳۷۔ شبِ اخترِ مدحِ عیش نے محض باندھا (۹)
- ۳۸۔ مرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا (۷)
- ۳۹۔ خلوتِ آئینہٴ پائیں ہے جولاں میرا (۱۰)
- ۴۰۔ یہ مہرِ نامہ جو بوسہ گلِ پیام رہا (۶)
- ۴۱۔ خطِ جو رنخ پر جانِ نشینِ لالہٴ مہر ہو گیا (۴) \*
- ۴۲۔ بسکہ عاجزِ نارِ سانی سے کہو تر ہو گیا (۶)
- ۴۳۔ یک گام بے خودی سے تو میں بہارِ صحرا (۶)
- ۴۴۔ دل بیتاب کہ سینے میں دم چند رہا (۵) \*
- ۴۵۔ جگر سے ٹوٹی ہوئی مہنگی سناں پیدا (۵) \*
- ۴۶۔ اُف نہ کی، گو سوزِ غم سے بے حجابِ جل گیا (۶)
- ۴۷۔ نہاں کیفیت ہے میں ہے سماںِ حجابِ ادس کا (۵) \*
- ۴۸۔ زبیں بے نازِ پروازِ غرورِ نشہٴ بھبا (۵) \*



اشعار	غزلیات	ردیف
۳۱۶	۵۰	الف
۱۲	۲	ب
۱۱	۲	ت
۱۳	۲	ث
۱۴	۲	ج
۱۴	۲	چ
۵	۱	ح
۲۸	۴	د
۴۴	۷	ر
۴۴	۷	ز
۱۶	۳	س
۱۴	۲	ش
۱۱	۲	ع
۱۱	۲	غ
۱۱	۲	ف
۵	۱	ک
۹	۱	گ
۲۲	۵	ن
۳۵	۵	م
۱۷۹	۲۶	ن
۵۱	۷	و
۵۰	۸	د
۷۲۳	۱۱۰	ی
۱۶۵۴	۲۵۳	۲۲ میزان

[جے۔ سہ ماہی پتھر - b- اسی ایس۔ ب - ۱۵ دیکھتی ہے]

۱) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۲) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۳) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۴) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۵) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۶) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۷) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۸) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۹) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر  
۱۰) انجمن خیریه و تعلیم و تربیت - ۱۳۸۱ - ۵۰۰ نفر

[illegible][illegible]

جینے والا ہے۔ اچھے اور بُرے کے درمیان میں کچھ فرق ہے۔ جیسے کہ ایک شخص جو کہ ایک اور شخص سے زیادہ اچھا ہے۔ اسے اچھا کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص جو کہ ایک اور شخص سے زیادہ بُرا ہے۔ اسے بُرا کہتے ہیں۔ اچھے اور بُرے کے درمیان میں کچھ فرق ہے۔ جیسے کہ ایک شخص جو کہ ایک اور شخص سے زیادہ اچھا ہے۔ اسے اچھا کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص جو کہ ایک اور شخص سے زیادہ بُرا ہے۔ اسے بُرا کہتے ہیں۔

[illegible]

[۱۳۹۱-۱۴۰۱ هجری قمری - ۱۳۹۱-۱۴۰۱ هجری قمری]  
 (۱۳۹۱)

۱) (۱۵۷۱) ۱۵۷۱

میرزا یحییٰ قزوینی و میرزا محمد تقی قزوینی [میرزا یحییٰ قزوینی و میرزا محمد تقی قزوینی] (۱۲۸۱-۱۳۵۱)

تہذیب و تمدن کی تاریخ  
[۱۸۷۵ء تا ۱۹۰۰ء] (۱۸۷۵ء تا ۱۹۰۰ء)

[illegible][illegible]

۲۸- اتریں یاں تک اسے دست دنا [اصل تصرف] کہ سب مدہ قبضہ تیغ خم خراب ہو جاوے  
وہل تصرف

۲۹- [ہے] مشت دنا جانتے ہیں منہ شیش پاک اے شیخ تجھے دعویٰ ثابت قدمی ہے  
م

۳۰- گداز سی پیش شست و شو [سے] نقش خود کامی سراپا شبہم آئیں اک نگاہ پاک باقی ہے  
شوے

مندرجہ بالا شایں سرسری درق گردانی کا حاصل ہیں، اگر نسخہ امر وہہ سے نسخہ حمیدیکہ کے متن کا مقابلہ کیا جائے تو بہت دلچسپ غلطیاں برآمد ہوں گی جو اس لیے شانہ ہو گئیں کہ نسخہ حمیدیکہ کا متن "حرف آخر" جو ذکرہ کیا تھا۔ ایک مثال عمدہ منتخبہ سے بھی پیش کرتا ہوں۔ یہ مطلع سرور نے درج کیا ہے۔

جگر سے ٹوٹے ہوئے ہو گئے سنان پیدا  
دباں زخم سے احسنہ ہوئی زباں پیدا

مذکرہ سرور کے تلمی نسخہ لندن کا عکس (ملوکہ جناب مالک رام) میری نظر سے گذرا ہے اب یاد نہیں کہ اس میں مطلع کے یہ الفاظ ہیں یا ان سے کچھ مختلف ہیں۔ مگر وہی یونیورسٹی کے شعبہ اردو نے جو تذکرہ سرور کا متن مسخ کیا ہے وہ پیش نظر ہے اس میں مطلع اسی طرح ہے۔ جناب مالک رام نے اپنے مرتبہ دیوان میں اور مولانا عرشی نے نسخہ عرشی کے حصہ یادگار نامہ "میں اسی طرح درج کیا ہے اور مذکورہ بالا مصادر سے جہاں بھی نقل ہوا ہے اس کی یہی صورت ہے میں نے مطبوعہ تذکرہ سرور کے نسخے پر غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی قیاسی تصحیح یوں کی تھی۔

جگر سے ٹوٹی ہوئی ہو گئی سنان پیدا

اب یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ نسخہ امر وہہ کا متن میرے قیاس کی پوری تائید کر رہا ہے۔

(ط) نسخہ امر وہہ کے حواشی کا اضافہ:

جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا ہے اس نسخے کے حاشیوں پر کسی دوسرے خط سے مندرجہ ذیل ۱۳ غریب حاشیوں پر اضافہ کی گئی ہیں اور یہ نسخہ بھوپال کے متن یا حواشی میں داخل ہیں، یہ بھی اس کا ثبوت ہے کہ نسخہ امر وہہ، نسخہ بھوپال کے مسودے کا مسودہ ہے۔ حاشیے کی غزل نمبر ۲۱۶ موخر الذکر نسخے میں شامل نہیں کی گئی۔ جتنا کلام نسخہ امر وہہ کے حاشیے پر لکھا ہوا تھا ہے اُس کی ہر غزل کا مطلع یہاں لکھا جاتا ہے:

غزل (۱۱۶) غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کیوں  
[حاشیہ درق ۳۱- الف- تعداد اشعار ۶- یہ سب اشعار نسخہ بھوپال کے متن میں داخل ہیں اور ہر شعر اُس کے حاشیے پر  
بوسے کو پوچھتا ہوں میں امتحان سے مجھے بتا کہ یوں]



۳- بجز آباد و ہم مدح تسلیم ہوتی ہے      قحافل کو نکر [معزول] تھکیں اُذنائی کا  
منزور

۴- نظر بازی غلم و حشت آباد پریشان [ہے]      رہا بیگناہ ہمتیہ سرافندوں آشنائی کا  
پریشان

۵- اسد کو بچتا ہے طبع برق آہنگ مسکن [سے]      حسد و شعلہ جو اہل میں عزت نشیں پایا  
ہے

۶- نزاکت ہے فسوں و دعویٰ طاقت شکستن کا      شرار سنگ ، انداز چراغ از جسم خستنا [جتنی با]

۷- ہوائے ابر سے کی موسم گل میں نمد بانی      کہ تھا آئینہ خورد بے نقاب [رنگ بستان کا  
زینب]

۸- [غریبی] بہر کیسین ہوس درکار ہے ورنہ      بوم زرد گرد دیں باندہ تے ہیں برق حاصل کا  
فریبے

۹- عبادت ہائے طعن آلود یا راں زہر قاتل ہے      رفو سے زخم [کرتی ہے] ہو کہ نیش عقرب کا  
کرتے ہیں

۱۰- داغ مہر ضبط ہے جاستی سخی [پسند]      دو دو بحر لالہ ساں درود تہ پیمانہ تھا  
پسند

۱۱- صدا ہے کہ وہیں حشر آفریں اسے غفلت اندیشان      پئے بنجیدن باراں [ہو] حال خواب کشیں کا  
ہوں

۱۲- آیا نہ [بیابان طلب محوم] زباں بہک      تب خالد لب ہو نہ سکا آبلہ پا  
آیا نہ بیان طلب کام،

۱۳- فریاد سے پیدا ہے اسد گرمی و حشت      تب خالد لب ہے جس [آبلہ] پا  
تافند

۱۴- زمین کو صفحہ نگشت بنایا نوح چکانی [نے]      چین با لید نہا از دم نخچیر ہے پیدا  
ے

۱۵- معنی، شمار ممکن ہے فتح عرش میں طاعت کی شہلی سے منہ ہو گئے ہوں۔ یہ مسئلہ کتنے وقت میرے سامنے فوجیہ نہیں ہے لیکن قریب یقین ہے کہ فتح عرش میں طاعت کی غلطیاں اتنی واقفندہ لاریں نہ رہی ہوں گی۔





پہلا مصرع ابتدا یوں تھا: — گزرتا رہا الفت میں بے زباں میں، کاش صیاد سے

۴۔ غزل نمبر ۱۶ کا مطلع: — بسکہ جوش گرمیہ سے زیر و زبر دیوانہ تھا

چاک موج سیل تا پیرا ہن دیوانہ تھا

ترمیم سے پہلے یوں تھا: — چاک موج سیں در پیرا ہن دیوانہ تھا

۵۔ غزل نمبر ۱۶ شعر ۳: — حیرت اپنے مالہ میدد سے غفلت بنی

راہ خوابیدہ کو غنائے جبر کس افسانہ تھا

قبل اصلاح: — حیرت از شور فغان بے اثر غفلت ہوئی

۶۔ غزل ۱۶ شعر ۵: — شب تری تاثیر شمر شدہ آواز سے

تار شمع آہنگ مضرب پر بردانہ تھا

قبل اصلاح: — از نفس گرمی شمر شدہ آواز یار

۷۔ غزل ۱۹ شعر ۵: — تمنائے زباں محو پاس بے زبانی ہے

مٹا جس سے تقاضا شکوہ بے دست دپائی کا

قبل اصلاح: — تمنائے زباں محو پاس بے زبانی ہا

۸۔ غزل ۲۱ شعر ۴: — شرفِ فرصت نگہ، سامانِ یک عالم چراغاں ہے

بقدر رنگ یاں گردش میں ہے پیمانہ محفل کا

۹۔ غزل ۲۲ شعر ۵: — فزول مہتا ہے ہر دم جوشِ نوحی باری متا شاہ ہے

نفس کرتا ہے رگمے مرہ پر کامِ نشتر کا !

قبل اصلاح: — نفس کرتا ہے برگِ ہائے مرگاں کامِ نشتر کا

۱۰۔ غزل ۲۵ مطلع: — بہارِ رنگِ خونِ گل ہے سامانِ اشکِ باری کا

جنونِ برقِ نشتر ہے رگِ ابر بہاری کا

قبل اصلاح: — کہ برق اور شعلہ نشتر ہے رگِ ابر بہاری کا

۱۱۔ غزل ۲۸ شعر ۵: — وحشی بن صیاد نے ہم دم خوردوں کو کیا دام کیا

رشتہ چاک جیب دیدہ صرف تماشا دام کیا

قبل اصلاح: — رشتہ چاک جیب دیدہ یکسر صرف دام کیا

۱۲۔ غزل ۳۰ شعر ۲: — عجب اسے آبلہ پایاں صحرائے نظر بازی

کہ تارِ جادو رہ رشتہ گوہر نہیں ہوتا



انتخاب کے کن، راج سے گزرا ہے۔

- ۱۔ ابتدائی بیاض: اردیف واریا بہ ترتیب نظم جس میں آغاز شعر کوئی سے ۱۲۳۱ھ تک کا کلام تھا۔
- ۲۔ نسخہ امروہہ: جسے ابتدائی بیاض کی مرتبہ شکل کہنا چاہیے۔ یہ ۱۲۳۱ھ جب ۲۳ روزه شنبہ کو کس ہوا۔
- ۳۔ دوسرا نسخہ: نسخہ امروہہ میں حک و اصلاح اور ترمیم و اضافے کے بعد یہ دیوان تیار ہوا جس کا ابتدائی حصہ (نسخہ امروہہ کے ورق ۲۸۔ الف تک) خود غالب کے قلم سے صاف کیا گیا تھا، باقی حصہ کسی اور کا تب نے نقل کیا۔ اس لئے کہ نسخہ امروہہ کے ورق ۲۸۔ الف پر اس غزل کے ساتھ جس کا مقطع ہے:

بنا کر فقروں کا ہم بھیں غالب

تماشا سے اہل کرم دیکھتے ہیں

یہ لکھا ہوا ہے: ”تا این جانوشہ ام“ اور اس مطلع کے ساتھ:

جوں مرد یک چشم میں ہوں جین نگاہیں

خوابیدہ حیرت کردہ داغ ہیں آئیں

یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ ”ازین جاشروع“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترمیم و اصلاح کے بعد نسخہ امروہہ کو ورق ۲۸، الف تک خود غالب نے صاف کرنا شروع کر دیا تھا اس دوران میں انھیں کا تب مل گیا تو باقی حصہ اس سے لکھوایا گیا۔ اور جو غزلیں بعد میں کسی گنتی تھیں وہ کا تب نے نسخہ امروہہ کے حاشیے پر لکھ لی تھیں وہاں سے مبینہ نقل ہوئیں۔ یہی مبینہ نسخہ بھوپال کی اصل رہا ہو گا اس لیے میں اس کا زمانہ کتابت صفر ۱۲۳۳ھ سے پہلے اور صفر ۱۲۳۵ھ کے بعد مانا ہوں۔

۴۔ نسخہ بھوپال: اس کی کتابت ۵۔ صفر ۱۲۳۲ھ (اکتوبر ۱۸۲۱ء) میں تمام ہوئی۔ یہ وہی نسخہ ہے جس کا کلام نسخہ حمید یہ میں شامل ہے۔ اصل مخطوط مفقود ہو چکا ہے۔

۵۔ نسخہ شیرانی: یہ نسخہ بھوپال کا مبینہ ہے اس کا زمانہ قیاساً ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۶ء بتایا جاتا ہے۔

۶۔ گل رعنا: تاریخ ترتیب مابین ۴۔ شعبان ۱۲۴۳ھ/۹۔ فروری ۱۸۲۸ء و ربیع الاول ۱۲۴۵ھ/ستمبر ۱۸۲۹ء

لے تفصیل کے لیے: دیباچہ شعر عشق صفحہ ۷۵ تا ۷۸، ڈاکٹر عبداللطیف: غالب (ادب و ترجمہ) مطبوعہ دہلی ص ۱۴۵-۱۴۶

گیان چند: غالب اور بھوپال۔ اردو سے محلی (دہلی) غالب نمبر حصہ اول۔ ۱۹۶۰ء

مید حاجتین: دیوان غالب نسخہ بھوپال کی کہانی۔ اردو ادب (علی گڑھ) غالب نمبر شمارہ ۱/۱۹۶۹ء

ابو محمد بحر: دیوان غالب کا ایک اہم کم شدہ مخطوطہ۔ نیا دور (لکھنؤ) غالب نمبر فروری ۱۹۶۶ء

لے ملاحظہ ہو دیباچہ شعر عشق صفحہ ۷۸ تا ۸۱ مضامین (پٹنہ) حصہ ۱۲

وحید قریشی: دیوان غالب نسخہ شیرانی۔ نقوش (لاہور) غالب نمبر فروری ۱۹۶۹ء

۷۔ دیباچہ شعر عشق صفحہ ۸۱ تا ۸۲، مالک رام: گل رعنا (حصہ فارسی) نگار (لکھنؤ) جولائی ۱۹۶۰ء نیز ”تذکرہ“ ۱۹۶۸ء

[illegible]

ہی نسخہ امروہہ کے اشعار کی کھن تہاد (۱۶۵۴) موجوداتی ہے۔ [ریچہ فرست اشعار]

## (۱) ترتیب دیوان کے مدارج

نسخہ امروہہ کی دریافت کے بعد میری رائے یہ ہے کہ مرزا نے اپنا ابتدائی دور کا کلام کسی بیاض میں فراہم کرنا شروع کیا، (خواہ وہ ردیف وار ہو یا بہ ترتیب نظم لکھی گئی ہو) لیکن اس میں ۱۲۳۱ھ تک ڈیڑھ ہزار اشعار جمع ہو چکے تھے۔ ایسی کوئی بیاض ابھی تک ہمارے علم میں نہیں ہے لیکن نسخہ امروہہ کی دریافت کے بعد امید کی جاسکتی ہے کہ کبھی وہ بھی مل جائے گی۔ اس بیاض کو انہوں نے نوک پاک درست کرنے کے بعد دیوان کی شکل میں ردیف وار ترتیب دیا اور اسے اپنے قلم سے صاف کر کے دیوان کا پہلا نسخہ تیار کر لیا۔ جو زیر بحث دیوان ہے۔

اس کا ثبوت کہ نسخہ امروہہ کی خام شکل ایک اور دیوان تھا بعض قریبوں کے بھائی ملتا ہے۔ مولانا عرشی نے اپنے مرتب دیوان کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے:

”میرزا صاحب نے اپنا ردیف وار اردو دیوان سفر ۱۲۳۱ھ (۱۸۲۱ء) میں صاف کر لیا تھا اس کی اصل کوئی موقوف دیوان تھا یا وہ بیاض تھی جس میں بہ ترتیب نظم اشعار لکھے گئے تھے، اس سوال کا جواب دینے کے لیے ابھی تک کوئی مسالہ نہیں مل سکا۔ لیکن یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میرزا صاحب نے ۱۲۳۱ھ سے قبل کے کئے ہوئے متعدد شعر اس میں شامل نہیں کئے تھے چنانچہ ”یادگار نالہ“ کے وہ شعر جو عمدہ منتخبہ، عیار اشعار اور دوسرے قدیم ماخذوں سے نقل کیے گئے ہیں، اس دعوے کا تین ثبوت ہیں۔“

اب یہ تو معلوم ہو گیا کہ نسخہ بھوپال کی اصل ایک مرتف اور مرتب دیوان تھا لیکن اس دیوان میں بھی بعض وہ اشعار نہیں ہیں جو عمدہ منتخبہ اور عیار اشعار میں غالب سے منسوب ہوئے ہیں۔ اس سے یہ قیاس کرنا بے جا نہ ہو گا کہ نسخہ امروہہ کے مسودے میں بھی غالب نے ترمیمیں کی تھیں اور بعض غزلیں خارج کر دی تھیں، جن کے یہ اشعار عمدہ منتخبہ اور عیار اشعار میں باقی رہ گئے ہیں۔

نیا د عشق خرمن سوز را باپ ہو کس بہتر  
جو ہو جائے نثار برق مشتبہ خار و خس بہتر

یاد آیا جو وہ کہنا کہ نہیں، واہ غلط

کی قصور نے یہ معرے ہو س راہ غلط

لے ان اشعار سے متعلق بحث کے لیے رسالہ اردو کو لاچ غالب (فروری ۱۹۶۹ء) میں ڈاکٹر زمان فتح پوری کا مضمون اور رسالہ نقوش لاہور غالب (فروری ۱۹۶۹ء) میں ڈاکٹر وحید قریشی کا مضمون ”دیوان غالب نسخہ شیرانی“ بھی ملاحظہ ہوں۔

109: 601: 109: 601

[illegible][illegible]

۱۸۱۷  
 ۱۸۱۸  
 ۱۸۱۹  
 ۱۸۲۰  
 ۱۸۲۱  
 ۱۸۲۲  
 ۱۸۲۳  
 ۱۸۲۴  
 ۱۸۲۵  
 ۱۸۲۶  
 ۱۸۲۷  
 ۱۸۲۸  
 ۱۸۲۹  
 ۱۸۳۰  
 ۱۸۳۱  
 ۱۸۳۲  
 ۱۸۳۳  
 ۱۸۳۴  
 ۱۸۳۵  
 ۱۸۳۶  
 ۱۸۳۷  
 ۱۸۳۸  
 ۱۸۳۹  
 ۱۸۴۰  
 ۱۸۴۱  
 ۱۸۴۲  
 ۱۸۴۳  
 ۱۸۴۴  
 ۱۸۴۵  
 ۱۸۴۶  
 ۱۸۴۷  
 ۱۸۴۸  
 ۱۸۴۹  
 ۱۸۵۰  
 ۱۸۵۱  
 ۱۸۵۲  
 ۱۸۵۳  
 ۱۸۵۴  
 ۱۸۵۵  
 ۱۸۵۶  
 ۱۸۵۷  
 ۱۸۵۸  
 ۱۸۵۹  
 ۱۸۶۰  
 ۱۸۶۱  
 ۱۸۶۲  
 ۱۸۶۳  
 ۱۸۶۴  
 ۱۸۶۵  
 ۱۸۶۶  
 ۱۸۶۷  
 ۱۸۶۸  
 ۱۸۶۹  
 ۱۸۷۰  
 ۱۸۷۱  
 ۱۸۷۲  
 ۱۸۷۳  
 ۱۸۷۴  
 ۱۸۷۵  
 ۱۸۷۶  
 ۱۸۷۷  
 ۱۸۷۸  
 ۱۸۷۹  
 ۱۸۸۰  
 ۱۸۸۱  
 ۱۸۸۲  
 ۱۸۸۳  
 ۱۸۸۴  
 ۱۸۸۵  
 ۱۸۸۶  
 ۱۸۸۷  
 ۱۸۸۸  
 ۱۸۸۹  
 ۱۸۹۰  
 ۱۸۹۱  
 ۱۸۹۲  
 ۱۸۹۳  
 ۱۸۹۴  
 ۱۸۹۵  
 ۱۸۹۶  
 ۱۸۹۷  
 ۱۸۹۸  
 ۱۸۹۹  
 ۱۹۰۰  
 ۱۹۰۱  
 ۱۹۰۲  
 ۱۹۰۳  
 ۱۹۰۴  
 ۱۹۰۵  
 ۱۹۰۶  
 ۱۹۰۷  
 ۱۹۰۸  
 ۱۹۰۹  
 ۱۹۱۰  
 ۱۹۱۱  
 ۱۹۱۲  
 ۱۹۱۳  
 ۱۹۱۴  
 ۱۹۱۵  
 ۱۹۱۶  
 ۱۹۱۷  
 ۱۹۱۸  
 ۱۹۱۹  
 ۱۹۲۰  
 ۱۹۲۱  
 ۱۹۲۲  
 ۱۹۲۳  
 ۱۹۲۴  
 ۱۹۲۵  
 ۱۹۲۶  
 ۱۹۲۷  
 ۱۹۲۸  
 ۱۹۲۹  
 ۱۹۳۰  
 ۱۹۳۱  
 ۱۹۳۲  
 ۱۹۳۳  
 ۱۹۳۴  
 ۱۹۳۵  
 ۱۹۳۶  
 ۱۹۳۷  
 ۱۹۳۸  
 ۱۹۳۹  
 ۱۹۴۰  
 ۱۹۴۱  
 ۱۹۴۲  
 ۱۹۴۳  
 ۱۹۴۴  
 ۱۹۴۵  
 ۱۹۴۶  
 ۱۹۴۷  
 ۱۹۴۸  
 ۱۹۴۹  
 ۱۹۵۰  
 ۱۹۵۱  
 ۱۹۵۲  
 ۱۹۵۳  
 ۱۹۵۴  
 ۱۹۵۵  
 ۱۹۵۶  
 ۱۹۵۷  
 ۱۹۵۸  
 ۱۹۵۹  
 ۱۹۶۰  
 ۱۹۶۱  
 ۱۹۶۲  
 ۱۹۶۳  
 ۱۹۶۴  
 ۱۹۶۵  
 ۱۹۶۶  
 ۱۹۶۷  
 ۱۹۶۸  
 ۱۹۶۹  
 ۱۹۷۰  
 ۱۹۷۱  
 ۱۹۷۲  
 ۱۹۷۳  
 ۱۹۷۴  
 ۱۹۷۵  
 ۱۹۷۶  
 ۱۹۷۷  
 ۱۹۷۸  
 ۱۹۷۹  
 ۱۹۸۰  
 ۱۹۸۱  
 ۱۹۸۲  
 ۱۹۸۳  
 ۱۹۸۴  
 ۱۹۸۵  
 ۱۹۸۶  
 ۱۹۸۷  
 ۱۹۸۸  
 ۱۹۸۹  
 ۱۹۹۰  
 ۱۹۹۱  
 ۱۹۹۲  
 ۱۹۹۳  
 ۱۹۹۴  
 ۱۹۹۵  
 ۱۹۹۶  
 ۱۹۹۷  
 ۱۹۹۸  
 ۱۹۹۹  
 ۲۰۰۰  
 ۲۰۰۱  
 ۲۰۰۲  
 ۲۰۰۳  
 ۲۰۰۴  
 ۲۰۰۵  
 ۲۰۰۶  
 ۲۰۰۷  
 ۲۰۰۸  
 ۲۰۰۹  
 ۲۰۱۰  
 ۲۰۱۱  
 ۲۰۱۲  
 ۲۰۱۳  
 ۲۰۱۴  
 ۲۰۱۵  
 ۲۰۱۶  
 ۲۰۱۷  
 ۲۰۱۸  
 ۲۰۱۹  
 ۲۰۲۰  
 ۲۰۲۱  
 ۲۰۲۲  
 ۲۰۲۳  
 ۲۰۲۴  
 ۲۰۲۵  
 ۲۰۲۶  
 ۲۰۲۷  
 ۲۰۲۸  
 ۲۰۲۹  
 ۲۰۳۰  
 ۲۰۳۱  
 ۲۰۳۲  
 ۲۰۳۳  
 ۲۰۳۴  
 ۲۰۳۵  
 ۲۰۳۶  
 ۲۰۳۷  
 ۲۰۳۸  
 ۲۰۳۹  
 ۲۰۴۰  
 ۲۰۴۱  
 ۲۰۴۲  
 ۲۰۴۳  
 ۲۰۴۴  
 ۲۰۴۵  
 ۲۰۴۶  
 ۲۰۴۷  
 ۲۰۴۸  
 ۲۰۴۹  
 ۲۰۵۰  
 ۲۰۵۱  
 ۲۰۵۲  
 ۲۰۵۳  
 ۲۰۵۴  
 ۲۰۵۵  
 ۲۰۵۶  
 ۲۰۵۷  
 ۲۰۵۸  
 ۲۰۵۹  
 ۲۰۶۰  
 ۲۰۶۱  
 ۲۰۶۲  
 ۲۰۶۳  
 ۲۰۶۴  
 ۲۰۶۵  
 ۲۰۶۶  
 ۲۰۶۷  
 ۲۰۶۸  
 ۲۰۶۹  
 ۲۰۷۰  
 ۲۰۷۱  
 ۲۰۷۲  
 ۲۰۷۳  
 ۲۰۷۴  
 ۲۰۷۵  
 ۲۰۷۶  
 ۲۰۷۷  
 ۲۰۷۸  
 ۲۰۷۹  
 ۲۰۸۰  
 ۲۰۸۱  
 ۲۰۸۲  
 ۲۰۸۳  
 ۲۰۸۴  
 ۲۰۸۵  
 ۲۰۸۶  
 ۲۰۸۷  
 ۲۰۸۸  
 ۲۰۸۹  
 ۲۰۹۰  
 ۲۰۹۱  
 ۲۰۹۲  
 ۲۰۹۳  
 ۲۰۹۴  
 ۲۰۹۵  
 ۲۰۹۶  
 ۲۰۹۷  
 ۲۰۹۸  
 ۲۰۹۹  
 ۲۱۰۰  
 ۲۱۰۱  
 ۲۱۰۲  
 ۲۱۰۳  
 ۲۱۰۴  
 ۲۱۰۵  
 ۲۱۰۶  
 ۲۱۰۷  
 ۲۱۰۸  
 ۲۱۰۹  
 ۲۱۱۰  
 ۲۱۱۱  
 ۲۱۱۲  
 ۲۱۱۳  
 ۲۱۱۴  
 ۲۱۱۵  
 ۲۱۱۶  
 ۲۱۱۷  
 ۲۱۱۸  
 ۲۱۱۹  
 ۲۱۲۰  
 ۲۱۲۱  
 ۲۱۲۲  
 ۲۱۲۳  
 ۲۱۲۴  
 ۲۱۲۵  
 ۲۱۲۶  
 ۲۱۲۷  
 ۲۱۲۸  
 ۲۱۲۹  
 ۲۱۳۰  
 ۲۱۳۱

۱۶ ویشی

## (د) زمانہ مرتب

نقوش، ۱۵

مرزا نے پہلی بار اپنا دیوان کب مرتب کیا، یہ ابھی تک قطعیت سے طے نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن اس زمانے کا جو بھی تخمینہ اب تک کیا گیا ہے نسخہ آمد و بہر کی دریافت کے بعد اس پر نظر ثانی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اس بحث کی وضاحت کے لئے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہو گا کہ مرزا نے شعر گوئی کب سے شروع کی؟ اس بارے میں خود ان کے بیانات میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے انھوں نے شعر گوئی کے آغاز کے وقت اپنی عمر ایک جگہ دس سال، دوسرے موقع پر بارہ سال، تیسری جگہ پندرہ سال لکھی ہے۔ قدر بلگرامی کو لکھا تھا:

”بارہ برس کی عمر سے، نظم و نثر میں کاغذ نماند اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کر رہا ہوں بائیس برس کی عمر ہوئی، پچاس برس اس شیوے کی ورزش میں گزرے“  
دوسرے خط میں کہتے ہیں:

”پندرہ برس کی عمر سے شعر کہتا ہوں۔ ساٹھ برس بکا، نہ مدح کا صلہ ملانہ غزل کی داد۔“

ان بیانات کو سامنے رکھ کر مولانا امتیاز علی عرشی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ”میرزا صاحب کی سخن سرائی کا آغاز ۱۲۲۲ھ (۱۸۰۴ء) ۱۲۲۴ھ (۱۸۰۹ء) اور ۱۲۲۷ھ (۱۸۱۲ء) میں سے کسی ایک سال ہوا تھا۔ ان میں سے راج قول یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ تقریباً دس برس کی عمر سے شعر گوئی کیوں کہ کلیات فارسی کا اظہار جو سب سے قدیم ہے، یہی ثابت کرتا ہے، اور اس کی تائید ان کے ہم جہول لالہ کنہیا لال کے بیان سے بھی ہوتی ہے جسے خواجہ حالی مرحوم نے نقل کیا ہے“

اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ مرزا نے دس برس کی عمر یعنی ۱۲۲۲ھ (۱۸۰۴ء) سے شعر کہنا شروع کر دیا تھا تب بھی یہ ممکنہ قابل غلط ہے کہ شعر گوئی کا آغاز جمع دیوان کے آغاز کو مستلزم نہیں ہے۔ میرزا خیال ہے کہ ۱۲۲۷ھ (۱۸۱۲ء) تو اس صورت میں خارج از بحث ہو جاتا ہے، اگر ہم بقول حالی نواب حسام الدین حیدر خاں کا لکھنا جو کہ تیر کو غالب کا کلام سنایا اور تیر کا اس پر یہ تبصرہ کرنا صحیح مان لیں کہ ”اگر اس لڑکے کو کوئی کامل استاد مل گیا اور اس نے اس کو سیدھے رستے پر ڈال دیا تو جواب شاعر بن جلتے گا ورنہ مہل کیمنے لگے گا۔“ اس لیے کہ تیر کا انتقال ۱۲۲۵ھ (۱۸۱۰ء) میں ہوا ہے اور حسام الدین خاں اسی سال (۱۸۰۹ء) میں ان سے ملے ہوں گے۔ اس لیے آغاز شعر گوئی کا زمانہ ۱۲۲۲ھ (۱۸۰۴ء) مان لینے میں کوئی تباہت نہیں ہے۔

اپنا بالکل ابتدائی دور کا کلام مرزا نے کسی بیاض میں یا متفرق پرچوں پر لکھا ہو گا، اس بیاض کے ردیف و راجع ہونے یا دیوان کی صورت میں شروع ہونے کا امکان بہت کم ہے انہوں نے ایک خط میں لکھا تھا،





نسخہ امر وہ کہ ترقی کی عبارت میں کوئی شک پیدا کرنے والی بات نہیں ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اس وقت لکھا گیا ہے جب غالب صرف اسد تخلص کرتے تھے اور بیدل کے دنگ میں خیالی مضامین بانڈھتے تھے۔ بیدل سے ان کی عقیدت لوح و لہجہ ترقی کے عبارتوں سے ظاہر ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ شیعہ کی طرف ابتداء سے مائل تھے۔ اس میں عفی اللہ عنہ کے الفاظ بھی اس پر گواہ ہیں کہ مصنف خود ہی کا تب بھی ہے۔

## (ج) غالب کا املا:

دوسرا یہی طریقہ یہ ہے کہ غالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی متعدد تحریریں دستیاب ہوتی ہیں ان کی روش تحریر اور املا سے اس کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔ لیکن اس تقابل میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ہمیں غالب کی زیادہ تر تحریریں ادھیڑ عمر یا بڑھاپے کی ملی ہیں اور نسخہ امر وہ عفو ان شباب کا لکھا ہوا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ انسان کے خط میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے، اگر اس کا لحاظ نہ رکھا گیا تو اسے شناخت کرنے میں کچھ دشواری بھی ہو سکتی ہے۔ جوانی میں انسان کے جسم میں طاقت اور ہاتھ میں بل ہوتا ہے اس لئے حروف کی نشست اور نوک پک میں بھی جماؤ اور نزاکت ہوتی ہے، لیکن قوی میں اضمحلال پیدا ہو جانے پر ہاتھ کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے اور خط میں پختگی تو رہتی ہے مگر تناسب اور نشست حروف کا جماؤ یا نوک پک کی نفاست کم ہو جاتی ہے۔ یہ نسخہ جیسا کہ ہم آگے چل کر بتائیں گے ۱۲۳۱ھ میں لکھا گیا ہے اور ۱۲۲۵ھ سے یقیناً پہلے اس کی کتابت ہوئی ہے۔ ۱۲۳۱ھ (۱۸۱۶ء) میں غالب کی عمر ۱۹ سال ہوگی۔ اس عمر کی تحریر کا مقابلہ چالیس پچاس برس کی عمر میں لکھی ہوئی تحریروں سے کیا جائے تو روش خط اور خصوصیات کلمات کو بہت گہری نظر سے دیکھنا ہوگا۔

غالب کی سب سے قدیم تحریر جو ہمیں دستیاب ہوئی ہے وہ ان کا ایک خط ہے جو خدا داد خاں اور ولی داد خان کے نام ہے جو آگرے میں حاجتی کا کاروبار کرتے تھے، یہ خط آزاد لائبریری علی گڑھ کے حبیب گنج کلاشن میں محفوظ ہے۔ حال ہی میں اس کا عکس ڈاکٹر مختار الدین احمد نے علی گڑھ میگزین: غالب نمبر (۱۹۶۹ء) میں شائع کر دیا ہے۔ وہ اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"مرزا کے اس مکتوب پر سال تحریر ۱۸۰۴ء درج ہے جو کسی طرح درست نہیں ہو سکتا اس وقت تو مرزا کی عمر چھ سات سال کی ہوگی۔ اگر صفر کو ایک کا عدد سمجھا جائے اور ۱۸۱۴ء بڑھا جائے جب بھی قرین تیاں نہیں اس طرح مرزا کی عمر سولہ سترہ سال قرار پاتی ہے اور تحریر کی پختگی بتا رہی ہے کہ یہ تحریر سولہ سترہ سال کے لڑکے کی نہیں ہو سکتی، مزید برآں خط کے آخر میں مرزا کی مہر ہے جس پر ۱۲۳۱ھ نقوش ہے جو مطابق ۱۸۱۶ء کے ہے۔ اگر اس سالی یہ مکرہ دی ہے تو اس کا استعمال ۱۲۳۱/۱۸۱۶ء یا اس کے بعد ہی ہوا ہوگا، گویا ۱۸۱۴ء خارج از بحث ہے، میرا خیال ہے کہ یہ تحریر ۱۸۲۴ء سے پہلے کی نہیں ہو سکتی۔"



یہی میں نے اسے محفوظ کر دینا مناسب سمجھا۔ اب اس نسخے کی ظاہری کیفیت عرض کرتا ہوں۔

## الف) نسخے کی کیفیت :

دیوان غالب کا یہ نادر مخطوطہ ۶۳ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کا سائز  $1\frac{1}{4} \times 2\frac{1}{4}$  ہے صرف ورق ۱۔ ب۔ پر عنوان شکر فی روشنائی سے لکھا ہوا ہے باقی مخطوطہ سیاہ روشنائی سے خوشنویس شیعاً آمیز میں ہے، شروع میں اکثر غزلوں کے مطلع میں محسن کی جگہ چھوڑ دی گئے غالب شکر فی روشنائی سے کہنے کو ارادہ ہو چکا، لیکن وہ کبھی لکھا ہی نہیں گیا۔ کاغذ عمدہ اور دبیر ہے حیرت یہ ہے کہ ۱۵۰ سال تک یہ کسی ایسی جگہ محفوظ رہا ہے کہ گرم خوردگی یا آب زدگی کا کوئی نشان اس پر نہیں ہے۔ پورا مخطوطہ بالکل محفوظ اور صاف حالت میں ہے مایہ سوں کی چند غزلیں جو بعد میں کسی اور نظم سے افتادہ ہوئی ہیں، ان کے بعض اشعار حلبہ بندی میں کٹ گئے ہیں۔ غالب کے نظم سے لکھا ہوا ایک ایک لفظ صاف پڑھا جاتا ہے۔ ہر صفحے پر اوسطاً ۳۴ کالم ہیں اور ہر کالم میں تقریباً ۱۰ سطریں کتبوی ہیں۔ لیکن تمام نسخے میں کالم یا سطروں کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ بعض صفحوں پر اشعار کو دشمن یا مرتد شخص میں بھی لکھا ہے۔ کچھ اوراق کا سائز نسبتاً بڑا ہے اور ان کے کنارے مڑے ہوئے ہیں ان مڑے ہوئے کناروں پر کسی دوسرے خط سے نئی غزلیں انشاد کی گئی ہیں جن کی بہت کچھ لکھی ہوئی جا رہی ہے۔

اس نسخے کی ابتدا ورق ۱۔ ب سے ہوتی ہے۔ اس کی لوح پر لکھا ہے :

یا علی المرتضیٰ علیہ و علی اولادہ الصلوٰۃ والسلام

یا حسن بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حسین

ابو المعانی میرزا عبدالقادر بیدل رضی اللہ عنہ

یہ پوری عبارت شکر فی روشنائی سے ہے، اس کے بعد مطلع سردیوان :

نقش فرمادی ہے کس کی شوخی تحریر کا

کاغذی ہے پیر پین ہر سیکہ تصویر کا

ورق ۶۱۔ الف تک غزلیات ہیں، ان کے خاتمے پر لکھا ہے : ”تمام شذریات بعدہ تعالٰی“۔ پھر اسی صفحے پر بائیں ہاتھ کو

”عنوان صحیفہ رباعیات“ لکھ کر پینے ناری کی تیرہ رباعیاں درج کی ہیں، ان میں صرف مندرجہ ذیل ایک رباعی بحیات نظم غالب دہلیہ نو (گشتورس ۵۰۴) پر مبنی ہے۔ باقی بارد غیر مطبوعہ ہیں (ملاحظہ ہو: فہرست) مطبوعہ رباعی یہ ہے :

شایم د جنوں ماز تملیخ و تنگ

داریم بہ بحر و بر ز وحشت اہنگ

مرجاں درویم زاردہ پشت نہنگ

بر کوہ ز نیم سکہ از دایغ پنگ

100 verses in it had been scored off by the poet himself.  
 appeared to be Ghalib's work up to the age of 23.  
 included 13 Persian and 11  
 had been found  
 1,000

**Rare poems by Ghalib found**  
LUCKNOW, April 16 (PTI).  
"A rare collection of Ghalib's gazals written in his own hand has been found with a dealer in old manuscripts, Taugy Ahmed of Amroha.  
An official of the UP Archives, Allahabad—about 1,000 verses—said no such collection of the poet's works had been found before.  
He said, the collection, which included 13 Persian and 11 Urdu 'rabais,' appeared to be Ghalib's work up to the age of 23. About 100 verses in it had been scored off by the poet himself.

Rare poems by Ghalib found  
TUCKNOW, April 16 (PTI).  
"A rare collection of poems found"

[illegible]

# بیاض غالب

نثار احمد فاروقی

## دریافت کی کہانی

برصغیر کے طول و عرض میں ابھی غالب کی صد سالہ برسی منانے کا سلسلہ جاری تھا کہ ۵- اپریل ۱۹۶۹ء کو میرے ایک ہم وطن جناب توفیق احمد فاروقی، جو پرانی اشیاء اور تعلیمی کتابوں کا کاروبار کرتے ہیں، کتابوں کی کھوج میں بھوپال پہنچے اور ان کے ایک ہم پیشہ نے بعض اور کتابوں کے ساتھ ہی "دیوان غالب" کا ایک نادر روزگار نسخہ یہ کہہ کر دیا کہ "میاں کیا یاد کرو گے تمہیں مرزا غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیوان دے رہا ہوں، مگر اس کی قیمت ۲۵ روپے سے کم نہیں لوں گا۔" توفیق صاحب نے اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے مول بھاؤ شروع کیا اور معمولی روٹ کر کے بعد گیارہ روپے میں اس دستِ بیکم کو خرید لیا۔ ۵- اپریل ۱۹۶۹ء کو انہوں نے یہ نسخہ خریدا اور اسی دن دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ خود خریدار کو بھی اس بے ہانسی کی نذر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں تھا، اس نے ۷- اپریل ۱۹۶۹ء کے اخبار 'الجمعیۃ'، دہلی میں اشتہار دیا کہ میرے پاس غالب کے اپنے قلم سے لکھا ہوا نسخہ موجود ہے، جو حضرت خریدار میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ اشتہار میں خاص طور سے نام لے کر حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی (متوفی ہمدرد و دہقانہ) کو متوجہ کیا گیا تھا، اس لئے کہ انہوں نے اسی سال بستی حضرت نظام الدینؒ نئی دہلی میں، مرزا غالب کے متصل، تقریباً دس لاکھ روپے کے خرچ سے غالب اکیڈمی قائم کی ہے، اور اس کی مختصر مگر خوب صورت عمارت بنوائی ہے جس کا افتتاح ۲۲ فروری ۱۹۶۹ء کو صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین کے ہاتھوں عمل میں لپکا ہے۔ مالک نسخہ کا خیال تھا کہ اس کتاب کی واقعی قیمت حکیم صاحب موصوف ہی سے مل سکتی ہے۔ اشتہار کے آخر میں اس نسخے کی قیمت کا تعین بھی کر دیا گیا تھا کہ "کم از کم چھ ہزار روپے ہوگی" لیکن بہت سے لوگوں نے اس اشتہار کو دیکھ کر باور نہیں کیا اور اسے مذاق یا جھل سازی سمجھا، چنانچہ غالب اکیڈمی کے ذمہ داروں نے بھی توفیق احمد صاحب سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور انہیں اصل نسخہ دیکھے بغیر یہ اطمینان حاصل رہا کہ کسی جھل ساز نے غالب صدی کے موقع پر یہ "ہنر" دکھانے کی کوشش کی ہے۔ میرے استفسار پر اکادمی کے ایک ذمہ دار رکن نے بتایا کہ "اشتہار دیکھنے کے باوجود ہم نے مالک نسخہ کو اس لئے نہیں بلایا کہ دہلی سے امر و ہنر تک کا کامیاب خواہ مخواہ ادا کرنا پڑے گا۔" (اور یہ کراہی ساڑھے تین روپے سے بھی کم ہوتا ہے!)

مجھ سے بعض دوستوں نے اخبار 'الجمعیۃ'، دہلی کے اس اشتہار کا تذکرہ کیا تو فوری طور پر مجھے بھی یقین نہیں آیا اور یہ

مكتبة

خبر اہل سنت و ائمہ کرام کی طرف سے

۱۔ لایق خدمت و شرف

۱- در صورتی که در این مورد، هیچ گونه اقدامی صورت نگیرد، این امر به نفع کلیه مردم است.

والتبليغ والتدريس في كل وقت من الأوقات

[illegible][illegible]

THE LAST SUPER MYSTIC FIGURATION) کے لئے اس کے لئے، وہ اپنے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ایں کتاب میں مذکور ہے کہ اس کتاب کی تصنیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔

۱۔ اگر کسی شخص کو کسی چیز سے نفرت ہو تو اسے اس چیز سے دور رکھ دینا چاہیے۔

...وہاں سے کہیں کہیں ...

[illegible]



اس صدی میں انسان نے بڑے کٹھن مہر کے سر کے ہیں وہ نامعلوم ساحلوں کے کھوج میں ہر لہر اور بحیرہ میں غرق و آواز ہے۔ وہ اُن دیکھی ہوئی چیزوں کی جستجو میں تھکتے صحراؤں پر ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان کی طرف رواں دواں ہے۔ ایک جامع وجود کے قیام کی خاطر ذرہ ذرہ سمیٹنے کے لیے ایک خلا سے دوسرے خلا میں جھٹ لگا رہا ہے اس یقین کے ساتھ کہ کائنات میں زندگی کجری پڑی ہے اور یہ کجری انسان کا غم بھی ہے۔ وہ زندگی اور زندگی کے درمیان ربط کا آرزو مند ہے۔ یہی آرزو مندی ہے جس کے فیصل سے آج اس سیلاب کے تن کا لباس آفاقی رنگوں کے استرجاع سے محو شتاب ہے۔ اس کی کتب پا پرت نہی باس رکھنے والی زمینوں کے بوسوں کے نشان ہیں۔ اس کی آوازیں دیں دیں کے گیتوں کا ریس ہے وہ ورق ورق سمیٹ رہا ہے عظیم انسان اپنی عظیم سرگزشت محفوظ کر لینے کی خاطر۔

لیکن یہی انسان مادی تخی کے جگر گرد رملوں میں سے گزرتا ہوا کبھی کبھی رک جاتا ہے، ذرا سستانے کے لیے ذرا سانس درست کرنے کے لیے اور پھر دیکھتا ہے اپنے پھرے پر لباس پر گرد و غبار کی تہیں جھاڑتے ہوئے اس کے دل میں ایک نجی ہی خواہش جاگتی ہے۔ حرص سے دیکھی ہوئی اپنی شکل دیکھنے کے لیے وہ ایک آئینہ نکال کر دیکھتا ہے، لیکن آئینے میں جو عکس اُچھرتا ہے۔ اس میں وہ تنہا نہیں ہے۔ اُس میں پس منظر اور پیش منظر آپس میں گڈ بڑھتے دکھائی دیتے ہیں اور پیش منظر کے کیر آئینے میں اپنے عکس پر قدرتی نظر ڈالے اس کا عکس اسے اس کے وجود کا شکی نظر آتا ہے۔ یہی مقام وہ کوہ حیرت ہے۔ جہاں برسوں کی دیکھی ہوئی شکل دوبارہ دیکھنے کی نجی ہی خواہش شدت اختیار کر کے احتساب کی صورت میں بدل جاتی ہے۔

پانیوں پر خشکیوں پر خلاؤں میں ہر سمت اور ہر زاویے میں اس کے قدموں کے نشان ہی نشان ہیں۔ کائنات میں حیرت کا طلسم توڑنے کے لیے وہ ہزار ہا راستوں پر دور دور ٹک گیا۔ مگر جس مقام کو مرکز بنا کر اس نے تمام راستوں کا آغاز کیا تھا۔ وہاں آج اس کا وجود حیرت سے لرزتا ہے یقیناً اُس نے بہت کچھ پایا ہے۔ بڑا شبہ وہ بہت کچھ کھو بیٹھا ہے۔ اور جو اس نے کھو دیا ہے۔ اس پر اُس کے وجود کی عمارت کی بنیاد لڑی کا زیادہ انحصار تھا۔ یہاں اکائی کے پارہ پارہ ہو جانے کا احساس ابھرتا ہے اور وہ ازبر لڑا اپنی شیرازی بندی کے لیے تنہائی کا طالب ہے مگر کسی بند کمرے کی تنہائی بیسیویں صدی میں نایاب ہو چکی ہے۔ انسان نے ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان تک، ایک افق سے دوسرے افق تک، ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک اور ایک سیارے سے دوسرے سیارے تک وسعتیں اور فاصلے سمیٹ کر اپنی تنہائی کا دامن لا محدود کر لیا



نہجہ ایضاً کہ فرمودہ است سرافقت جہت  
یعنی در سیر و پیوستن

[illegible]

اسے خراج تحسین پیش کرنا اس کا حق ہے اور ہمارا فرض! مجھے خوشی ہے کہ اسی عالی وقار مجلس میں مجھے اس فرض کی ادائیگی کا موقعہ میسر آیا۔

غالب اُن ممتاز شخصیتوں میں سے ہیں جو اپنے عہد کے ماحول کے اعتبار سے قبل از وقت پیدا ہوئے ہیں۔ غالب کی شاعری ماحول اور وقت کی قید سے بالکل آزاد تھی۔ انہوں نے ماضی کے شکنجوں اور حال کی پابندیوں سے نکل کر مستقبل کو اپنی آغوش میں بیاہی وجہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اُن کی شاعری کی نکتہ بندی اور دور رس معانی میں کھل پھل پیدا ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا وہ اپنے منکرانہ تجسس کے ساتھ دل کی شین گہرا یوں میں اتر کر انسانی قدروں کے تہ جہان بن جاتے ہیں۔ اور اپنے اچھوتے اسلوب سے اپنے خیالات کو حیاتِ جاوداں بخش دیتے ہیں۔

غالب نے اردو کے دامن کو وسیع بنانے میں فارسی اصطلاحات سے کام لیا ہے لیکن صرف وہی اصطلاحات جنہیں اردو کا مزاج آسانی سے قبول کر سکتا۔ اور اسی لئے وہ اب اُس کا خوشگوار جزو بن گئی ہیں۔ میری نگاہ میں یہ غالب کا اردو زبان اور ادب پر بہت بڑا احسان ہے۔

غالب نے پیشگوئی کی تھی کہ

شہرتِ شرم بر گیتی بعدِ من خواہر شدن

غالب کی زندگی میں بعض لوگوں نے اُس کے کلام کو محض اور بے معنی قرار دیا۔ آج وہ اردو کے مقبول ترین شاعر سمجھے جاتے ہیں۔ اُن کی اردو اور فارسی شاعری جذبات، فکر و دانش اور تاثرات کی حامل ہے جو اپنی انفرادیت، قدرت اور گہرائی تخیل کے باعث دوام حاصل کر چکے ہیں۔ غالب کی مرثیہ اور تنقید میں جس قدر کھنچا جا چکا ہے یا کھنچا جا رہا ہے بہت کم شعرا کو نصیب ہوا ہے۔ مختلف محاکم میں جیسی آب و تاب اور اہتمام کے ساتھ اُن کے دیوان چھپ رہے ہیں مگر اُن کی سندِ مالہ بری بڑی شان سے منائی جا رہی ہے۔ بھارت نے بارہ لاکھ روپیہ صرف کر کے ایک شاندار غالب اکاؤنٹی قائم کی ہے۔ سند مالہ برسی کے موقعہ پرواں کے بیشتر اردو رسائل نے جیسے شاندار غالب نمبر نکالے ہیں۔

۱- این دو بیت را در کتابهای مختلف درج شده است.

دستبرابر است - ۱۰۹ و ۱۱۰ فسخ می شود.

[illegible]

۱- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۲- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۳- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۴- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۵- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۶- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۷- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۸- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۹- در این کتاب که در این کتاب است  
 ۱۰- در این کتاب که در این کتاب است

۱- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۲- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۳- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۴- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۵- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۶- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۷- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۸- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۹- در این کتاب که در این کتابخانه است  
 ۱۰- در این کتاب که در این کتابخانه است

[illegible]

۱۰۰ - استیفاء و جبران اگر شش ماهه

- منتهی و اجماع است - هیچ چیز در میان پروردگار و بند او نیست -  
 - هیچ چیز در میان پروردگار و بند او نیست -

[illegible]

اور - جیسی کہ "HAT TRICK" کے لفظوں سے ظاہر ہے۔  
 یہاں پہلی بار کسی کھیل میں کسی کھلاڑی نے کسی ٹیم کے لیے  
 تین گولز مارے۔ یہاں پہلی بار کسی کھیل میں کسی کھلاڑی نے کسی ٹیم کے لیے  
 تین گولز مارے۔ یہاں پہلی بار کسی کھیل میں کسی کھلاڑی نے کسی ٹیم کے لیے

۱۔ "HATRICK" کی تہیاری اور اس کی طبیعت

# غالب کی یاد میں

جسٹس سجاد احمد جان

[ایک صدارتی تقریر، جو نقوش کے غالب نمبر (حصہ اول) کے  
موقع پر ۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء کو ارشاد فرمائی گئی۔]

محترم طفیل صاحب، معزز خواتین و حضرات !

جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ اس بڑے لطف صحبت کا مقصد میرا غائب کی صد سالہ برسی کے موقعہ پر ادارہ ”نقوش“ کا نذرانہ عقیدت ہے۔ جو غالب نمبر کی دلاویز صورت میں پیش کیا گیا ہے طفیل صاحب نے ازراہ کرم اس مجلس کے انعقاد سے غالب کے لئے اپنی ”پیشکش“ کے فیضان میں ہمیں بھی شریک فرمایا ہے۔ جس کے لئے میرا اظہار تشکر رسمی نہیں بلکہ ہم سب کے دلی احساسات کی ترجمانی ہے۔

طفیل صاحب نے مجھے اس محفل کی صدارت کی دعوت کچھ اس طریق سے دی کہ مجھے اس بائیس میں اپنے استحقاق اور موزونیت پر سوچنے کا موقعہ ہی نہیں دیا۔ غالب کی یاد میں اس تقریب سے غالب احساس یہ ہوا کہ اُس کی صدارت سے انکار ایک سعادت سے محرومی ہوگی۔ اردو زبان اور اردو ادب کے وابستگان کے لئے غالب کے حضور میں خراج عقیدت کی ادائیگی خالصتاً غالب کا حق ہے۔ جو امتداد زمانہ کے باعث کم نہیں ہوگا۔ بلکہ اردو ادب کی تدریج ترقی اور عروج کے ساتھ اُسی تناسب سے بڑھتی ہوئی مقدار میں ادا ہوتا رہے گا۔

اپنی مربیانہ دعوت کے ساتھ طفیل صاحب نے مجھے غالب نمبر کی ایک جلد محنت فرمائی میں اس کی ختمات اور حسین سرورق سے متاثر ضرور ہوا ہوں لیکن مرعوب نہیں۔ اس لئے کہ میں نقوش کے اس نوعیت کے کئی ایک خصوصی نمبروں سے مانوس ہو چکا ہوں۔ گذشتہ چند مہینوں میں نقوش نے یکے بعد دیگرے خطوط نمبر، افسانہ نمبر اور اب غالب نمبر نکال کر بقول



## طلوع

غالب شناسوں سے غالب کی روح نے چلا چلا کے کہا۔ کم از کم آپ تو میرے اشعار غلط نہ پڑھیں، مگر علییت کے زعم میں کسی نے بات نہ سنی۔ یوں فریاد فضاؤں میں ڈولتی رہی۔  
غالب نے اپنی زندگی میں ایک شعر پر اتنا دایلا کیا تھا کہ اپنے تئیں کہا — ”اگر یہ مطلع میرا ہو تو مجھ پر ہزار لعنت!“

اس کے بعد یہاں تک ظلم ہوا کہ یاروں نے غالب کے نام پر خود عزلیں کہہ ڈالیں۔  
(جیسے عبدالباری اسی) غالب کی روح کیا کیا نہ تللائی ہوگی۔

غالب نے اپنے شاعریں سے بھی التجا کی کہ میرے جو اشعار کچھ کچھ لکھ کر مہمل بنا دیے گئے ہیں۔ انہیں بامعنی بنانے کے لیے اپنی اپنی لیاقت نہ چھانٹیں، مگر شنوائی نہ ہوئی۔  
جب غالب کا تڑپنا قدرت سے دیکھا نہ گیا تو اس نے یہ انتقام کر دیا کہ غالب کی جو بیاض رادھر اُدھر ہو گئی تھی اُسے سب پر ظاہر کر دیا۔ شعر آئینہ ہو گئے۔

اب اس آئینے میں اہل علم کے چہرے فتی ہیں، اور غالب ہے کہ اُس کی ہنسی ہی نہیں رُک رہی۔

خطرہ شادی مرگ کا ہے۔ ”غالب کے لیے بھی!“ اور اُن کے لیے بھی جو غالب شمس ہیں۔

(محمد طفیل)

۱۳۰۵ هجری قمری ۱۹۱۷ م

၁ - အရှေ့

۶- ۱. در بیان این که حق تعالی در حق خود شریک ندارد و در بیان این که حق تعالی در حق خود شریک ندارد و در بیان این که حق تعالی در حق خود شریک ندارد

(حقیقت پرستانہ خیرو)

۷. — (جواب)

(۱۳۰) *لے فزاسد، عہدہ بہ فزاسد*

(۱) در تمام این کتابها و تفاسیر آنها

(۱) ...

۱- نام و نام خانوادگی

نہیں ہے۔ (۱۰)

خبرگزاری فارس

1 - متعة خمر؟  
نعم

۱۵۴، جنرل سید محمد اسحاق

۷۸، و قیاس

مستند، ۱۰۰۰

[illegible]

۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰


۱۱۱۱ ، چپہرہ: ۱۱۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم

ଦିନିକିଆ, ୧  
 ଦିନିକିଆ, ୨

۱۱۴      ۷۹      ۶۸

نماد ریاضی و نماد ریاضی



236129

7.6x

x.671:8910

(d.o)

زندگی آمیز اور زندگی آموز ادب کا نمائندہ

# نقوش

غالب نمبر (حصہ دوم)  
صح

(نور یافتہ بیاض غالب، بخط غالب)

۱۱۳۳  
اکتوبر ۱۹۶۹ء

مدیر  
محمد طفیل

ادارہ فروغ اردو ○ لاہور

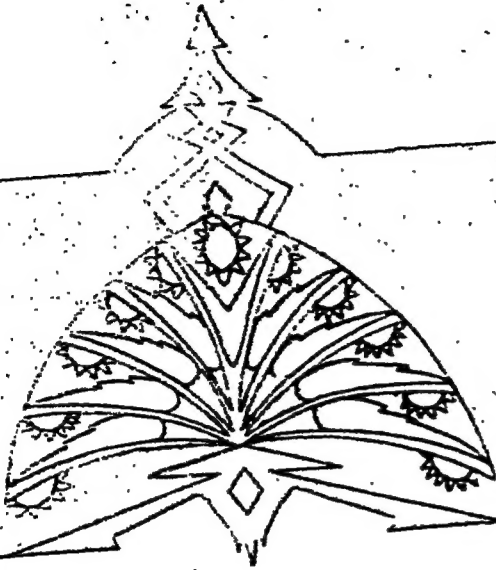
قیمت موجودہ شمارہ ۳۰ روپے





Nugosh :- Ghalib Number  
Vol. 2

Ed. by  
Mohammad Tufail



غالب نمبر



